تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی

المعروف بہ **ابن الاثیر الجزری** الملقب بہ عز الدین رحمہ اللہ

جسمین ابتداے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور نبی صلعم اور خلفاے راشدین و بنی امیہ

و بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۸ھ تک کا

ایسے شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ ایسی ایسی پچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد ششم

جس مین رسول اللہ کے آبا و اجداد کرام کا اور بعثت و نبوت اور اشاعت اسلام اور نیز سنہ ۴ھ

تک کے غزوات ہادی انام کا حال قلمبند کیا گیا ہے

اور جس کا

مولوی محمد عبد الغفور **خان** متوطن رامپور و مترجم سررشتہ علوم و فنون سرکار نظام

نے

عربی سے اُردوے سلیس مین ترجمہ کیا

اور مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپا

سنہ ۱۹۰۱ع مطابق سنہ ۱۳۱۹ھ

تمام حقوق طبع محفوظ ہین . . . . (طبع اوّل) قیمت فی جلد تین روپیہ

فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد ششم

کمزور مسلمانون کی ایذادہی

تمت



رسول اللہ صلعم کا نسب اور آپ کے آباواجداد کے بعض حالات

١ - رسول اللہ کے باپ عبداللہ اور عبدالمطلب کی نذر

رسول اللہ صلعم کا نام محمدؐ ہے ولادت با سعادت کا ذکر اوپر کسریٰ نوشیروان کے عہد حکومت میں ہم کر آئے ہیں (دیکھو فقرہ ۱۸۶ تا ۱۹۶ اور فقرہ ۲۱۳ تا ۲۱۶ جلد سوم) آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ تھا اور عبداللہ کی کنیت ابوالفتح اور ایک روایت میں ابومحمد اور بعض کے نزدیک ابواحمد بن عبدالمطلب بیان کی گئی ہے عبداللہ اپنے باپ کی اولاد میں سب سے چھوٹے تھے اور عبداللہ اور ابوطالب جن کا نام عبدمناف تھا اور زبیرؓ اور عبدالکعبہؓ اور عاتکہؓ اور امیمہؓ اور برہؓ ساتوں عبدالمطلب کے بیٹے بیٹیاں ایک بی بی سے تھیں اِن کی ماں کا نام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمرو بن مخزوم بن یقظہ تھا۔

عبدالمطلب نے ایک نذر مانی تھی کہ اگر وہ چاہ زمزم کھودیں اور اس وقت قریش اوس کے

کسو دنے مین مانع ہون جس کا کہ ہم آگے ذکر کرینگے اور ان کے دس بیٹے جوان ہوجائین اور اس وقت قریش کے مقابلہ مین اون کی مدد کرین تو وہ کعبے کے پاس اللہ تعالی کے واسطے اپنے ایک بیٹے کو ذبح کرینگے غرض جب یہ لڑکے دس ہو گیے اور انہین معلوم ہوا کہ اُن کے بیٹے اب اون کی حمایت کر سکتے ہین تو عبد المطلب نے اپنے بیٹون سے کہا کہ مین نے ایسی ایسی نذر مانی ہے اون سب نے باپ کی اطاعت کی اور اپنے قربان ہونے کے واسطے راضی ہو گیے اور بولے ہم مین سے جس کو چاہو قربان کردو مگر آپ ہم مین سے ایک کو کس طرح منتخب کرینگے۔ کہا تم مین سے ہر ایک شخص ایک ایک قدح (یعنی تیر) لے اور اپنا اپنا نام لکھے سب نے ایسا ہی کیا اور تیر لیکر باپ پاس حاضر ہوئے اور یہ سب ملکر کعبہ کے درمیان ہبل بت کے پاس گیے۔ جو اون کا سب سے بڑا بت تھا یہ بت ایک کنوئے کے کنارہ تھا جہان کعبہ پر چڑہانے کی قربانیان ہوا کرتی تہین۔

۲۔ عرب کا تیرون سے قرعہ اندازی کرنا ہبل کے پاس سات قدح رکھے رہا کرتے تھے ہر قدح پر کچھہ کچھہ لکھا ہوا تہا ایک قدح پر لفظ عقل (دیت) لکھا تہا جب اون مین اختلاف ہوتا کہ دیت اون مین سے کون دے تو اوس وقت وہ اوسے ساتون قدح مین ملا کر قرعہ ڈالتے تھے دوسرے قدح مین نعم (یعنی ہان) لکھا ہوا تہا جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو اوسے اور تیرون مین ملا کر نکالتے اگر وہ تیر نکل آتا تو وہ کام کرتے تھے تیسرا ایک اور تیر تہا اوسمین لا (نہین) لکھا تھا جب کسی کام کا ارادہ کرتے اور اگر لا کا تیر نکل آتا تو وہ کام نہین کرتے تھے۔ چوتھا ایک اور تیر تھا اوس مین منکم (تم مین سے) اور پانچوین مین ملصق (ملا ہوا یا مقیم) اور چھٹے مین من غیرکم (تمہارے غیر مین سے) لکھا ہوا تہا اور

ایک تیر مین پانی لکھا ہوا تھا جب کبھی کنوا کھودتے تو اوسے تیرون مین ملاکر نکالتے تہے
اگر وہ تیر نکل آتا تو اوسے کھودتے تہے اون کا قاعدہ تھا کہ جب وہ چاہتے کہ کسی لڑکے کا ختنہ
یا کسی لڑکی کا نکاح کرین یا کسی مردہ کو دفن کرین یا اون مین سے کسی کے نسب مین شک
ہوتا تو وہ سو درہم اور قربانی کی اوٹنیان لیتے اور ہبل کے پاس آکر تیر والے کو دیتے
جو تیر پہینکا کرتا تھا پہر وہ اوس شخص کو جس سے اون کی کوئی غرض ہوتی وہان پاس
لاتے اور کہتے یا الہی یہ شخص فلان بن فلان ہے اور ہم اوس کی نسبت فلان بات
چاہتے ہین تو سچ سچ بتادے پہر اوس تیر والے سے کہتے کہ اپنے تیر پہینک وہ
تیر پہینکتا اگر اون تیرون مین منکم کا تیر نکل آتا تو وہ شریف ہوتا اور اگر من غیرکم نکلتا تو وہ
حلیف سمجھا جاتا اور اگر ملصق آتا تو وہ اپنے درجہ کا ہوتا نہ اون کا نسب والا ہوتا اور نہ اونکا
حلیف ہوتا اور اگر اس کے سوا کوئی اور کام کی بات ہوتی اور وہ نکلتی یعنی نعم نکلتا تو اوس کام
کو کرتے اور اگر لانکل آتا تو وہ ایک سال تک اوسے نکرتے اور دوسرے سال پہر قرعہ
ڈالتے اور جو کچھہ نکلتا اوس کے مطابق عمل کرتے تہے۔

۳۔ قربانی کے واسطے عبداللہ کا نام نکلنا اور قریش کا اون کو قربانی پر چڑہانے سے روکنا۔

غرض عبدالمطلب نے تیر والے سے کہا کہ میرے ان بیٹون کی نسبت قرعہ ڈال اور اوسے
اپنی نذر کا حال بہی بتایا عبداللہ اپنے باپ کی اولاد مین سب سے چہوٹے اور باپ کے
زیادہ پیارے تہے جب تیر والا اوٹھا اور اس نے قرعہ اندازی شروع کی تو عبدالمطلب
بہی کہڑے ہوئے اور اللہ تعالی سے دعا مانگنے لگے پہر جب تیر والے نے قرعہ
ڈالا تو اسمین عبداللہ کا نام نکلا اور عبدالمطلب نے اون کا ہاتہہ پکڑا اور اساف اور نائلہ کی
طرف آئے جہان کہ لوگ آکر قربانیان چڑہایا کرتے تہے لیکن قریش یہ سنتے ہی

اپنی اپنی مجلس سے اوٹھے اور عبد المطلب سے پوچھا کہ یہ تو کیا کرتا ہے کہا مین اسے
ذبح کرتا ہون قریش نے اور نیز عبد المطلب کی باقی اولاد نے کہا کہ ذبح تو ہم تجھے
اوس وقت تک نہین کرنے دینگے جب تک کہ تو اور سب حیلون کو پورا نہ کرے
کیونکہ اگر تو نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا تو ہم مین سے ہر کوئی آکر اپنے بیٹے کو یہان ذبح
کیا کریگا - اور مغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم نے کہا کہ تو اوسے اوس وقت تک
ذبح نہین کر سکیگا کہ جب تک تیرے اور سب حیلے پورے نہ ہو جائین اگر اوس کے
عوض ہمارے مال کام آئین گے تو ہم اوس پر سے قربان کر دینگے -

۱۴ عبد المطلب کا کاہنہ کی ہدایت کے بموجب سو اونٹ عبد اللہ کے عوض قربانی کرنا -

پہر قریش نے اور عبد المطلب کے بیٹون نے اون سے کہا کہ اوسے ذبح نہ کر بلکہ اقصبہ حجر
مین ایک کاہنہ ہے اوسکے پاس چل اور اوس سے اس باب مین دریافت کر اگر وہ ذبح کرنے کو کہے
تو تو اوسے ذبح کرنا اور اگر وہ اور کوئی ایسی بات بتا دے کہ جسمین تیرا اور تیرے بیٹے عبد اللہ کا فایدہ ہو تو
اوسی بات کو قبول کر لینا پہر یہ سب لوگ اوسی کاہنہ کے پاس خیبر مین گیے اور اس
سے عبد المطلب نے اپنا سارا قصہ بیان کیا اوس نے کہا کہ آج تو تم میرے پاس سے
جاؤ جب میرا تابع جن آئیگا تو مین اوس سے دریافت کرونگی تب اوس کا جواب
دونگی یہ سب لوٹ آئے اور دوسرے روز صبح کو پہر اوس کے پاس گیے اوس نے
کہا کہ میرے پاس میرا تابع آیا اور جو مجھے اوس کا حال تہا سب بتا گیا ہے تم لوگون
مین دیت کا کیا رواج ہے کس قدر دیت دی جاتی ہے اونہون نے کہا کہ دس اونٹ
ہمارے یہان دیت ہوا کرتے ہین اوس وقت تک یہی ان کا دستور تھا اوس نے
کہا کہ تم اپنے ملک کو لوٹ جاؤ اور دس اونٹ لیجا کر اون کے مقابلہ مین عبد اللہ پر قرعہ

ڈالو اگر عبد اللہ کے نام پر قرعہ نکلے تو اور دس زیادہ کر کے پھر قرعہ ڈالو اور ایسے ہی برابر بڑہاتے چلے جاؤ جب تک کہ تمہارا رب راضی نہ ہو جائے پھر جب اونٹون پر قرعہ نکل آئے تو اونہین قربانی کردو اور جان لو کہ پروردگار تم سے راضی ہو گیا اور عبد اللہ کو اوس نے نجات دیدی۔

یہ لوگ اوس کاہنہ کے پاس سے مکہ کو آئے اور اوس کے حکم کے مطابق کاربند ہوئے اور عبد المطلب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کو کھڑے ہوئے اور عبد اللہ کو قرعہ گاہ کے قریب لے گیے اور دس اونٹون کے مقابلہ مین قرعہ ڈالا۔ لیکن قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا پھر دس اور زیادہ کیے پھر بھی قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلا اس طرح سے وہ بڑہاتے جاتے تھے اور قرعہ عبد اللہ کے نام پر نکلتا جاتا تھا جب سو اونٹ ہو گیے تو قرعہ اونٹون کے نام پر نکلا تو حاضرین بول اوٹھے کہ عبد اللہ پروردگار تجھ سے راضی ہو گیا عبد المطلب نے کہا مین اسے نہ مانونگا جب تک کہ مین تین مرتبہ قرعہ ڈال کر نہ دیکھ لون۔ پھر تین مرتبہ قرعہ ڈالا اور تینون مرتبہ اونٹون پر قرعہ نکلا اسواسطے اونٹ ذبح کرڈالے اور انہین قربان گاہ پر چھوڑ دیا تا کہ جو انسان لینا چاہے اونہین لیجائے اور اگر کوئی درندہ کھائے تو اونہین کھالے۔

۵۔ عبد اللہ سے عورتون کا نکاح کی درخواست کرنا اور عبد اللہ کا نکاح بی بی آمنہ سے

عبد اللہ بن عبد المطلب کے نکاح کا حال سنئے جو بی بی آمنہ بنت وہب رسول صلعم کی والدہ ماجدہ کے ساتھ ہوا تھا جب عبد المطلب اونٹون کی قربانی سے فارغ ہو چکے تو عبد اللہ اپنے بیٹے کو لیکر لوٹے۔ بیٹے کا ہاتھ اس وقت باپ کے ہاتھ مین تھا راستے مین ان باپ بیٹون کا گذر ام قتال بنت نوفل بن اسد پر ہوا۔ جو ورقہ بن نوفل

کی بہن تہی اور بیت الحرام کے پاس کہڑی تہی اوس نے جب عبداللہ اور اون کے چہرۂ نورانی کے طرف دیکہا تو پوچہا عبداللہ تم کہان جاتے ہو اونہون نے کہا کہ مین اپنے باپ کے ساتہہ جاتا ہون ام قتال نے کہا کہ مین تمہین اوسی قدر اونٹ دیتی ہون جس قدر تمہارے باپ نے تم پر سے قربانی کئے ہین تم مجہہ سے ابہی ہم بستری کرلو۔ عبداللہ نے کہا کہ مین اس وقت اپنے باپ کے ساتہہ ہون نہ تو مین اون کے برخلاف کوئی کام کرسکتا ہون اور نہ اون کو چہوڑکر یہان رہ سکتا ہون۔

غرض عبدالمطلب اسیطرح اونہین لئے ہوئے چلے گیے اور اون کے پاس وہب بن عبد مناف بن زہرہ آئے جو بنی زہرہ کے سردار تہے اونہون نے اپنی بیٹی بی بی آمنہ بنت وہب عبداللہ کے نکاح مین دیدی۔ بی بی آمنہ کی۔ مان کا نام تہا برہ بنت عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار بن قصیؒ۔ اور برہؒ کی مان کا نام تہا ام حبیب بنت اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ اور ام حبیب کی مان کا نام تہا برہؒ بنت عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب۔

پہر جب عبداللہ کا نکاح بی بی آمنہ سے ہوگیا تو وہ بی بی آمنہ کے مکان مین گئے اور اون سے ہم بستر ہوئے اور اون کو حمل رہ گیا پہر وہ اپنے بی بی کے پاس سے نکلکر آئے اور اسی عورت پر ہوکر گذرے جس نے کل ہم بستری کے واسطے کہا تہا اور عبداللہ نے اوس سے پوچہا کہ آج تو مجہہ سے وہی درخواست کیون نہین کرتی جو تو نے مجہہ سے پہلے کی تہی وہ بولی جو نور تیرے چہرے پر کل چمکتا تہا وہ تجہہ سے جدا ہوگیا اس لیے اب مجہکو تیری کچہہ حاجت نہین ہے اوس نے کہین اپنے بہائی ورقہ بن نوفل سے سنا تہا کہ بنی اسمعیل کی نسل سے اس امت کے واسطے ایک نبی

ہونے والا ہے۔

ایک روایت اس طرح بہی ہے کہ عبد المطلب اپنے بیٹے عبد اللہ کو لیکر نکلے
کہ اونکا نکاح کر دین اسی مین اون کا گذر ختعم کے ایک کاہنہ پر ہوا جس کا نام فاطمہ بنت مر
تہا اور اپنے قبیلہ والون مین بہت مشہور تھی اوس نے عبد اللہ کے چہرے پر نور
دیکہا اور کہا اے جوان تو مجہہ سے اس وقت ہم بستری کرین تجہے سو اونٹ دون گی
عبد اللہ نے کہا۔

وَالحِلُّ لَا حِلَّ فَاَستَبِینَہٗ	اَمَّا الحَرَامُ فَالمَمَاتُ دُونَہٗ
اگر حرام کرنا مطلوب ہے تو اوس سے موت ہی بہتر ہے۔ اور اگر تو حلال چاہتی ہے تو حلال تو نہین ہے مین تجہے صاف صاف بتا دیتا ہون	
یَحمِی الکَرِیمُ عِرضَہٗ وَدِینَہٗ	فَکَیفَ بِالاَمرِ الَّذِی تَبغِینَہٗ
اس لئے جو کام کہ تو چاہتی ہے وہ کیونکر ہوسکے جو شخص کریم اور بزرگ ہے وہ اپنی عزت اور دین کی حفاظت کیا کرتا ہے	

پہر عبد اللہ نے اوس سے کہا کہ مین اپنے باپ کے ساتہہ ہون اون سے الگ نہین
ہوسکتا ہون پہر عبد المطلب اونہین لے گئے۔ اور بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف
بن زہرہ سے اون کا نکاح کر دیا۔ اور وہ وہان تین روز رہے۔ پہر جب لوٹ کر آئے
تو اوس خثعمیہ عورت پر پہر اون کا گذر ہوا اور اونہون نے اوس سے وہی درخواست کی جو
اوس نے اون سے پہلے کی تہی اور کہا کہ تو نے جو مجہہ سے کہا تہا کیا وہ تجہے
منظور ہے اوس عورت نے کہا اے جوان مین رنڈی نہین ہون مگر مین نے تیرے
چہرے پر ایک نور دیکہا تہا اوسے دیکہکر مین نے چاہا کہ وہ مجہے مل جائے مگر خدا کو
منظور نہ تہا اوسے تو کسی اور کو دینا تہا وہ دیدیا بہلا یہ تو بتا کہ مجہہ سے ملنے کے بعد
تو نے کیا کام کیا ہے اونہون نے کہا میرے باپ نے میرا نکاح آمنہ بنت وہب سے

کردیا ہے اس پر فاطمہ بنت مرؔ نے کہا۔

اِنّی رَاَیتُ مُخِیلَۃً لَمَعَتْ ۔۔۔ فتلالأتْ بِحَنَاتِمِ القَطرِ

مین نے ایک ابر چمکتا ہوا دیکھا کہ جس کے برسنے کا خیال ہوتا تھا اُسمین سے سیاہ بدلیان مینہ کی چلنے لگین

فَلَمَّا بِہَا نُورٌ یُضِیءُ بِہٖ ۔۔۔ مَا حَولَہٗ کَاِضَاءَۃِ البَدرِ

پھر اوسمین سے ایک نور نکلکر آسمان کیطرف کو اوٹھا۔ کہ جس سے تمام چیزین جو اوسکی گرد تھین جو دھوین رات کے چاند کیطرح چمکتی تھین

وَرَاَیتُ سُقیَاہَا حَیَا بَلَدٍ ۔۔۔ وَقَعَتْ بِہٖ وَعِمَارَۃَ القَفرِ

اور مین نے دیکھا کہ جو پانی اوس ابر سے نیچے آیا وہ زمین کی سرسبزی اور خوشحالی کا اور بیابان کی آبادی کا باعث ہوا

فَرَجَوتُہٗ فَخرًا اَبُوءُ بِہٖ ۔۔۔ مَا کُلُّ قَادِحِ زَندِہٖ یُورِی

مینے حصول فخر کیلیے چاہا کہ اوس سے نکاح کرون۔ مگر یہ قاعدہ ہے۔ کہ جسقدر لوگ چقماق سے آگ نکالنے کی کوشش کرتے ہین وہ سب آگ نہین نکالتے

لِلّٰہِ مَا زُہرِیَّۃٌ سَلَبَتْ ۔۔۔ مِنکَ الَّذِی سَلَبَتْ وَمَا تَدرِی

اللہ اللہ وہ کیا ہی چیز تھی جو ایک زہریہ بی بی نے تجھ سے لے لی اور وہ چیز کہ لے گئی اوس کی خبر بھی نہین رکھتی

اور یہ بھی اوسی نے کہا ہے۔

بَنِی ہَاشِمٍ قَد غَادَرَتْ مِن اَخِیکُمُ ۔۔۔ اُمَینَۃُ اِذ لِلبَاہِ یَعتَرِکَانِ

اے بنی ہاشم تمہارے بھائی عبداللہ کو بی بی امینہ نے جسوقت کہ یہ دونون کارِ بشری مین مصروف تھے ایسا ہی سو کہا کر کے

کَمَا غَادَرَ المِصبَاحَ عِندَ خُمُودِہٖ ۔۔۔ فَتَائِلُ قَد بُلَّتْ لَہٗ بِدِہَانِ

جیسے بتیان جو چراغ کیواسطے روغن مین تر کی گئی ہون چراغ کے فرو ہو جانے کے وقت اوسے سو کہا چھوڑ دیا کرتی ہین

فَمَا کُلُّ مَا یَحوِی الفَتٰی مِن مِلَاذِہٖ ۔۔۔ لِعَزمٍ وَلَا مَا فَاتَہٗ لِتَوَانِی

جو جو خوشیان کہ آدمی کو ملا کرتی ہین یہ نہین ہے۔ کہ وہ اوسے اوس کی کوشش سے ملتی ہین

اور نہ جو چیزین کہ اوس سے کھو جاتی ہین یہ ہے کہ اوسکی سستی سے کھو جاتی ہین۔

سبکفیکہ جدّ ان یعتلجان	فاجمل اذا طالبت امراً فانّہ

اس لیے جب کوئی کام کرنا تجھے مطلوب و منظور ہو۔ تو اوسمین تجھے آہستگی کرنا چاہیے۔ کیونکہ سعادت و شقاوت دونو طرح کے نصیب باہم کشتی کرکے تیرا کام ہاتھ مین لینگے۔

واماید مبسوطۃ ببنان	سبکفیکہ امّاید مقفعلۃ

یا تو ایسا ہوگا کہ شقاوت غالب ہوجائیگی اور اوس کا دست کشیدہ تیرے کام کرنے کا مالک ہو جائیگا یا سعادت کا پلہ بھاری رہیگا۔ اور اوس کا کھلا ہوا ہاتھ تیرا کام انجام دے گا۔

حوت منہ فخراً ما لذلک ثانی	ولمّا حوت منہ امینۃ ما حوت

اور جب بی بی آمنہ نے اون سے وہ چیز لے لی جو اونھون نے اون سے لے لی تو وہ اوس چیز سے ایسے فخر والی ہوگئین کہ جسکا ثانی دنیا بھر مین کہین نہین۔

اور بعض کہتے ہین کہ عبداللہ جس عورت پر ہوکر گذرے تھے وہ کوئی اور عورت تھی یہ نہ تھی واللہ اعلم۔

۶۔ عبداللہ کی وفات مدینہ مین زہری کہتا ہے۔ کہ عبدالمطلب نے اپنے بیٹے عبداللہ کو مدینہ کی طرف بھیجا تھا کہ وہان سے وہ جاکر کچھ کھجورین لے آدین۔ مدینہ مین پہونچکر اون کا انتقال ہوگیا۔ اور بعض لوگ کہتے ہین نہین بلکہ وہ شام مین تھے وہان سے قریش کے قافلے کے ساتھ آئے اور مدینہ مین اوترے پہلے سے وہ بیمار تھے مدینہ مین اون کا انتقال ہوگیا اور نابغۃ الجعدی کی زمین مین مدفون ہوئے اوس وقت اون کی عمر پچیس سال کی اور بعض کہتے ہین اٹھائیس سال کی تھی ابھی تک رسول اللہ صلعم پیدا ابھی نہین ہوئے تھے اپنے والد کی وفات کے بعد پیدا ہوئے ہین۔

۷۔ عبدالمطلب اور اونکی مان باپ اور اونکی پیدائش عبداللہ رسول اللہ صلعم کے باپ عبدالمطلب کے

بیٹے تھے عبد المطلب کا نام تھا شیبہ (سفید بالون والا) یہ اس واسطے اون کا نام ہوا تھا کہ پیدا ہونے کے وقت اون کے سر مین سفید بال تھے۔ اون کے مان کا نام تھا سلمی بنت عمرو بن زید الخزرجیہ النجاریہ اور اون کی کنیت تھی ابوالحارث اونہین عبد المطلب اس واسطے کہنے لگے تھے کہ اون کے باپ ہاشم تجارت کے واسطے شام کو گئے تھے۔ جب مدینہ کو آئے تو عمرو بن لبید الخزرجی النجاری کے یہان فروکش ہوئے جب اونکی نظر اوس کی بیٹی سلمی پر پڑی تو اونہین اوس کی طرف رغبت ہوئی اور اوس سے نکاح کر لیا لیکن اس نکاح مین اوس کے باپ نے یہ شرط کر لی کہ جب اوس کے بچا پیدا ہونے کو ہو تو اوسے میرے گھر بھیجدیا جائے پھر ہاشم منزل مقصود کو روانہ ہو گیے اور پھر شام سے لوٹ کر آئے تو وہین اپنی بی بی کے مکان مین ہی اوس سے ہم بستر ہوئے بعد ازان اوسے مکے لے آئے اور وہ حاملہ ہو گئی۔ جب مدت حمل اخیر ہوئی تو اوسے اپنی مان کے گھر پہونچا دیا اور خود شام کو چلے گیے اور غزہ مین جاکر اون کا انتقال ہو گیا اور سلمی کے پیٹ سے عبد المطلب پیدا ہوئے اور سات برس کی عمر تک وہین مدینہ مین رہے (غزہ مشارف شام مین اور فلسطین کے علاقہ مین ایک مشہور شہر ہے۔ ہاشم کی اسی جگہہ قبر تھی مگر اب تو اوس کا پتہ کسی کو نہین معلوم کہ کس مقام پر تھی۔ ہاشم کے یہان پر وفات پانے کے سبب سے اس مقام کو غزہ ہاشم کہا کرتے ہین)

۸۔ مطلب کا عبد المطلب کو مدینہ سے لانا اور اون کے نام کی وجہ تسمیہ۔

پھر ایک شخص بنی الحارث بن عبد مناف کا کہین مدینہ کی طرف ہو کر گذرا۔ وہان اوس نے دیکھا کہ بچے تیرون سے کھیل رہے ہین۔ اونہین شیبہ جب تیر نشانہ پر مارتا ہے تو کہتا ہے مین ابن ہاشم سید البطحا ہون۔ پس حارثی نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ کہا مین

ابن ہاشم ابن عبدمناف ہون - پہر جب وہ حارثی مکہ کو آیا - تو اوس نے مطلب سے
کہا ابو الحارث یثرب مین مین نے کچھہ بچے دیکھے ہین - اون مین تیرا ایک بہتیجا بہی ہے
ایسا لڑکا چہوڑنا نہ چاہیے - اوسے تو جا کر لے آ یا مطلب اس وقت حجر (یعنی حرم)
مین تہے اونہون نے کہا کہ مین اپنے گہر کو بہی نہین جاونگا یہین سے جا کر مین اوسے
لاؤنگا اس واسطے اوس حارثی نے اونہین اپنی اونٹنی دی اور اسی پر سوار ہو کر مطلب
مدینہ کو آئے اور وہان لڑکون کو دیکہا کہ گیند کہیل رہے ہین اون مین اونہون نے اپنے
بہتیجے کو پہچان لیا اور اوس سے پوچہا کہ تو کون ہے جب اوس نے اپنا نام بتایا - تو
اوسے لیکر پیچہے اونٹنی پر بٹہا لیا اور بعض کہتے ہین کہ مان کی اجازت لیکر مکہ کو اوسے
لے آئے -

مکہ مین جس وقت وہ آئے تو صبح کا وقت تہا اور لوگ اپنی اپنی مجلسون مین بیٹہے ہوئے تہے
ایک نئے لڑکے کو پیچہے دیکہکر پوچہنے لگے کہ یہ کون ہے مطلب نے اون سے کہدیا
کہ یہ میرا عبد ہے پہر وہ اپنی بی بی خدیجہ بنت سعید بن سہم کے پاس اپنے گہر کو لے گئے
اوس نے پوچہا یہ کون ہے کہا میرا عبد ہے اور اون کے واسطے کپڑے مول لئے
اور اونہین پہنائے پہر شام کو گہر سے نکلکر بنی عبدمناف کی مجلس مین آئے اور اون سے
کہا کہ یہ میرے بہائی کا بیٹا ہے - پہر جب کبہی عبدالمطلب اون کے بعد مکہ کے
طواف کو جاتے تو مطلب کے کہنے کے بموجب کہ یہ میرا عبد ہے لوگ اونہین عبدالمطلب
کہتے تہے اور رفتہ رفتہ اون کا یہی نام پڑ گیا -

۹ - عبدالمطلب اور نوفل کا جہگڑا اور ابو سعید بخاری کی مدد اور عبدالمطلب کی عزت - اور سقایتہ و رفادت	پہر مطلب نے عبدالمطلب کو اون کے باپ کی جائداد کا حال بتادیا - اور انہین جو کچھہ تہا وہ

سب دیدیا لیکن مطلب کے مرنے کے بعد نوفل بن عبد مناف	ادن کو ملنا ۔

نے جو عبد المطلب کا دوسرا چچا تہا ایک رکح کی یعنی گہر کے صحن کی نسبت جہگڑا کیا
اور اوسے لے لیا ۔ عبد المطلب نے اس واسطے قریش کے بڑے بڑے لوگون
سے اس کا ذکر کیا اور اون سے مدد چاہی کہ چچا سے فیصلہ کرا دین مگر اونہون نے
کہا کہ ہم تیرے اور اوس کے درمیان نہین پڑتے تو جان تیرا چچا جانے ۔
اس لیے لاچار ہو کر عبد المطلب نے اپنے مامون کو لکہا ۔ جو بنی نجار مین سے تہے اور
اون سے سارا حال بیان کیا ۔ ابو سعید بن عدس النجاری یہ سنتے ہی اسّی سوارون
سے بطحی کو آیا ۔ اور عبد المطلب اوس کے استقبال کو گیے اور کہا مامون گہر چلو ۔
ابو سعید نے کہا پہلے مین نوفل سے مل لون تب گہر جاؤنگا ۔ اور سیدہا حجر مین گیا
وہان مشائخ قریش مین نوفل بیٹہا ہوا تہا ۔ ابو سعید نے اوسکے سر پر جا کر تلوار کہینچی ۔ اور
پروردگار کعبہ کی قسم کہا کر کہا کہ ہمارے بہانجے کے صحن کو تو اوسے دیدے ۔
نہین تو یہ تلوار تیرے خون مین رنگونگا ۔ نوفل نے وہ رکح عبد المطلب کو دیدیا ۔ اور جو
حاضرین تہے وہ اس دینے کے گواہ ہو گئے ۔
پہر ابو سعید نے عبد المطلب سے کہا بہانجے گہر چلو ۔ اور وہان آکر تین روز رہا ۔ پہر عمرہ کیا ۔ اور
مدینہ والے لوگ مدینہ کو لوٹ گیے ۔ اس پر عبد المطلب کو ضرورت ہوئی کہ لوگون سے
حلف کرین ۔ پہر اونہون نے بشر بن عمرو اور ورقا بن فلان وغیرہ عمائد خزاعہ کو بلایا اور
اون سے کعبہ مین محالفہ کیا اور اس کی ایک تحریر لکہی گئی سقایت اور رفادت عبد المطلب
کے ذمہ تہی اور قوم مین اون کی شرافت اور عصمت کو بہت لوگ مانتے تہے (سقایت
اصل مین اوس مقام کو کہتے ہین جہان عام لوگون کو میلو نمین پانی بلایا جاتا ہے جیسے

ہمارے ملک مین سبیل کہتے ہین اور سقایہ پانی پینے کی ظرف کو بھی کہتے ہین۔ مگر یہان مراد وہ عہدہ ہے۔ جو ایام جاہلیت مین قریش مین چلا آتا تھا۔ قریش مین جو شخص اس عہدہ پر سرفراز ہوتا وہ سب سے کچھہ چندہ لیکر جمع کرتا۔ اور اوس سے انگور کا شیرہ خرید کر ایام حج مین حاجیون کو پلایا کرتا تھا۔ اور ایسے ہی رفادت بھی ایک عہدہ تھا۔ اس عہدہ دار کو بھی چندہ وصول کرنا ہوتا تھا اور یہ حاجیون کی خوراک کا بندوبست کرتا تھا۔ یہ دونو عہدے بہت بڑی عزت کے تھے۔

۱۰۔ عبدالمطلب کا چاہ زمزم کو کھودنا اور قریش کا اون سے جھگڑنا۔

پھر اونہون نے زمزم کو کھودا یہ حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام کا وہ کنوان تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے اونہین پانی پلایا تھا۔ اور جرہم نے اوسے دفن کر دیا تھا۔ اس کنوے کا ذکر اوپر آچکا ہے (دیکھو فقرہ ۳۶ و ۴۰ جلد اول) اوسکے کھودنے کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ وہ کہتے ہین۔ کہ مین ایک مرتبہ حجر مین سو رہا تھا۔ دیکھتا کیا ہون کہ کوئی شخص آیا۔ اور کہا کہ طیبہ کو کھودو مین نے پوچھا طیبہ کیا ہے۔ اوس نے کچھہ جواب نہ دیا اور اپنی راہ چلا گیا (طیبہ پاک اور سب سے اچھی چیز کو کہتے ہین۔ یہ چاہ زمزم کا ایک نام ہے) پھر دوسری رات کو مین جاکر اپنے بستر پر سو گیا۔ وہ شخص پھر مجھے دکھائی دیا اور آکر کہا کہ برہ کو کھودو۔ مین نے کہا برہ کیا ہے (برہ نیکی اور احسان کو کہتے ہین۔ یہان کثرت منافع اور پانی کی افراط کی وجہ سے چاہ زمزم سے مراد لی ہے) وہ پھر میرے پاس سے چلا گیا۔ پھر جب مین دوسرے روز بستر پر جاکر سویا۔ تو وہ پھر آیا۔ اور کہا کہ مضنونہ کو کھودو مینے پوچھا مضنونہ کیا ہے (مضنونہ وہ اچھی شے ہے کہ جس کے دینے مین بخل کیا جاوے۔ اور زمزم کو اوسکی نفاست اور عزت کے سبب سے یہ خطاب دیا گیا ہے) پھر وہ چلا گیا پھر جب مین اپنے بستر پر جاکر سویا تو وہ پھر آیا

اور کہا زمزم کو (یعنی آب کثیر کو) کھود - مین نے پوچھا زمزم کیا ہے - کہا یہ تیرے جد اعظم کی میراث ہے - تو حجاج کے بہت بڑے گروہ کو اوس سے پانی پلایا کریگا لوگ اوس پر منعم حقیقی کی نذرین مانینگے اور تیری وہ میراث اور یادگار ہوگا اوس کا مقام فرث اور دم مقامون کے درمیان ہے جہان سپید گردن کا کوا آکر کھودے اور چیونٹیون کا گھر ہو - "فرث اوس جگہہ کو کہتے ہین جہان نہ تو پہاڑ ہو اور نہ ریت ہو - اور دم ہموار زمین کو کہتے ہین) جب اوس شخص نے کنوے کا حال اور اوس کا موقع بتا دیا اور عبد المطلب کو اوس کی بات کا یقین آگیا - تو وہ صبح اوٹھے اور اپنا کدال لیکر اوس مقام کو روانہ ہوئے اور اپنے بیٹے حارث کو بھی اپنے ساتھ لیا اوس کے سوا اون کے ساتھ اور کوئی بیٹا نہ تھا - پھر جاکر اونہون نے اساف اور نائلہ بتون کے درمیان جہان قریش قربانی اپنے اصنام کیواسطے کیا کرتے تھے کھودنا شروع کیا - وہین اونہون نے دیکھا کہ کوا چونچ سے کھودتا ہی - جب خوب کھودا تو کنوان نکل آیا - دیکھتے کیساتھہی اونہون نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا جس سے قریش کو سنکر یقین ہوگیا کہ وہ اپنی مراد کو پہونچ گیے - وہ دوڑتے ہوئے اونکے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یہ کنوان ہمارے باپ اسماعیل کا ہے ہمارا بھی اس مین حق ہے - تو اسمین ہمین بھی شریک کر عبد المطلب نے کہا کہ مین تمہین شریک تو نہین کرتا - اس کام مین خدا تعالی نے مجھے ہی خاص کیا ہے - تم سے کچھ مطلب نہین - قریش نے کہا کہ تجھے تو ہم ہرگز نہین چھوڑینگے - اور اگر تو نے ہمین اس مین شریک نہین کیا تو ہمارا تجھ سے بڑا جھگڑا ہوگا -

۱۱ - عبد المطلب اور قریش کا تصفیہ کے واسطے شام کو جانا اور راستہ مین پیاسا ہونا -

اسواسطے عبد المطلب نے اون سے کہا - اچھا تو کسی کو تم منصف مقرر کرو جو وہ کہدے وہ ہی ہم تم مان لینگے اونہون نے کہا ایک کاہنہ بنی سعد بن ہذیم کی ہے جو وہ کہدیگی

وہ ہم مان لینگے یہ کاہنہ مشارف الشام مین رہتی تہی (مشارف الشام اون مواضعات کا نام ہے جو دریاے فرات کے کنارے عربون سے آباد تہے)

اس واسطے عبد المطلب سوار ہوے اور اپنے ساتہہ بنی عبد مناف کے کچہہ آدمی بہی لیلیے اور قریش کے ہر ایک قبیلہ سے بہی اون کے ساتہہ کچہہ کچہہ آدمی روانہ ہوئے اور چلتے چلتے حجاز اور شام کے ایک بیابان مین پہونچے جہانکہ عبد المطلب کے اور اون کے ساتہیون بنی عبد مناف کے پاس کا پانی ختم ہو گیا۔ اور پانی کے نہ ہونے سے ایسے پیاسے ہوئے کہ اونہین اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا۔ اس پر اونہون نے قریش سے جو اون کے ساتہہ تہے پانی مانگا۔ مگر اونہون نے نہ دیا۔ عبد المطلب نے اپنے اصحاب سے کہا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اونہون نے کہا جو تیری راے ہو وہ ہماری بہی راے ہے بتا کیا کرین۔ عبد المطلب نے کہا کہ ہر شخص اپنے واسطے ایک ایک گرٹہا کہودے جب کوئی ایک شخص مر جاے۔ تو اوسکو دوسرے دفن کردین اور ایسے ہی مرتے اور دفن کرتے چلے جائین اِس طرح جو سب سے اخیر مرے گا وہ سب کو دفن کر چکے گا صرف وہ بغیر دفن کے رہجائیگا۔ سو ایک شخص کا بغیر دفن کے رہجانا اوس سے بہتر ہے کہ سب کا سب قافلہ بے دفن کے رہجائے۔ اون سب نے کہا یہ بہت ہی اچہی بات تو نے کہی۔ پہر اون سب نے عبد المطلب کی رائے کے مطابق کرنا شروع کردیا۔

۱۲۔ عبد المطلب کے پاس ایک چشمہ کا نکلنا اور قریش کا اون پر عطاے ایزدی کو دیکہکر نزاع موقوف کرنا۔

اوس کے بعد جب عبد المطلب نے سوچا تو اونہون نے عاجزی کی موت مرنا پسند نہ کیا اور اپنے لوگون سے کہا کہ اس طرح اپنے ہاتہہ سے

موت مین جانا تو عاجزی کی بات ہے ہم تو زمین نہین کہودتے اور موت کے منہ مین نہین جاتے۔ اور وہان سے چلدیے اور اون کے ساتہہ قریش کے قبائل یہ دیکھتے رہے پہر جب عبد المطلب سوار ہوئے اور اون کی اونٹنی اونہین لیکر چلی۔ تو عین اوسکے پاون کے نیچے سے شیرین پانی کا ایک چشمہ نکلا اونہون نے دیکھتے ہی اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ اور اون کے اصحاب نے بہی تکبیر کہی۔ اور پانی پیا اور اپنے برتن بہی پانی سے بہر لیے۔ پہر عبد المطلب نے قریش کی قبائل کو بولایا اور کہا۔

یہان پانی اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے بہیجدیا۔ عبد المطلب کے اصحاب نے کہا ہم اونہین پانی نہین دیتے۔ اونہون نے بہی ہمین پانی نہین دیا تہا۔ مگر عبد المطلب نے اون کی ایک بات بہی نہ سنی اور کہا اگر ہم بہی ایسا ہی کرین تو ہم بہی اونہین کی طرح ہو جائینگے۔ ہم مین اور اون مین کیا فرق رہے گا۔ پہر قریش آئے اور پانی پیا اور اپنے برتن بہی خوب بہر لیے۔ اور بے ساختہ بول اوٹہے۔ عبد المطلب اللہ تعالیٰ نے تجہے ہم پر شرافت بخشی ہے۔ تجہ سے ہم زمزم کے بارہ مین کوئی جہگڑا نہین کرتے۔ جس خدا نے یہان اس بیابان مین تجہے پانی دیا ہے۔ اوسی نے تجہے زمزم بہی دیا ہے۔ چل تو خوشی وخرمی اور مبارکی کے ساتہہ لوٹ۔ اور اپنے سقایت کو لے۔ پہر وہ سب اوسی جگہہ سے لوٹ آئے۔ اور اوس کاہنہ تک نہین گیے۔ اور جو کچہہ نزاع تہا۔ وہ سب بالائے طاق رکہدیا۔ اور زمزم کا کنوان اون کے حوالہ کردیا۔

۱۳۔ زمزم مین غزالین اور تلوارین اور زرہین نکلنا اور کعبہ کی اون سے آرایش اور خضاب۔ جب عبد المطلب کنوے کے کہودنے سے فارغ ہو گیے تو اونہون نے اوس کنوے مین دو غزالین پائین جنہین جرہم نے اوسمین دفن کیا تہا۔ یہ دو نو غزالین سونے کی تہین۔

اور انہین کے ساتھ کچھ قلعی دار تلواریں اور زرہین بھی ملین - قریش یہ دیکھکر عبد المطلب سے کہنے لگے - اسمین ہمارا بھی حق ہے اور ہم بھی اس مین تیرے شریک ہین عبد المطلب نے کہا نہین ہین تو تمہین اسمین سے کچھ بھی نہ دونگا اور حجت کے بعد عبد المطلب نے کہا اچھا او ہم تم قرعہ ڈالین - اونہون نے کہا کس طرح - عبد المطلب نے کہا اس طرح قرعہ ڈالین کہ دو قرعہ تو کعبہ کے واسطے اور دو قرعہ تمہارے واسطے اور دو قرعہ میرے واسطے ہون - جس جس شخص کے قرعہ جس جس شے کے نام کے نکلین - وہ شخص وہ وہ چیز لے لے - اونہون نے کہا ہان - یہ بات انصاف کی ہے - پھر اونہون نے قرعہ ہبل کے پاس ڈالا - کعبہ کے دو تو قرعہ مین غزالین نکلین اور عبد المطلب کے قرعہ مین تلوارین اور زرہین آئین - اور قریش کے قرعہ مین کچھ بھی نہ آیا -

پھر عبد المطلب نے تلوارین گلا کر اوس سے خانہ کعبہ کا دروازہ بنایا - اور دونو غزالون کو گلا کر اوسمین اوس کی تختیان لگائین - خانہ کعبہ مین سونا سب سے اول یہی لگایا گیا - اور اوس سے کعبہ کی آرایش کی گئی ہے - ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ غزالین کعبہ مین ویسے ہی رکھی ہین - اور اون کو چور لے گئے جس کا ذکر ہم آیندہ کرینگے -

پھر مخلوق نے خصوصاً حجاج نے تبرکاً چاہ زمزم پر آنا شروع کیا - اور جتنے اور کنوین تھے وہ سب چھوڑ دئے - اور عبد المطلب نے جب دیکھا کہ قریش اون کے برخلاف اکٹھے ہوتے اور ایک دوسرے کی معاونت کرتے ہین - تو اونہون نے یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ اونہین دس بیٹے عنایت کرے اور وہ اتنے بڑے ہو جائین کہ اپنے باپ کی مدد اور حمایت کے لایق ہو جائین - تو اون مین سے ایک کو اللہ تعالیٰ کیواسطے قربانی کر دین - اس نذر مین عبد اللہ کا نام قربانی کے واسطے نکلا جو آنحضرت صلعم کے

والد ماجد تھے اور اوس کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہین۔
عبد المطلب وسمہ لگایا کرتے تھے۔ وسمہ ایک سیاہ رنگ ہوتا ہے۔ ان کے بال جلد سپید ہو گئے تھے اور (عربون) مین یہی اول شخص ہین جنہون نے وسمہ کا استعمال کیا ہے۔

۱۴۔ حرب کا ایک یہودی کو مروانا اور عبد المطلب سے جھگڑا اور عبد المطلب کی عبادت حرا پر

ایک یہودی اذینہ نام عبد المطلب کا جار تھا وہ تجارت کیا کرتا اور بڑا مالدار تھا۔ حرب بن امیہ کو جو عبد المطلب کا ندیم وجلیس تھا اس پر بڑا غصہ آیا۔ اور قریش کے جوانون کو اوس نے بھڑکایا کہ اوسے مار ڈالین۔ اور اوس کا مال چھین لین۔ چنانچہ عامر بن عبد مناف بن عبد الدار اور صخر بن عمرو بن کعب التیمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دادا نے اوسے مار ڈالا۔ عبد المطلب کو پھر نہ معلوم ہوا کہ اوس کا قاتل کون ہے۔ وہ تلاش کرنے لگے آخر کار اونہین معلوم ہو گیا۔ اور یہ دونو قاتل حرب بن امیہ کے پاس پناہ گیر ہوئے۔ عبد المطلب حرب کے پاس آئے اور اوسے ملامت کی۔ اور کہا کہ قاتلون کو مجھے دیدے۔ حرب نے اونہین بھی چھپا دیا۔ اور حرب اور عبد المطلب کے درمیان اس پر نہایت سخت گفتگو ہوئی۔ اور دونو نجاشی حبش کے پادشاہ کے پاس گیے۔ کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے۔ مگر اوس نے ان کے درمیان دخل دینے سے انکار کیا۔
اس واسطے اُن دونو نے نفیل بن عبد العزی عدوی کو جو حضرت عمر بن الخطاب رضی کا دادا تھا پنچ مقرر کیا۔ اوس نے حرب سے کہا ابو عمرو تو کیا ایسے شخص سے مقابلہ کرتا ہے جو قد وقامت مین تجھ سے بلند۔ حسن وجمال مین تجھ سے زیادہ شکیل۔ اور سر مین تجھ سے بڑا۔ بُرائی مین تجھ سے بہت کم۔ بیٹون مین تجھ سے زیادہ۔ اور سخاوت مین تجھ سے بہتر۔ اور اوسکے حامی و مددگار تجھ سے بدرجہا بڑھکر ہین۔ مگر باوجود اس کے تو بھی

بڑا حلیم اور بعید الغضب اور عرب کے ملک مین مشہور بڑا قوی اور خاندان مین بڑا عاقل و ہوشیار ہے۔ اور پھر بھی تو نے اوس پر مقدمہ بازی کی۔ اس سے حرب کو بڑا غصہ آیا اور کہا یہ بھی ایک زمانہ کی گردش ہے کہ تجھسا آدمی حکم بنایا گیا ہے پھر عبد المطلب نے حرب کی منادمت چھوڑ دی۔ اور عبد اللہ بن جدعان التیمی سے دوستی کر لی۔ اور حرب سے سو اونٹنیان لیکر یہودی کے بھتیجے کو دیدین۔ اور کچھ اوسکا مال تھا وہ سب اوسے واپس کرا دیا۔ جو کچھ ضایع ہو گیا تھا وہ اپنے پاس سے اوسے دیا عبد المطلب ہی سب سے اول شخص ہین جنھون نے حرا مین عبادت کی ہے۔ جب رمضان کا مہینا آتا۔ تو حرا پر وہ چڑھتے اور تمام مہینے بھر وہان مساکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے ان کی وفات ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی عمر مین ہوئی ہے۔ اخیر عمر مین بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ اندھے ہو گئے تھے۔

۱۵۔ ہاشم اور اون کے بھائی اور قریش کا ایلاف۔

عبد المطلب ہاشم کے بیٹے تھے۔ ہاشم کا نام عمرو تھا۔ اور اونکی کنیت ابو نضلہ تھی اونھین ہاشم (روٹی کو توڑنے والا) اس سبب سے کہتے ہین کہ اونھون ہی نے سب سے اول روٹی توڑکر شوربے مین ملائی اور اپنی قوم کو مکہ مین (قحط کے زمانہ مین) کھلائی تھی۔

ابن الکلبی کہتا ہے کہ ہاشم عبد مناف کے بیٹون مین سب سے بڑے اور مطلب[2] سب سے چھوٹے تھے۔ ہاشم کی مان کا نام عاتکہ بنت مرۃ السلمیہ تھا اور تیسرا بیٹا نوفل تھا جس کی مان کا نام واقدہ تھا۔ اور چوتھا عبد شمس تھا۔ یہ سب کے سب سید اور سردار ہوئے اور لوگ انھین مجبر (یعنی پناہ دہندہ) کہا کرتے تھے

یہ ہی چارون بھائی ہین کہ جنھون نے سب سے اول قریش کیلئے عُصم (یا ایلاف یعنی بادشاہان اطراف سے فرمان راہداری یا حفاظت) حاصل کیا۔ اور حرم سے چارون طرف ملکو نمین

پہیل گئے تھے - ہاشم نے روم اور غسان کے بادشاہون سے شام کے ملک مین حفاظت کے واسطے کچھ سوار مقرر کرائے تھے اور عبد شمس نے نجاشی سے حبش مین اور نوفل نے اکاسرہ سے عراق مین اور مطلب نے ... سے یمن مین سوار متعین کرائے تھے اور وہ اِن کی قوافل کی حفاظت کرتے تھے - اس وجہ سے قریش چارون طرف ملکون مین پہرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اون کی تمام تکالیف دور کردین اور اونہین فارغ البال کردیا تھا -

۱۶- ہاشم اور امیہ کی عداوت اور ہاشم اور اوسکے بھائیون کی موت - کہتے ہین کہ ہاشم اور عبد شمس توام پیدا ہوئے تھے اور ایک اون مین سے پہلے پیدا ہوا تھا - مگر اوس کی انگلی دوسرے کی پیشانی سے چسپان تھی - جب چھڑائی گئی تو اوس سے خون بہہ نکلا اس سے لوگون نے کہا کہ اونمین کشت و خون ہوگا (مگر یہ بات غلط ہے - اون مین کبھی کشت و خون نہین ہوا - اور حضرت علی اور حضرت معاویہ کی لڑائی کا خیال یہان سے نکالنا عقل کے پیچھے لٹھ لینا ہے)

عبد مناف کے بعد اون کے بیٹے ہاشم کو سقایت اور رفادت کا کام ملا - پہر امیہ بن عبد شمس نے اون کے رئیس ہونے اور کھانا کھلانے پر حسد کیا - اور ہاشم کی طرح خیرات کرنے لگا - مگر پورا نہ ڈال سکا - اس واسطے قریش اوس پر ہنسنے لگے - جس سے اوسے غصہ آیا اور ہاشم کو گالیان دین - اور کہا چلو کسی سے پوچھین ہم تم مین کون اچھا ہے - ہاشم چونکہ عمر مین بڑے اور قدر و عزت مین زیادہ تھے اونہون نے اسے پسند نہ کیا - مگر جب قریش نے اونہین مجبور کیا - تو یہ شرط بدی گئی - کہ اگر کوئی ایک کو اچھا بتادے - تو دوسرا اوسے پچاس ناقہ دے - اور دس سال کو مکہ سے نکل جائے

اس پر امیہ راضی ہوگیا - اور ایک خزاعی کاہن کو جو عمرو بن الحمق کا دادا تھا او عسفان مین رہتا تھا پنچ مقرر کیا (جو مکہ سے دو منزل پر مدینہ کے راستے مین ہے) وہان یہ لوگ گیے - اور امیہ کے ساتھ ابوہمہتہ بن عبد العزی الفہری بہی گیا - جس کی بیٹی امیہ کی بی بی تہی - کاہن نے کہا کہ ہاشم اور اس کی اولاد بہی امیہ سے مآثر و مکارم مین بڑہکر ہے اور ابوہمہہ اسے خوب جانتا ہے - جب اوس نے ہاشم کی نسبت تفوق کا حکم دیدیا تو ہاشم نے اونٹ لیے - اور اونہین ذبح کر کے لوگون کو کہلایا - اور امیہ دنس سال تک مکہ سے چلا گیا - اور شام مین یہ دنس سال بسر کیے - یہ پہلی عداوت ہے جو ہاشم اور امیہ کے درمیان پیدا ہوئی تہی -

(ہمارے نزدیک یہ واقعہ تعجب سے خالی نہین بلکہ قریب قریب عادت کے برخلاف ہے کیونکہ آیندہ چلکر معلوم ہوگا کہ ہاشم بنیس یا پچیس سال کی عمر مین مر گیے تہے عبد شمس کے بیٹے کی عمر اس عرصہ مین زیادہ سے زیادہ دنس سال کی ہوسکتی ہے - اور وہ بہی ہاشم کے عین انتقال کے وقت حالانکہ یہ واقعہ اونکی وفات سے کچہہ بیشتر ضرور ہوا ہوگا اور اوس وقت دس سال سے بہی عمر بہت کم ہو گی - جو ایسے تفاخر کی بحثون کے لیے عادتاً کسی طرح قابل نہین ہوسکتی غالباً یہ روایت بنی امیہ کے مخالفون کی بنائی ہوئی ہوگی -)

ہاشم اور مطلب دونون ایسے خوبصورت تہے - کہ لوگ انہین چودہوین رات کا چاند کہا کرتے تہے - ہاشم کا انتقال غزہ مین ہوا اس وقت اون کی عمر بنیس سال اور بعض کہتے ہین پچیس[۲۵] سال کی تہی - عبد مناف کی اولاد مین یہ سب سے اول مرے ہین پہر عبد شمس مکہ مین مرا - اوس کی قبر اجیاد مین ہے (اجیاد مکہ کے ایک زمین کا نام ہے

جہان مضاض جرہمی نے عمالیق کے سو آدمی کی اجیاد (یعنی گردنین) ماری تہین - اسی سے اوس کا یہ نام پڑ گیا ہے) اور نوفل سلمان مین جو عراق کے راستے مین ایک مقام ہے جا کر مرا - اسے تاج العروس مین بنی یربوع کے حزن مین ایک پہاڑ بہی بتایا ہے پہر مطلب بہی رومان مین مرے جو عراق مین ہے -

اور رفادت اور سقایت کا کام ہاشم کے بعد اون کے بہائی مطلب کو ملا کیونکہ اون کے بیٹے عبدالمطلب خردسال تہے -

۱۷ - عبد مناف اور اون کے بہائی اور ہاشم عبد مناف کے بیٹے تہے عبد مناف کا نام مغیرہ اور کنیت ابو عبد شمس تہی اور اونہین حسن وجمال کے سبب سے قمر کہتے تہے - جس وقت وہ پیدا ہوئے تو اون کی مان نے مناف بت کے سامنے لیجا کر ڈالدیا تہا کیونکہ وہ اوس بت کو بہت مانتی تہی - اس لیے اوس بچے کا نام عبد مناف پڑ گیا - عبد مناف اور عبد العزی اور عبد الدار قصیؓ کے بیٹے تہے - اور اون سب کی مان کا نام حبیؓ بنت حلیل بن حلبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن خزاعہ تہا - یہی شخص ہین جنہون نے قریش اور احابیش مین محالفہ کرایا تہا - احابیش لقب ہے بنی الحارث بن عبد مناف بن کنانہ اور بنی المصطلق خزاعہ والون اور بنی الہون خزیمہ والون کا قصیؓ کہا کرتے تہے - کہ میرے چار بیٹے پیدا ہوئے ہین - اون مین دو بیٹون کا نام تو مین نے اپنے دو معبودون کے نام پر رکہا ہے - جنکا نام عبد مناف[۱] اور عبد العزی[۲] ہے - اور ایک کا اپنے دار (مکان) پر رکہا ہے جس کا نام عبد الدار[۳] ہے - اور ایک کا نام مین نے اپنے نام پر رکہا ہے جس کا نام عبد[۴] بن قصی ہے -

۱۸ - قصیؓ اور اونکی پرورش شام مین اور اون کے بہائی عبد مناف قصی کے بیٹے تہے قصی کا نام زید

اور کنیت ابو المغیرہ تہی اور انہین قصی اسواسطے کہتے تہے کہ ربیعۃ بن حرام بن ضبۃ بن عبد بن کثیر بن عذرۃ بن سعد بن زید نے اون کی مان فاطمہ بنت سعد بن سہیل سے جس کا نام جبر بن حمالہ بن عوف تہا نکاح کیا تہا۔ اور اوسی فاطمہ کے پیٹ سے قصیؒ کا بہائی زہرہ بہی پیدا ہوا تہا۔ نکاح کے بعد ربیعہ اونہین بلاد عذرہ علاقہ مشارف شام کی طرف لے گیا۔ قصی اس وقت بہت چہوٹے تہے اور زہرہ عمر مین کسی قدر بڑا تہا اس واسطے اون کی مان زہرہ کو تو چہوڑ گئی۔ اور قصی کو اپنے ساتہہ لے گئی۔ وہان ربیعہ بن حرام کا فاطمہ کے پیٹ سے ایک بیٹا رزاح بن ربیعہ پیدا ہوا۔ جو قصی کا اخیافی بہائی تہا اور ربیعہ کے تین بیٹے اور بہی دوسری بی بی سے تہے۔ اون کے نام ہین۔ حسن بن ربیعہ محمود اور جلہمہ۔ بعض نے بیان کیا ہے کہ حسن بہی قصیؒ کا اخیافی بہائی تہا۔ قصی وہین ربیعہ کے گہر پلے اور بڑے ہوگیے۔ چونکہ یہ اپنی قوم سے دور تہے اس واسطے اونہین وہان پر قصی (دور کا رہنے والا) کہتے تہے۔ قصی جوان ہو گیے تہے۔ مگر یہ نہ جانتے تہے کہ وہ ربیعہ کے بیٹے نہین ہین۔ بلکہ اپنے آپ کو اوسی کا بیٹا کہتے تہے اتفاقاً قصی اور قضاعہ کے ایک شخص سے خوب بحث ہوئی۔ اس پر اوس قضاعی نے اون کی غربت کی وجہہ سے اون پر طعن کیا۔ قصی جب اپنی مان کے پاس آئے تو اوس سے اس طعن کی وجہہ پوچہی مان نے کہا۔ بیٹے تو اوس سے خود بہی اچہا ہے اور تیرا باپ بہی اوسکے باپ سے بہتر ہے۔ تو کلاب ابن مرہ کا بیٹا ہے اور تیری قوم مکہ مین بیت الحرام کے پاس رہتی ہے۔

۱۹- قصی کا مکہ آنا اور بیت کی ولایت ابو غبشان سے مول لینا۔

اس کے بعد قصیؒ نے چند روز تو انتظار کیا۔ اور جب شہر حرام آگیا تو قضاعہ کے حاجیون کے ساتہہ

مکہ کو چلے آئے۔ اور اپنے بھائی زہرہ کے پاس رہنے لگے اور کچھ عرصہ کے بعد حلیل بن حبشیہ الخزاعی کی بیٹی حبّی سے منگنی کی اور نکاح کرلیا۔ اس وقت کعبہ کی ولایت حلیل کے پاس تھی پھر قصی کے بیٹے عبدالدار عبد مناف عبد العزیٰ عبد بن قصی پیدا ہوئی۔ اور مال و دولت وعزت بہت زیادہ ہوگئی جب کچھ دنوں بعد حلیل مرگیا۔ تو اوس نے مرتے وقت وصیت کی کہ بیت کی ولایت اوسکی بیٹی حبّی کو ملے۔ حبّی نے کہا میں خانہ کعبہ کے دروازے کو نہ تو کھول سکتی ہون اور نہ بند کرسکتی ہون۔ اس واسطے اوس نے دروازے کا کھولنا اور بند کرنا اپنے بیٹے محترش بن حلیل کے سپرد کردیا۔ محترش کی کنیت ابو غبشان ہے۔ قصی نے اس سے بیت کی ولایت ایک شراب کی بوتل اور ایک اونٹ کے عوض مول لے لی جبسے عرب لوگ ایک مثل کہا کرتے ہین۔ اَخْسَرُ صَفْقَۃٍ مِنْ اَبِیْ غَبْشَان (یعنی فلان شخص کو اس قدر ٹوٹا رہا کہ ابو غبشان کے ٹوٹے سے بھی زیادہ نقصان اوٹھایا۔ عربون کا دستور ہے کہ جب بایع اور مشتری بیع پر راضی ہوجاتے ہین تو اوس وقت دونو ایک دوسرے سے زور سے ہاتھ ملاتے ہین اور تالی بجاکر بیع کی تکمیل کا اظہار کرتے ہین)

۲۰۔ قصی کا خزاعہ بنی بکر اور صوفہ کو لڑکر بیت سے نکالدینا۔

جب خزاعہ نے دیکھا کہ بیت کی ولایت اون کے ہاتھ سے جاتی رہی تو اونہون نے قصی پر ہجوم کیا۔ قصی نے بھی اپنے بھائی زراح سے مدد کی درخواست کی زراح قصی کی مدد کو خود بھی آیا اور اپنے باپ کے دوسرے بیٹون کو اور اپنے تمام متبعین کو لیکر قصی کی مدد کو موجود ہوا۔ قصی نے بھی اپنی قوم بنی نضر فراہم کرلی۔ اور خزاعہ اور بنی بکر کی لڑائی کے واسطے تیار ہوئے اور دوسرے خزاعہ بھی نکلے۔ اور خوب سخت لڑائی ہوئی۔ اور دونو طرف کثرت سے آدمی قتل اور مجروح ہوئے۔ پھر فریقین نے صلح کے پیغام و سلام کیے۔ اور دونو نے عمرو بن

عوف بن کعب بن لیث بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ کو حکم بنایا اوس نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ قصی مکہ کی ولایت کے لیے خزاعہ سے اولی ہے۔ اور جو خون کہ اوس کے خزاعہ اور بنی بکر نے کیے ہین وہ سب قصی معاف کردے اور جو خون کہ قریش اور کنانہ نے خزاعہ اور بنی بکر کے کئے ہین اون کی یہ لوگ دیت دین۔ اس فیصلہ کے بعد عمرو کو لوگ شدّاخ (خون معاف کرنے والا) اس وجہ سے کہنے لگے کہ اوس نے خون معاف کروادے تھے پہر قصی بیت کے والی اور مکہ کے امیر ہو گئے۔

بعض لوگ کہتے ہین کہ حلیل بن حبشیہ نے وصیت کردی تھی۔ کہ قُصّی کو بیت کی ولایت دیجائے۔ اور کہا تہا کہ تو خزاعہ سے اس کام کے واسطے زیادہ حقدار ہے۔ اس واسطے قصی نے اپنی قوم کو جمع کیا اور اپنے بہائی سے مدد مانگی۔ وہ موسم حج مین قضاعہ کو لیکر آیا اور سب لوگ عرفات کو نکلے۔ اور حج سے فارغ ہوکر منٰی مین جا کر ٹہیرے۔ قصی کا لڑائی کے لیے پختہ ارادہ ہو رہا تہا اونہین اس بات کا فقط انتظار تہا کہ لوگ حج سے کب فارغ ہوتے ہین۔ جب یہ لوگ منٰی مین آئے۔ اور اب صرف لوٹنا باقی رہ گیا۔ یہ قاعدہ تھا کہ منٰی سے جب لوگ متفرق ہوتے تو قبیلہ صوفہ کے لوگ عرفات سے لوگون کو چلاتے اور انہین جانے کی اجازت دیتے تھے کیونکہ جب نفر کا دن ہوتا تو لوگ آتے کہ رمی جمار کرین۔ اور صوفہ کا ایک شخص سب سے پہلے کنکریان پہینکتا اور جب تک وہ نہ پہینکتا اوس وقت تک کوئی کنکریان نہین پہینکتا تہا جب وہ منٰی سے فارغ ہوجاتے۔ تو صوفہ عقبہ کے دونو طرف جاتے اور وہان لوگون کو حبس کر رکہتے تہے۔ اسواسطے لوگ اون سے کہتے کہ صوفہ اجازت دو۔ جب صوفہ چلدیتے اور آگے سے گذر جاتے تو پہر لوگون کا راستہ صاف ہوجاتا۔ اور اون کے بعد

وہ بہی چلدیتے ستہے۔

اس سال بہی حسب دستور صوفہ نے ایسا ہی کیا جیسے کہ وہ پہلے کیا کرتے تہے عرب لوگ سب اس بات کو جان گئے تہے اور وہ اس بات کو اپنے دلون مین ایک دین کی بات سمجہتے تہے۔ قصی نے اپنے متبعین کو لیا۔ اور اپنی قوم سے اور خزاعہ کے لوگ جمع کیے اور صوفہ سے کہا کہ ایسے نہ کرو۔ یہ کام ہمارا ہے ہم کرینگے اس پر قصی سے اور اون سے لڑائی ہوئی۔ اور بہت کشت و خون ہوا۔ صوفہ کو شکست ہوئی اور جو کچھ اون کا اقتدار تہا وہ سب قصی نے اون سے چہین لیا۔ اس پر خزاعہ اور بنی بکر اکٹہے ہوئے۔ اونہون نے جان لیا کہ جیسے قصی نے صوفہ کو اس کام سے روکدیا ہے۔ ایسے ہی وہ اونہین بہی روک دیگا۔ پہر جب وہ اون سے پیچہے کو ہٹے تو اونہون نے اون سے بہی مخالفت کا اظہار کیا۔ اور دونون فریق کی آپس مین لڑائی ہوئی۔ اور فریقین کے بہت آدمی مارے گیے۔ آخر کار قصی نے خزاعہ کو بیت سے نکالدیا۔

۲۱۔ قریش الظواہر اور قریش البطاح اور مکہ مین قریش کی آبادی اور قصی کے کامون سے تمین

پہر قصی نے اپنی قوم کو مکہ کی گہاٹیون اور وادیون اور پہاڑون مین جمع کیا۔ اس سے اونکا لقب مجمع ہوگیا۔ ان مین سے بنی لبیص بن عامر بن لوی اور بنی تیم الادرم بن غالب بن فہر اور بنی محارب بن فہر اور بنی الحارث بن فہر بجز بنی ہلال بن اہیب کی جو ابوعبیدہ بن الجراح کا خاندان تہا۔ اور بجز عیاض بن غنم کے خاندان کے مکہ کے ظواہر اور بیرون مین رہے۔ اسواسطے اون کا نام قریش الظواہر ہوگیا۔ اور باقی جو قریش کے بطن رہے وہ بطاح کہلانے لگے۔ قریش الظواہر غارت اور غزا کے لیے جاتے تہے۔ اور قریش البطاح حرم کے

سوا کہین نہین جاتے تھے اسواسطے قریش البطاح کو ضبّ (دگوہ) ہی کہتے تھے جب
قصی نے قریش کو مکہ اور اوسکے گرد و نواح مین بسا دیا تو اونہون نے اونہین اپنا پادشاہ
بنالیا۔ کعب بن لوی کی اولاد مین یہی شخص ہے جو سب سے اول ملک اور حکومت
کے درجہ کو پہونچا اور قوم نے اوس کی اطاعت کی ہے۔ حجابۃ سقایۃ۔ رفادۃ
ندوۃ اور لوا سب اونہین کے اختیار مین تھا اور قریش کو جو شرف حاصل ہے۔
اوس سب کے وہ ہی مالک تھے اونہون ہی نے مکہ کے چار حصہ کئے۔ اور اپنی
قوم مین اونہین تقسیم کیا تھا۔ اونہون نے وہان گھر بنائے اور درخت کاٹنے کی اون
سے اجازت مانگی۔ مگر قصی نے اس کی اجازت ندی۔ اس واسطے جب لوگون
نے گھر بنائے تو اونہین اوسی طرح برقرار رکھا۔ اون کی موت کے بعد پھر اونہین کاٹ
ڈالا۔ قریش اون کے کامون کو بڑا مبارک سمجھتے اور اسی لیے تیمناً اور تبرکاً اپنے
کامون مین اون کی شرکت کرتے تھے۔ کوئی عورت اور مرد ایسے نہ تھے کہ جنکا اونکی
گھر مین جاکر نکاح نہ ہوتا ہو۔ کوئی کام ایسا نہ ہوتا جس کا مشورہ اون کے مکان مین جاکر
نہ کرتے ہون۔ لڑائی کے لیے کوئی لوا یجز اون کے گھر کے اور کہین نہین تیار ہوتا تھا
اور اونہین کی اولاد مین سے کوئی اوسے باندھتا تھا۔ جب کوئی لڑکی بالغ ہوکر انگیا
پہننے کے لایق ہوتی۔ تو اونہین کے گھر مین پہنتی تھی اون کے کام اون کی قوم مین
اون کے ایام حیات مین اور مرنے کے بعد بھی دین کی طرح سمجھے جاتے تھے۔ اس واسطے
اونہون نے ایک دار الندوہ (مکان مشورہ) بنوایا تھا۔ جس کا دروازہ مسجد الحرام مین تھا
اوسی جگہہ قریش اپنے سب کام کی تدابیر کیا کرتے تھے۔

۲۲۔ قصی کا عبد الدار کو ندوت حجابت لوا سقایت رفادت دینا	قصی کا بیٹا عبد الدار سب سے بڑا اور ضعیف

تھا۔ اور عبد مناف اپنے باپ کے حین حیات اور نیز اور دوسرے بیٹے بھی جوان اور صاحب عزت ہو گیے تھے۔ جب قصی بوڑھے اور ضعیف ہو گیے۔ تو اونھون نے اپنے بیٹے عبد الدار سے کہا کہ مین تجھے اون کے برابر کر دونگا۔ اس واسطے اوسے دار الندوہ اور حجابۃ دربانی یعنی حجابت کعبہ کی اور لواء دیدیا۔ قریش کی لواء وہی باندھا کرتا تھا اور سقایۃ بھی اوسی کے حوالہ کی۔ وہ حجاج کو پانی پلاتا تھا اور رفادت بھی اوسی کے سپرد کی۔ رفادت اوس چندہ کا کام تھا۔ جو قریش موسم حج مین اپنے اپنے پاس سے قصی بن کلاب کو دیا کرتے اور وہ اوس سے کھانا پکواتے اور حاجیون کے فقرا کو کھلایا کرتے تھے۔ قصی اپنی قوم سے کہا کرتے تھے کہ تم لوگ جیران اللہ اور خدا کے ہمسایہ اور اسکی اہل بیت ہو۔ اور حجاج خدا کے مہمان اور اس کے بیت کے زوار ہین۔ اور اس لیے وہ کرامت کے بہت مستحق ہین۔ تم کو چاہیے کہ ایام حج مین کھانا اور شراب دیا کرو۔ اس واسطے وہ ایسے ہی کرتے اور اپنے پاس سے چندہ دیتے اور وہ ایام منیٰ مین اون کے واسطے کھانا پکواتے تھے چنانچہ یہ دستور زمانہ جاہلیت اور اسلام مین اب تک برابر چلا آتا ہے۔ یہی کھانا ہے جسے خلفا منیٰ مین ہر سال پکوایا کرتے ہین رہی حجابت سو وہ عبد الدار کی اولاد مین اب تک چلی آتی ہے۔ اور بنی شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار اوس کے کار پرداز ہین۔ لوا بھی اوسکے خاندان مین رہا۔ مگر جب اسلام شایع ہوا۔ تو بنی عبد الدار نے کہا۔ یا رسول اللہ ہمین مین رکھئے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اسلام کا درجہ اس سے بڑھکر ہے۔ کہ وہ لوا کسی خاص گھرانے مین مقرر کرے۔ اس لیے لوا کا کام باطل ہو گیا۔

۲۳۔ بنی عبد مناف کا بنی عبد الدار سے سقایت	اب رفادت اور سقایت کا حال سنیئے

ورفادت چہین لینا اور قریش کے مطیبین اور احلاف اور حضرت معاویہ کا دارالندوہ کو مول لینا

عبد شمس اور ہاشم اور مطلب اور نوفل بنی عبد مناف بن قصی کو بنی عبد الدار کی بہ نسبت شرف اور فضیلت زیادہ حاصل ہوگئی تھی اسواسطے اونہون نے چاہا کہ بنی عبد الدار سے رفادت اور سقایتہ چہین لین اس پر قریش کے لوگ دو فرقہ پر منقسم ہوگیے۔ ایک فریق تو بنی عبد مناف کے فرقہ کی طرف ہوگیا۔ اور ایک فریق عبد الدار کی سعی کہنے لگا۔ کہ جو کچھ قصی نے کر دیا ہے اوسمین ہم کو بدلنے کی کوئی ضرورت نہین ہے اس وقت عامر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بنی عبد الدار کا سرگروہ تہا۔ بنی اسد بن عبد العزیٰ اور بنی زہرہ بن کلاب اور بنی تیم بن مرہ اور بنی حارث بن فہر تو عبد مناف کی طرف ہوئے۔ اور بنی مخزوم اور بنی سہم اور بنی جمح اور بنی عدی بنی عبد الدار کے ساتہ ہوئے۔ اور ان مین سے ہر فرقہ نے آپس مین ایک موکد حلف کیا۔

بنی عبد مناف نے ایک بڑا پیالہ لیا۔ اور اوسمین طیب (یعنی خوشبو) بہری اور کعبہ کے سامنے لاکر رکہا۔ اور اوس طیب مین ہاتہ ڈبو کر حلف کیا۔ اس سے اونہین مطیبین کہنے لگے۔ اور بنی عبد الدار اور اون کے رفیقون نے بہی عہد و پیمان اور حلف کیا۔ اس واسطے اون کا لقب احلاف ہوگیا۔ پہر وہ قتال کے لیے تیار ہوئے۔ مگر اس بات پر صلح ہوگئی کہ سقایتہ و رفادۃ بنی عبد مناف کو دیدی جائے۔ بنی عبد الدار اس پر راضی ہوگیے اور لوگون نے بیچ مین پڑکر لڑائی موقوف کرادی۔

بعد ازان قرعہ ڈالا کہ عبد مناف کی اولاد مین سے یہ کام کون لے۔ اور ہاشم بن عبد مناف کے حصے مین یہ کام آئے اور پہر ہاشم کے بعد مطلب بن عبد مناف کو پہر ابو طالب بن عبد المطلب کو یہ کام ملے۔ لیکن ابو طالب کے پاس روپیہ نہ تہا اس لیے اونہون نے

اپنے بہائی عباس بن عبدالمطلب بن عبدمناف سے روپیہ قرض لیا۔ اور اوس پر خرچ کیا۔ پہر جب قرض ادا نہ ہوسکا تو عباس کو سقایۃ ورفادۃ قرض کے عوض حوالہ کردی۔ اور عباس اون کے والی ہوگیے۔ پہر اون کے بعد عبداللہ پہر علی بن عبداللہ پہر محمد بن علی پہر داؤد بن علی بن سلیمان بن علی دالی ہوئے۔ اسکے بعد منصور والی ہوا اور پہر خلفاء عباسیہ اوس کے والی ہوتے رہے۔ رہا دارالندوہ وہ ہمیشہ عبدالدار کے پاس رہا۔ اور علی التواتر اوسی کی اولاد مین چلا آیا لیکن عکرمہ بن عامر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار نے حضرت معاویہ کے ہاتہ اوسے فروخت کردیا۔ اور اونہون نے بجاے اوس کے مکہ مین دارالامارۃ قایم کیا۔ جو اب تک حرم مین مشہور ومعروف ہے۔

۲۴- قصی کی موت اور عجول کنوان پہر قصی مرگیے اور اون کے بعد اونکی قوم مین اونکے بیٹے اونکے قایم مقام ہوئے۔ قصی کا قاعدہ تہا۔ کہ وہ اپنی سیرت اور اپنے حکم کے خلاف کبہی نہین کرتے تہے۔ جب وہ مرگیے تو اونہین حجون (بتقدیم الحا) مین دفن کردیا۔ لوگ اون کی قبر کی زیارت کرتے اور بڑی تعظیم کرتے تہے۔ اونہون نے مکہ مین ایک کنوان کہودا تہا۔ جس کا نام عجول تہا اور یہی پہلا کنوان ہے جسے قریش نے مکہ مین کہودا ہے (حجون مکہ کے اوپر کوئی دو فرسخ پر ایک پہاڑی ہے۔ جو شعب الخزازین سے نظر آتی ہے۔ اوسمین ایک اعوجاج ہے۔ وہان ایک مقبرہ ہے۔ یہی غالباً قصی کی قبر ہے)

۲۵- کلاب قصی کا باپ قصی کلاب کے بیٹے تہے۔ کلاب کی کنیت ابوزہرہ تہی اور اون کی مان کا نام ہند بنت سریر بن ثعلبہ بن الحارث بن فہر بن مالک۔ اور

کلاب کے اور دو بھائی تھے۔ جن کی ماں دوسری تھی۔ اون کے نام تیم اور یقظہ ہین اون کی ماں کا نام تھا اسما بنت جاریۃ البارقیہ۔ اور بعض کہتے ہین یقظہ کی ماں کا نام تھا ہند بنت سریر اُم کلاب۔

۲۶۔ مرہ کلاب کا باپ | کلاب مرہ کے بیٹے تھے۔ مرہ کی کنیت تھی ابو یقظہ۔ اور مرہ کی ماں تھی محشیہ بنت شیبان بن محارب بن فہر۔ اور اون کے حقیقی بھائی تھے ہُصیص اور عدی۔ اور بعض کہتے ہین کہ عدی کی ماں کا نام تھا رقاش بنت رکیہ بن نایلہ بن کعب بن حرب بن تیم بن سعد بن فہم بن عمرو بن قیس عیلان۔

۲۷۔ کعب اور اون کے بھائی عامر سامہ عوف خزیمہ سعد اور سنہ کعبی۔ | مرہ کعب کے بیٹے تھے۔ کعب کی کنیت ابو ہُصیص تھی۔ اور اون کی ماں کا نام تھا ماریہ بنت کعب بن القین بن جسر القضاعیہ۔ اور اون کے دو حقیقی بھائی تھے ایک کا نام عامر تھا اور دوسرے کا سامہ اور اون کا ایک اور بھائی تھا جس کی ماں دوسری تھی اوس کا نام عوف تھا اور اوسکی ماں کا نام تھا باردہ بنت عوف بن غنم بن عبداللہ بن غطفان یہ عوف اپنے آپکو غطفان مین گنتا تھا۔ اوسکی ماں باردہ غطفان مین چلی گئی تھی وہان اوس سے سعد بن ذبیان نے نکاح کرلیا تھا۔ اور سعد نے اوس لڑکے کو اپنا متبنیٰ بنالیا تھا۔

اور کعب کے اون کی دوسری ماں سے اور اور بھائی بھی تھے۔ ایک کا نام خزیمہ تھا (عایذہ دو قبیلہ ہین)، اس خزیمہ کی نسل عایذہ قبیلہ قریش کا کہلاتا ہے عایذہ اوسکی ماں کا نام تھا۔ اور وہ قبیلہ خثعم کے خمس بن قحافہ کی بیٹی تھی۔ اور دوسرا بھائی اوسکا سعد تھا۔ اسے بنانہ بھی کہتے ہین بنانہ اوسکی ماں کا نام تھا (تاج العروس مین

لکھا ہے کہ بنانہ بصرہ کا ایک قدیمی محلہ ہے جہان بنی سعد رہا کرتے تھے اوسی سے اونہین بنانہ کہنے لگے ہین) اس قبیلہ کے بدوی تو اپنے آپ کو بنی سعد بن ہمام اور بنی شیبان بن ثعلبہ مین شمار کرتے ہین اور حاضری اپنے آپ کو قریش سے لیتے ہین۔ کعب عربون مین بڑی قدر و عظمت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اسی وجہ سے اون کی موت کے وقت کو اپنا سنہ قرار دے لیا تہا۔ اور عام الفیل تک اوسی سے تاریخ بیان کرتے تھے۔ پہر عام الفیل سے تاریخ شمار کرنے لگے۔ حج کے ایام مین وہ حجاج کے روبرو خطبہ سنایا کرتے تھے۔ اون کا خطبہ مشہور ہے۔ بنی صلعم کی اونہون نے اوسمین خبر بیان کی ہے۔

۲۸۔ لوی اور اون کے بہائی۔ اور کعب لوی کے بیٹے تھے۔ لوی کی کنیت ابو کعب تھی۔ اور اون کی مان کا نام عاتکہ بنت یخلد بن النضر بن کنانہ تھا یہ اون عاتکہ کے نام کی عورتون مین سب سے اول عاتکہ ہے جو رسول اللہ صلعم کی دادیان یا نانیان ہین۔ اور لوی کے دو بہائی اور تھے۔ ایک کا نام تیم الادرم تھا۔ درم ذقن کے نقصان (یعنی ٹیڑھا منوا ہونے) کو کہتے ہین۔ کہتے ہین کہ اوس کے ٹہوڑی مین کچھ نقصان تہا اور دوسرے بہائی کا نام قیس تہا۔ قیس مین کوئی شخص باقی نہین رہا ہے۔ ان مین کا اخیر شخص خالد بن عبداللہ القسری کے زمانے مین مرا ہے۔ اوسکی میراث گئی۔ یہ نہ معلوم ہوا کہ اوسکا مستحق کون ہے۔ یہ بہی کہتے ہین کہ اون کی مان کا نام تہا سلمی بنت عمر بن ربیعہ۔ اور اس ربیعہ کا نام تہا یحیی بن حارثۃ الخزاعی۔

۲۹۔ غالب اور اون کے بہائی۔ لوی غالب کے بیٹے تھے غالب کی کنیت ابو تیم تھی اور اون کی مان لیلی بنت الحارث بن تیم بن سعد بن ہذیل تھی اور اونکے حقیقی بہائی تھے

حارث محارب اسد عوف جون ذئب - اور بنی محارب اور بنی حارث سے پہلے
قریش الظواہر مین تہے ان مین سے حارث ابطح مین داخل ہو گیے ہین -

۲۰- فہر اور اون کے باپ مالک اور حسان کا کعبہ کے پتہرون کے لیے آنا اور قریش کا اوسے قید کر لینا

غالب فہر کے بیٹے تہے - اور فہر کی کنیت ابو غالب تہی - یہی شخص ہشام کے قول کے بموجب قریش کا جمع کرنے والا ہے - ان کی مان کا نام جندلہ بنت عامر بن الحارث بن مضاض الجرہمی تھا - مگر اس مین اختلاف بہی ہے - فہر مکہ کے باشندون کے رئیس تہے - کہتے ہین کہ حسان یمن سے حمیر وغیرہ قومون کی فوج لیکر آیا تہا - اور اوسکی یہ غرض تھی کہ مکہ سے کعبہ کے پتہرون کو یمن لیجائے چنانچہ وہ آکر نخلہ مین اوترا - یہ دیکھکر قریش کنانہ خزیمہ اسد جذام وغیرہ جمع ہوئے - اور اونکے رئیس فہر بن مالک ہوئے - بڑی سخت لڑائی ہوئی - حسان گرفتار ہو گیا - اور حمیر بہاگ گیے - اس کے بعد حسان تین سال تک مکہ مین رہا - اور فدیہ دیکر رہائی پائی - اور مکہ سے یمن کو جاتے وقت مر گیا -

اور فہر مالک کے بیٹے تہے - مالک کی کنیت ابو الحارث تہی - اور اون کی مان کا نام تہا عاتکہ بنت عدوان - اور عدوان کا نام تہا حارث بن قیس عیلان - اور اون کا لقب عکرشہ تہا - اسمین اختلاف بہی ہے -

۲۱- نضر اور اون کا یا قصی کا لقب قریش اور نضر کے بہائی -

مالک نضر کے بیٹے تہے - اور نضر کی کنیت ابو یخلد تھی - یخلد اون کا بیٹا تہا - اور نضر کا نام قیس تھا - بعض لوگ یہ بہی کہتے ہین - کہ نضر بن کنانہ کا ہی نام قریش تہا - لیکن بعض کا یہ بہی قول ہے کہ جب قصی نے قریش کو جمع کیا تو اونہین قریش کہنے لگے - تقرش کے معنی جمع کرنا

کے ہین۔ اور کچھہ آدمیون نے یہ بہی کہا ہے۔ کہ جب قصی حرم کے مالک ہو گئے۔ اور اچھے اچھے اعمال کئے۔ تو اونہین قرشی کہنے لگے۔ یہی شخص پہلے شخص ہین۔ کہ جو اس لقب سے موصوف ہوئے ہین۔ یہ بہی اجتماع کے ہی معنی سے اون کا لقب ہوا ہے۔ یعنی اون مین عمدہ عمدہ خصال جمع تہین۔ قریش کی وجہ تسمیہ کی نسبت لوگون نے بہت باتین لکھی ہین۔ اون کے ذکر کی ہمارے نزدیک یہان حاجت نہین ہے۔ اور قصی پہلے شخص ہین۔ جنہون نے مزدلفہ مین آگ جلائی ہے۔ یہ آگ رسول اللہ صلعم کے عہد مین اور نیز آپ کے بعد بہی جلا کرتی تھی۔

اور قیس کو نضر (خوبصورت) اس واسطے کہتے تہے کہ وہ بڑے جمیل وحسین تہے۔ اون کی مان کا نام تہابرہ بنت مر بن اد بن طابخہ جو تمیم بن مر کی بہن تھی۔ اور نضر کے حقیقی بہائی تہے نضیر مالک ملکان عامر حارث عمر سعد عوف غنم مخرمہ جرول غزوان جدال۔ اور اون کے باپ کے بیٹے کا نام عبد مناة تہا اس کی مان کا نام فکیہہ تہا۔ اور اوس کو ذفراء بنت ہنی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ بہی کہتے تہے۔ اور عبد مناة کی مان کے بیٹے کا نام تہا علی بن مسعود بن مازن لغسانی اس علی نے اپنے بہائی عبد مناة کی اولاد کو پرورش کیا تہا جس سے وہ اوسی کی طرف منسوب ہو گیے ہین۔ اور بنی عبد مناة کو بنی علی کہنے لگے ہین۔ اور ایک شاعر (یعنی امیہ بن ابی الصلت نے) اپنے قول مین بنی علی سے بنی عبد مناة مراد رکہی ہے ؎

للہ در بنی علی	ایم منہم وناکح

اللہ تعالی نے بنی علی کو کیا ہی مبارک کیا ہی اونہین کے بے بیاہ والے ہون یا بیاہ والی سب پر خدا کی مہربانی ہے

اور بعض یہ بہی بیان کرتے ہین کہ علی نے اپنے بہائی عبد مناة کی عورت سے نکاح کر لیا تھا

اوس سے علی کی اولاد پیدا ہوئی تھی اور اوس نے عبد مناة کی اولاد کو پرورش بھی کیا تھا اسی سے اون کی نسب کی نسبت علی کے طرف کیجاتی ہے پھر مالک بن کنانہ نے اپنے بھائی علی بن مسعود کو قتل کر دیا اور اسد بن خزیمہ نے اوسے دفن کیا۔

۴۳۔ کنانہ اور اون کا باپ خزیمہ۔ نضر کنانہ کے بیٹے تھے۔ اور کنانہ کی کنیت ابو النضر تھی اور اون کی مان کا نام عوانہ بنت سعد بن قیس عیلان اور بعض کہتے ہین ہند بنت عمرو بن قیس تھا۔ اور اوس کے باپ کے بیٹے اسد اور اسدہ تھے۔ اس اسد کو جذام اور لہون کا باپ بھی کہتے تھے۔ ان کی مان کا نام برہ بنت مر تھا جو نضر کی مان تھی۔ کنانہ نے اپنے باپ کے بعد اوس سے نکاح کر لیا تھا۔

اور کنانہ خزیمہ کے بیٹے تھے۔ خزیمہ کی کنیت ابو اسد تھی۔ اور مان کا نام سلمی بنت اسلم بن الحاف بن قضاعہ تھا۔ اور اون کی مان کا بیٹا تھا تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف اور خزیمہ کا حقیقی بھائی ہذیل تھا۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہین کہ اون دونون کی ماں کا نام سلمی بنت اسد بن ربیعہ تھا۔ کعبہ مین ہُبَل بت خزیمہ نے ہی رکھا تھا اسی واسطے اوسے خزیمہ کا ہُبَل کہتے تھے۔

۴۴۔ عمرو اور عامر اور عمیر اور خندف اور اون کے لقب۔ خزیمہ مدرکہ کے بیٹے تھے۔ مدرکہ کا نام عمرو اور کنیت ابو ہذیل اور بعض کہتے ہین ابو خزیمہ تھی۔ اون کی مان بی بی خندف تھین۔ جن کا نام لیلی بنت حلوان بن عمران تھا۔ اس خندف کی مان کا نام ضریہ بنت ربیعہ بن نزار تھا۔ اسی کے نام پر (پادشاہون کی ایک چراگاہ کا) حمی ضریہ نام رکھا گیا ہے۔ عمرو کے عامر جس کا لقب طابخہ ہے اور عمیر جس کا لقب قمعہ ہے دو حقیقی بھائی تھے اس عمیر کو کہتے ہین کہ خزاعہ کا باپ ہے۔ ہشام نے بیان کیا ہی

کہ ایک مرتبہ الیاس کہین چارہ اور پانی کے واسطے جارہے تہے اتفاقاً ایک خرگوش کو دیکھکر اون کے اونٹ بہاگ گیے۔ اون کے ڈہونڈنے کے واسطے عمرو نکلے۔ اور اونہین ڈہونڈ لائے۔ اس سببسے اون کا لقب مدرکہ (پانیوالا) اور عامر نے اون اونٹون کو لیکر طبخ کیا۔ (یعنی پکایا) اس سے اوسے طابخہ کہنے لگے عمیر اوس وقت خیمہ مین چھپ رہا اس واسطے وہ قمعہ (چھپنیوالا بزدل) مشہور ہوگیا۔ اور جب اون کی مان لیلی بہی باہر چلین۔ تو الیاس نے کہا کہان خندفہ کرتے (یعنی مٹکتے) جاتی ہے اس سے اون کا لقب خندف (مٹکنے والی) ہوگیا۔ خندفہ ایک قسم کی چال کو کہتے ہین۔

۳۴۔ الیاس اور الناس کا لقب عیلان مدرکہ الیاس بالیاء التحتانیہ کے بیٹے تہے۔ الیاس کی کنیت ابو عمر اور اون کی مان رباب بنت جندۃ بن معد تہین۔ اور اون کے حقیقی بہائی الناس بالنون تہے الناس کو عیلان بہی کہتے تہے۔ اون کے گہوڑے کا نام عیلان تہا۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ ایک پہاڑ کے دامن مین پیدا ہوئے تہے جس کا نام عیلان تہا۔ اس باب مین اور بہی کئی روایتین ہین۔ جب یہ الیاس بالیاء مر گئے۔ تو اون کی بی بی خندف نے اون پر نہایت رنج کیا۔ جہان وہ مرے تہے۔ وہان سے وہ پہر نہ توا ٹہین اور نہ کسی سایہ مین بیٹہین اور اسی طرح مرگئین اس سے لوگ اون کی حزن کی مثال دیا کرتے ہین۔ الیاس پنجشنبہ کو مرے تہے۔ جب پنجشنبہ آتا تو صبح سے شام تک برابر رویا کرتی تہین۔

۳۵۔ مضر اور اون کے بہائی اور نزار کی وصیت الیاس مضر کے بیٹے تہے اور مضر کی مان کا نام سودہ بنت عک تہا اور اون کے حقیقی بہائی ایاد تہے۔ اور اون کے دو بہائی ربیعہ اور انمار

اور تھے۔ جن کی ماں جدالہ بنت وعلان جرہمی تھی۔ کہتے ہین کہ نزار ابن معد کے مرنے کا
جب وقت آیا تو اونہون نے وصیت کی اور اپنا مال اونہین تقسیم کر کے کہا کہ قبہ جو ادیم حمرا
(سرخ چمڑے) کا تھا اور جو چیزین اوس کے مشابہ ہین وہ مضر کی ہین۔ کہ جس سے
مضر حمرا کہنے لگے۔ اور پھر کہا کہ یہ خیمہ سیاہ اور جو میرے مال مین اوسکے متابہ ہے وہ ربیعہ
کے لیے ہے۔ اور یہ خادم اور جو میرے مال مین اوسکے مشابہ ہے وہ ایاد کے واسطے
ہین۔ یہ خادمہ بوڑھیا تھی۔ اس واسطے اوس نے ابلق اور نقد قسم کی بکریان (جو بدنما
اور چھوٹی ٹانگون کی ہوتی ہین) لے لین اور پھر کہا کہ یہ چادر اور مجلس انمار کی ہے
وہ اوس پر بیٹھے گا۔ اس واسطے انمار نے بھی اوسے جو کچھ ملا لے لیا۔ اور کہا کہ اگر تم کو
اس تقسیم مین کچھ دشواری آپڑے اور اوس کے ماننے مین تم مین اختلاف واقع ہو
تو تم افعی الجرہمی کے پاس جانا وہ فیصلہ کر دیگا۔

۳۳۶۔ مضر اور اون کے بھائیون کا ایک اونٹ کا حال بغیر دیکھے بتا دینا اور اونٹ والے کا اونہین چور سمجھنا اور جرہمی کا فیصلہ۔ پھر اون مین اختلاف پڑا اور تصفیہ کے لیے وہ سب کے سب افعی الجرہمی کے پاس روانہ ہوئے۔ راستہ مین کہین جاتے جاتے
مضر کی آنکھ جو گھاس چارہ پر پڑی جو کسی جانور کی چری ہوئی تھی تو اونہون نے کہا کہ یہ اونٹ
جس نے یہان کی جھاڑی کھائی ہے کانا ہے۔ ربیعہ نے کہا وہ لنگڑا بھی ہے۔
ایاد نے کہا وہ دم کٹا بھی ہے انمار بولا کہ وہ چھوٹا ہوا بھی ہے۔ اس گفتگو کے بعد کچھ تھوڑی ہی
آگے چلے ہونگے کہ اونہین اونٹنی پر سوار جھپٹتا ہوا ایک آدمی چلا آتا دکھائی دیا
اور آکر اون سے اونٹ کا حال دریافت کرنے لگا۔ مضر نے اوس سے
پوچھا کیا وہ کانا ہے۔ کہا ہان۔ ربیعہ نے پوچھا کیا وہ لنگڑا ہے۔ کہا ہان

ایاد نے پوچھا کیا وہ دُم کٹا ہے۔ کہا ہان۔ انمار نے پوچھا کیا وہ چھوٹا ہوا ہے۔ کہا ہان
میرا اونٹ بالکل ایسا ہی ہے بتاؤ وہ کہان ہے۔ اونھون نے قسم کہا کر کہا
کہ ہم نے تیرا اونٹ کہین نہین دیکھا۔ مگر اوسے اون کی ان باتون کو سنکر
یقین ہو گیا کہ وہ اونٹ اونھون نے دیکھا ہے۔ اور وہ اون کے پیچھے پڑ گیا۔
اور بولا کہ جو صفتین میرے اونٹ کی تھین وہ سب تم نے بتادین۔ اب مین تمہین
کیونکر سچا جانون کہ تم نے اوسے نہین دیکھا ہے۔ پہر مضر وغیرہ آگے آگے اور وہ
اون کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے۔ اور نجران مین افعی جرہمی کے پاس پہونچے اور
اوس کے یہان قیام کیا۔ اونٹ والے نے سارا حال اوس سے بیان کیا
جرہمی نے ان سب بہائیون سے پوچھا کہ جب تم نے اونٹ دیکھا نہین تو اوس کے
یہ اوصاف بعینہ تم نے کیسے بتادئے۔ مضر نے کہا مین نے دیکھا کہ اوس نے ایک
طرف کی گھانس کہائی ہے۔ اور دوسری طرف کی چھوڑتا گیا ہے۔ اس سے مین نے
جانا کہ وہ کانا ہوگا۔ ربیعہ نے کہا مین نے دیکھا کہ اوس کے اگلے پیر کا نشان ایک تو
پورا پڑتا ہے دوسرا پورا نہین پڑتا اس سے مین نے جانا کہ وہ لنگڑا ہوگا
ایاد نے کہا مین نے اوسے دُم کٹا اس وجہ سے جانا کہ اوس کی
مینگنیان اکٹھی پڑی تھین۔ اگر اوسکی دُم ہوتی تو مینگنیان متفرق
کر تین۔ انمار نے کہا مین نے اوسے بھگوڑا اس سبب سے سمجھا
کہ وہ وھان کی جھاڑی کو تو چھوڑ دیتا ہے جہان خوب گنجان
سبزی ہے اور اوس سے گذر کر ایسی گھانس چرتا ہے۔ جہان
بہت کم اور بری ہے۔ اس پر جرہمی نے اوس اونٹ والے سے کہا کہ اونھون

نے تیرا اونٹ نہین لیا ہے۔ تو جا اپنا اونٹ خود تلاش کرے۔

۷۳۔ مضر اور اوسکے بہائیون کی فراست

پہر افعی نے اون سے پوچہا کہ تم کون لوگ ہو۔ مضر وغیرہ نے اپنا حال اوسے سنایا تو اوس نے اون کی بڑی خاطرداری کی۔ اور

کہانا کہانے وقت اور جرہی کا اون سے جھگڑے کا تصفیہ کرنا۔

اونہین مرحبا کہا۔ اور اون سے کہا۔ کیا تم سے عاقل آدمیون کو جن کی عقلمندی کا حال ابہی مین نے دیکہا ہے میرے فیصلہ کی حاجت پڑی ہے۔ اور اون سے کہانے کے واسطے کہا اونہون نے کہانا کہایا۔ اور شراب پی۔ مضر نے کہا آج مین نے کیا ہی اچھی شراب پی ہے۔ اگر وہ ایک قبر پر کے انگورون سے نہ بنائی گئی ہوتی۔ تو کیا اچھا ہوتا۔ ربیعہ نے کہا کہ آج کا گوشت بڑا ہی مزہ کا تہا۔ اگر وہ بکری کتیا کا دودہ پی کر نہ پلی ہوتی تو بہت ہی اچھا تہا۔ ایاد نے کہا کہ یہ میزبان ہمارا بڑا مالدار ہے۔ اگر وہ اپنے باپ کا بیٹا ہوتا تو کیسا اچھا ہوتا۔ انمار نے کہا آج جو باتین ہم نے سنی ہین ان سے مفید مطلب زیادہ ہم نے کبھی نہین سنین۔

جب افعی نے یہ باتین سنین تو حیرت مین رہ گیا۔ اور اپنی مان کے پاس آکر اپنے باپ کا حال پوچہا۔ اوس نے کہا کہ جس بادشاہ کے مین نکاح مین تھی اوسکے اولاد نہین ہوتی تہی۔ مجھے یہ برا معلوم ہوا کہ بادشاہی اس گہرانے سے نکل جائے اس لیے مین ایک شخص کے پاس گئی۔ اور اوس سے حاملہ ہو گئی۔ پہر اوس نے قہرمان سے شراب کا حال پوچہا تو اوس نے کہا کہ مین نے ایک ڈالی انگور کی تیرے باپ کی قبر پر لگائی تھی یہ اوسکی شراب ہے پہر اوس نے چرواہی سے گوشت کی کیفیت دریافت کی۔ تو اوس نے کہا کہ اس بکری کو مین نے کتیا کا دودہ پلایا تہا۔

پھر مضر سے پوچھا کہ تو نے اس شراب کی حقیقت کیونکر دریافت کرلی - کہا کہ مجھے اس سے معلوم ہوا کہ اوس کے پینے سے مجھے سخت پیاس لگی تھی - اور ربیعہ سے بھی اوسکی رائے کا سبب پوچھا تو اوس نے بھی اوس کا جواب دیا - پھر جرہمی اونکے پاس آیا - اور اون سے پوچھا کہ تمہارا کیا جھگڑا ہے - اونہون نے سارا قصہ اپنا اوس کے سامنے کہہ سنایا - جرہمی نے یہ فیصلہ کیا کہ قبہ حمرا اور دنیارا اور اونٹ جو سرخ تھے مضر کو دئے - اور خیمہ سیاہ اور کالے گھوڑے ربیعہ کو دئے - اور خادم جو ایک بوڑھیا تھی اور ابلق سوتیشی ایاد کو دین - اور زمین اور درہم انمار کے حوالہ کئے

۳۸ - اونٹون کے جمع کرنے کیلئے مضر کا حدا کو ایجاد کرنا اور نبی صلعم کا فرمان مضر اور ربیعہ کی نسبت

مضر نے سب سے اول حدا (یعنی گا گرا ونٹون کو چلانا) ایجاد کیا ہے - اس کا سبب یہ بتاتی ہین کہ وہ اونٹ پر سے گر گئے تھے اور اون کا ہاتھ ٹوٹ گیا تھا - پھر وہ چلائے - یایداہ یایداہ (ہائے میرا ہاتھ ہائے میرا ہاتھ) اونٹ اس آواز کو سنکر چراگاہ سے اون کے پاس آکر جمع ہو گئے - پھر جب وہ اچھے ہوئے - اور اونٹونپر سوار ہوئے تو اونہون نے حدا ایجاد کیا - آواز اون کی بہت اچھی تھی - بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اون کے کسی نوکر کا ہاتھ ٹوٹ گیا - اور وہ چلایا - جس سے اونٹ جمع ہو گئے تھے - اسے دیکھکر مضر نے حدا نکالا - اور اور لوگون نے اوس پر اضافہ کرلیا حِيْنَئِذٍ يُصْغِيْنَ اِذْ حِيْنَ بِالْاَذْنَابِ (یعنی جس وقت وہ اونٹنیان گانا سنتی ہین تو دین ہلاتی ہین یہ سب سے اول مضر نے ہی کہا ہے - اوس کے بعد یہ ایک مثل ہو گئی ہے -

بنی صلعم نے فرمایا ہے - مضر اور ربیعہ کو گالی نہ دو وہ مسلمان تھے -

۳۹ - نزار معد عدنان اور اون کے بھائی - مضر نزار کے بیٹے تھے اور نزار کی کنیت ابو ایاد

اور بعض کہتے ہین ابو ربیعہ تھی۔ نزار کی مان کا نام معانہ بنت جوشم بن جلہمہ بن عمرو
بن جہم تہا۔ اور اون کے حقیقی بہائی قنص نام و سالم حیدہ و جنادہ جبادہ قحم عبید الرماح
غنف عجوف شک اور قضاعہ تہے۔ اور اونہین کے نام پر معد کی کنیت تہی۔ اور اور
بہی سگے بہائی تہے جو لا ولد مر گئے تہے۔

اور نزار معد کے بیٹے تہے۔ معد کی مان مہدد بنت لہم تہین کہتے ہین کہ اوس کا نام
لہم بن جلحب بن جدیس اور بعض کے نزدیک ابن طسم تہا۔ اور معد کے باپ کا بیٹا
ریث تہا بعض کہتے ہین کہ ریث عک کو بہی کہتے ہین۔ اور بعض کا قول ہے کہ عک
ریث کا بیٹا ہے۔ اور معد کا سگا بہائی عدن بن عدنان بہی تہا۔ کہتے
ہین کہ عدن ابین مقام اسی کے نام پر آباد ہوا ہے۔ اور ابین کو اسی طرف نسبت کرتے
ہین اسکی نسل اور نیز عدن کی نسل منقرض ہوگئی ہے (ابین بنی حمیر مین سے کوئی شخص
تہا۔ اوس کے نام سے یہ مقام مشہور ہوگیا ہے۔ اور عدن سے آٹھ فرسخ پر واقع ہے
قربت کے سبب سے عدن ابین اوسے بولتے ہین) اور ادبی اور ابی بن عدنان بہی
اون کے بہائی ہین۔ ابی کی نسل نہین رہی ہے۔ اور ضحاک اور غنی بہی اون کے
بہائی ہین جس وقت بخت نصر کی لڑائی ہوئی تہی۔ تو اوس وقت بنی عدنان یمن کی
طرف چلے گئے تہے۔ اور ارمیا اور برخیا معد کو اپنے ساتھ حران کو لے گیے تہے۔
اور اونہین وہان مقیم کر دیا تہا۔ جب لڑائی ہو چکی اور امن چین ہوگیا۔ تو اونہین پہر مکہ
بہیجدیا۔ یہان آکر اونہون نے دیکہا تو معلوم ہوا کہ اون کے بہائی یمن کو چلے گئے ہین۔
معد عدنان کے بیٹے تہے عدنان کے دو اور بہائی بہی تہے۔ ایک کا نام نبت اور
دوسرے کا نام عامر تہا۔

۴۴ - رسول اللہ صلعم کے نسب مین - عدنان سے اوپر اختلاف -

رسول اللہ صلعم کے نسب مین معد بن عدنان تک نسابین کا اتفاق ہے جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا - مگر اس سے اوپر بہت بڑا اختلاف ہے - جس کی نقل کرنے سے کوئی فائدہ نہین معلوم ہوتا - کبھی تو کوئی لوگ عدنان اور اسماعیل علیہ السلام کے درمیان چار پشت کا فاصلہ بتاتے ہین - اور کبھی اون مین چالیس پشت بیان کرتے ہین پھر بھی فرق نہین ہے - بلکہ اون کے آبا کے نامون مین اس سے بھی بڑھ کر اختلاف ہے - اسی واسطے جب مین نے یہ حالت دیکھی تو مین نے اوسے بالکل چھوڑ دیا - بعض نسابین نے رسول اللہ صلعم سے ایک حدیث آپ کے نسب کی نسبت بیان کی ہے - کہ جس سے اون کا نسب حضرت اسماعیل تک ملا دیا ہے - مگر یہ حدیث صحیح نہین ہے -

فواطم اور عواتک بیبیان

۴۵ - رسول اللہ صلعم کی دادیان جن کا نام فاطمہ تھا

وہ عورتین جن کا نام فاطمہ ہے اور رسول اللہ صلعم اون کی نسل مین پیدا ہوئے پانچ ہین - ایک تو قرشیہ ہے - اور دو قیسیہ اور دو یمانیہ ہین - قرشیہ رسول اللہ صلعم کے باپ عبد اللہ ابن عبد المطلب کی مان تھین جن کا نام تھا فاطمہ[۱] بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم المخزومیہ - اور دونون قیسون سے ایک عمرو بن عائذ کی مان فاطمہ[۲] بنت عبد اللہ بن رزاح بن ربیعہ بن جحوش بن معاویہ بن بکر بن ہوازن - اور دوسری فاطمہ[۳] کی مان فاطمہ بنت حارث بن بہثہ بن سلیم بن منصور ہین - اور دو تو یمانیون مین سے ایک تو قصی بن کلاب کی مان فاطمہ[۴] بنت سعد بن سیل

بن ازد شنوأہ ہین۔ اور دوسرے قصی کی اولاد کی مان یعنی اون کی بی بی حبی بنت حلیل بن حبشیہ بن کعب بن سلول کی مان فاطمہ بنت نضر بن عوف بن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ الخزاعیہ ہین۔

۴۲۔ رسول اللہ صلعم کی دادیان جنکا نام عاتکہ تہا | اور وہ عورتین جن کا نام عاتکہ ہے اور رسول اللہ صلعم اون کی نسل مین پیدا ہوئے ہین بارہ ہین۔ دو (نہین تین) تو قریش مین سے ہین اور ایک بنی یخلد بن النضر سے اور تین سلیم سے اور دو عدویون مین سے اور ایک ہذلیہ اور ایک قضاعیہ اور ایک اسدیہ ہے۔ قریشیون مین سے اون کی مان بی بی آمنہ بنت وہب برہ بنت عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار کی بیٹی تہین۔ اور برہ کی مان ام حبیب بنت اسد بن عبد العزی ہے۔ اور اسد کی مان ریطہ بنت کعب بن سعد بن تیم تہی۔ اور کعب کی مان اسیمہ بنت عامر الخزاعیہ تہی اور امیمہ کی مان عاتکہ بنت ہلال بن اہیب بن ضبتہ بن الحارث بن فہر تہی۔ اور ہلال کی مان ہند بنت ہلال بن عامر بن صعصعہ تہی۔ اور اہیب بن ضبتہ کی مان عاتکہ بنت غالب بن فہر تہی۔ اور اس عاتکہ کی مان کا نام بہی عاتکہ بنت یخلد بن النضر بن کنانہ تہا۔ اور سلمیات مین سے ہاشم بن عبد مناف کی مان عاتکہ بنت مرۃ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن بہثہ بن سلیم بن منصور تہی۔ اور نیز عبد مناف کی مان بہی عاتکہ بنت ہلال بن فالج تہی۔ اور تیسرے آنحضرت کے نانا وہب کی مان ہے جس کا نام عاتکہ بنت الاوقص بن مرہ بن ہلال تہا۔ یہ بیان جو بعض علمانے تحریر کیا ہے۔ اور عبد مناف کی مان کا نام عاتکہ بنت مرہ بتایا ہے محض غلط ہے عبد مناف کی مان کا نام حبی بنت حلیل الخزاعیہ تہا۔ لیکن دوسرے لوگون نے

بیان کیا ہے کہ ہاشم کی ماں عاتکہ بنت مرہ تھی - اور مرۃ بن ہلال کی ماں عاتکہ بنت
جابر بن قنفذ بن مالک بن عوف بن امری القیس بن بہثہ بن سلیم تھے اور ہلال بن فالج
کی ماں عاتکہ بنت عصیۃ بن خفاف بن امری القیس تھی -

اور دونوں عدویوں میں سے آپ کے والد ماجد عبد اللہ کی جہت سے جو عاتکہ تھیں
وہ یہ ہیں - عبد اللہ کی ماں فاطمہ بنت عمرو تھی - اور فاطمہ کی ماں تخمر بنت عبد قصی تھی
اور تخمر کی ماں ہند بنت عبد اللہ بن وایلہ بن الظرب تھی - اور ہند کی ماں زینب بنت
مالک بن ناصرہ بن کعب الفہمیہ تھی - اور زینب کی ماں عاتکہ بنت عامر بن الظرب
بن عمرو بن عباد بن بکر بن الحارث تھی - اس حارث کا نام عدوان بن عمرو بن قیس
عیلان تھا - اور دوسرا مالک ابن النضر کی ماں عاتکہ تھی - جس کا لقب عکرشہ
اور نیز حصان بنت عدوان تھا -

اب ازدیہ عاتکہ بیان کیجئے - نضر بن کنانہ کی ماں بنت امرہ بن اُد تمیم کی بہن تھی - اور نضر کی
نانی ماریہ تھی - جو بنی ضبیعۃ بن ربیعۃ بن نزار سے تھی - اور ماریہ کی ماں کا نام عاتکہ
بنت الازد بن الغوث تھا - اور یہی ازدیہ عاتکہ غالب بن فہر سے اوپر ایک مرتبہ اور
بھی نسب میں آتی ہے - اس طرح سے کہ غالب کی ماں لیلی بنت الحرث بن تمیم
بن سعد بن ہذیل تھی - اور لیلی کی ماں سلمی بنت طابخہ بن الیاس بن مضر تھی - اور سلمی کی
ماں بھی عاتکہ بنت الازد تھی - اب ہذلیہ عاتکہ کا حال سنیے عاتکہ بنت سعد بن ہسیل
عبد اللہ بن رزاح کی ماں تھی - یہ عبد اللہ عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم کا نانا تھا - اور
عمرو رسول اللہ صلعم کی دادی کا باپ تھا -

قضاعیہ عاتکہ کا بیان یہ ہے کہ کعب بن لوی کی ماں ماریہ بنت القین بن جسر بن شیع اللہ

بن اسد بن وبرہ تہین - اور ماریہ کی مان کا نام وحشیہ بنت ربیعہ بن حرام بن ضنة العذریہ تہا
اور وحشیہ کی مان عاتکہ بنت رشدان بن قیس بن جہینہ تھی اب ایک اسدیہ بہی سو
اوس کا حال بہی سنئیے - کلاب بن مرہ کی ماں کا نام ہند بنت سریر بن ثعلبہ بن الحارث
بن فہر بن مالک تہا - اور ہند کی مان کا نام عاتکہ بنت دودان بن اسد بن خزیمہ تہا -

اب ہم پہر نبی صلعم کے ذکر کی طرف رجوع کرتے ہین

۳۴ - رسول اللہ صلعم کا ابوطالب کے ساتھ شام کو جانا اور بحیرا راہب کا قصہ -

واقعہ فیل کے آٹھ سال کے بعد عبد المطلب کا انتقال ہوا - اونہون نے ابوطالب کو وصیت
کی تہی کہ رسول اللہ صلعم کی پرورش کرین چنانچہ ابوطالب آنحضرت کے دادا کے بعد
آپ کی نگرانی کرتے رہے - پہر ابوطالب نے شام کے جانے کا ارادہ کیا - جب وہ
اوس طرف کو جانے لگے تو رسول اللہ صلعم اون کے ساتھ چلنے کے واسطے کہنے
لگے - اون کا بہیجے کی باتین سنکر دل نرم ہو گیا - اور اپنے ساتھ اونہین لے لیا -
اس وقت رسول اللہ صلعم کی عمر صرف نو برس کی تہی جب قافلہ بُصریٰ علاقہ شام مین پہونچا
تو وہان اونہون نے قیام کیا - وہان ایک راہب بحیرا نام ایک دیر مین رہتا تھا
اور نصرانی مذہب کے علوم کا عالم تھا - اس دیر مین ہمیشہ ایک راہب رہا کرتا تہا جو
ان کے مذہب کے علوم حاصل کیا کرتا اور اون کی کتابون کا وارث ہوا کرتا تہا جو اوس
دیر مین رہتی تہین -
جب بحیرا نے آپکو دیکہا تو اون کے واسطے کہانا تیار کرایا - اس کی وجہ یہ تہی کہ اوس
نے رسول اللہ صلعم کے سر پر ایک ابر کا ٹکڑا سایہ کئے ہوئے دیکہا تہا - جو اور کسی پر

نہ تہا - پہر جب یہ لوگ جاکر ایک درخت کے سایہ مین بیٹھے جو وہان سے قریب تہا - بحیرا نے اوس درخت کو دیکھا کہ اوس کی ڈالیان جہک گیئن - اور حضرت پر اون کا سایہ ہو گیا - اس واسطے وہ دیر سے نکل کر اون کی طرف آیا اور انہین اپنے پاس بلایا جب بحیرا نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا تو اون پر خوب غور سے نظر کی - اور اون کے بدن کی چیزون کو بڑی توجہ سے دیکھنے لگا - جس مین وہ نبی کے صفات پاتا تہا - جب وہ لوگ کہانا کہا چکے اور اپنی اپنی جگہہ پر متفرق ہو گیے - تو اوس نے نبی صلعم سے اون کے حالات پوچہے کہ بیداری اور خواب مین اون پر کیا کیفیت گذرا کرتی ہے - جب آنحضرت نے اپنا حال بیان کیا - تو اوس نے اون صفات کے مطابق پایا جو ایک نبی موعود کی اوس نے کتابون مین لکہی ہوئی دیکہی تہین - پہر اوس نے آنحضرت کی شانون کے درمیان مہر نبوت کو دیکہا - بعد ازان آپ کے چچا ابو طالب سے پوچہا کہ یہ لڑکا آپ کا کون ہے - انہون نے کہا کہ میرا بیٹا ہے بحیرا نے کہا کہ اس لڑکے کا باپ تو اس وقت زندہ نہین ہونا چاہیے - ابو طالب نے کہا یہ میرے بہائی کا بیٹا ہے - اس کا باپ اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی مر گیا ہے - بحیرا نے کہا آپ سچ کہتے ہین چاہیے کہ آپ اپنے شہر کو لوٹ جایئن اور یہودیون سے خوف کرین - وہ اس لڑکے کے بہت دشمن ہین - اگر اونہون نے دیکہہ لیا - اور پہچان لیا جس طرح سے کہ مین نے اوسے پہچان لیا ہے - تو وہ اس کے ساتہہ بغیر کچہہ بدی کئے باز نہ رہین گے - کیونکہ یہ لڑکا ایک عظیم الشان شخص ہوگا اسو اسطے ابو طالب وہان سے اونہین لیکر مکہ چلے آئے -

یہ بہی لوگ کہتے ہین کہ جس وقت وہ ابو طالب سے اونہین مکہ کو لوٹا لیجانے کیلئے

کہہ رہا اور رومیون سے ڈرا رہا تہا۔ کہ اسی مین ساٹت رومی آ گئے۔ بحیرا نے اون سے پوچہا کہ تم کیون آئے ہو۔ کہا ہم اس لیے آئے ہین کہ یہ نبی اسی مہینے مین ادہر ہو کر نکلے گا۔ اس واسطے جتنے راستے ہین سب طرف لوگ بہیجدے گیے ہین۔ اور ہم اس تیرے راستے کی طرف بہیجے گئے ہین۔ بحیرا نے اون سے کہا کیا تم جانتے ہو جس بات کا خدا ارادہ کرے۔ اوسے کوئی آدمی روک سکتا ہے۔ اونہون نے کہا نہین۔ پہر اونہون نے بحیرا کا اتباع کیا۔ اور اوسی کے پاس ٹہیر گیے۔

۴۴۔ رسول اللہ صلعم کا جاہلیت کی کامون سے بچنا رسول اللہ صلعم فرماتے ہین کہ مین نے اون کامون کا ارادہ جنہین اہل جاہلیت کیا کرتے تہے دو مرتبہ سے زیادہ کبہی نہین کیا اور اس مین بہی اللہ تعالی میری اور ان باتون کے درمیان حایل ہو گیا۔ یعنی خدا نے مجہے اون کے کرنے سے بچا لیا پہر مین نے کبہی کوئی کام ایسا نہین کیا۔ یہان تک کہ اللہ تعالی نے مجہے رسالت سے اکرام عطا فرمایا۔

مین نے ایک مرتبہ اوس غلام سے جو میرے ساتہہ مکہ کے اوپر کی طرف بکریان چرایا کرتا تہا کہا کہ اگر تو میری بکریون کی حفاظت کرے تو مین مکہ ہو آؤن۔ اور وہان جیسے جوان رات بسر کرتے ہین جا کر بسر کرون۔ اوس نے کہا جا۔ مین وہان سے نکلا۔ اور مکہ مین بستی کے کنارہ پہونچا۔ وہان مین نے گانے کی آواز سنی۔ مین نے پوچہا یہ کیا ہے۔ کسی نے کہا یہ فلان شخص سے فلان بی بی کا بیاہ ہے۔ مین اوس گانے کے سننے کے واسطے بیٹہہ گیا۔ لیکن اللہ تعالی نے میرے کان بند کر دیئے اور مین سو گیا اور ایسا سویا کہ جب دہوپ کی گرمی ہوئی تو میری آنکہہ کہلی۔ پہر مین اپنے ساتہی کے پاس لوٹ گیا اور اوسکے پوچہنے پر اپنا سارا حال اوسے سنایا۔ پہر ایک اور رات کو مین نے

ایساہی کیا اور مکہ مین آیا - اور میرے اوپر وہ حالت گذری جو پہلے گذری تھی - پہر مین نے کبھی کسی برائی کا ارادہ نہ کیا -

نبی صلعم کا نکاح بی بی خدیجہ سے

۴۵ - رسول اللہ کا بی بی خدیجہ کا مال لیکر تجارت کے لیے شام کو جانا -

رسول اللہ صلعم نے بی بی خدیجہ بنت خویلد سے نکاح کیا تہا - اوس وقت آپ کی عمر پچیس سال کی اور بی بی خدیجہ کی عمر چالیس سال کی تہی - اوس نکاح کا سبب اس طرح سے ہوا تہا کہ خدیجہ بنت خویلد بن سعد بن عبد العزی بن قصی ایک تاجرہ عورت اور بڑی شریف اور صاحب مال تھین - مردون کو اپنے مال کی تجارت مین شریک کرتین اور اون کے واسطے نفع کا ایک حصہ مقرر کر دیتی تھین قریش سوداگر لوگ تہے

جب بی بی خدیجہ کو یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم بات کے سچے اور امانت کے پکے اور اخلاق کے کریم ہین - تو اونہون نے آپکو بلایا کہ تجارت کے واسطے اون کا مال لیکر شام کو جائین - اور یہ ٹہیرا کہ جو کچہہ وہ اورون کو دیا کرتی ہین اوس سے زیادہ آپ کو دینگی - اور اپنے ساتہہ بی بی خدیجہ کے غلام میسرہ کو لیجائین - حضرت نے اسے منظور کیا - اور میسرہ آپ کے ساتہہ شام کو گیا وہان رسول اللہ صلعم ایک درخت کے نیچے کسی راہب کے دیر کے قریب اوترے راہب نے دیر سے اپنا سر میسرہ کی طرف نکالا - اور پوچہا کہ یہ کون ہے - میسرہ نے کہا کہ یہ قریش کا ایک شخص ہے راہب نے کہا اس درخت کے نیچے تو اس وقت ایک نبی معلوم ہوتا ہے -

پہر رسول اللہ صلعم نے جو کچہہ خرید فروخت کرنا تہا اوس سے فارغ ہو گئے اور اپنے وطن کو لوٹ کر چلدئے۔ میسرا راستے مین دیکہتا تہا کہ جب دہوپ کا وقت ہوتا تو دو فرشتے حضرت پر سایہ کئے ہوتے اور حضرت اونٹ پر سوار ہوتے تہے۔ جب مکہ کو واپس آئے تو معلوم ہوا کہ خدیجہ کو بہت بڑا نفع ہوا ہے۔ اور میسرا نے راہب کا قول بہی بیان کیا اور جو فرشتون کو سایہ کئے دیکہا تہا وہ بہی بی بی خدیجہ سے کہا۔

۴۶۔ رسول اللہ صلعم کا بی بی خدیجہ سے نکاح اور آپ کی اولاد اور خدیجہ کا مکان اور نفیسہ

بی بی خدیجہ بڑی عاقل اور صاحب حزم اور شریف بی بی تہین۔ اور خدا کو یہ منظور تہا کہ اونہین کرامت عطا کرے۔ اونہون نے حضرت رسول اللہ صلعم کے پاس آدمی بہیجا۔ اور اپنے ساتہہ نکاح کرنے کا پیغام دیا۔ بی بی خدیجہ قریش مین نسب کے لحاظ سے بڑی شریف اور مال کی طرف سے بڑی مالدار تہین۔ اور تمام لوگ اونکی قوم کے چاہتے تہے کہ اون سے اگر ممکن ہو تو نکاح کرلین۔ جب بی بی خدیجہ نے رسول اللہ صلعم کے پاس یہ پیغام بہیجا۔ تو آپ نے اپنے اعمام سے کہا۔ اور اپنے چچا حمزہ اور ابو طالب وغیرہ کو لیکر خویلد بن اسد کے گہر تشریف لے گئے اور وہان جاکر بی بی خدیجہ سے نکاح کیا۔

رسول اللہ صلعم کے تمام اولاد ابراہیم کے سوا بی بی خدیجہ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی ہے۔ زینب[۱]۔ رقیہ[۲]۔ کلثوم[۳]۔ فاطمہ[۴]۔ قاسم[۵] جن کے نام پر آپکی کنیت تہی اور عبداللہ[۶] طاہر[۷] طیب[۸] سب بی بی خدیجہ کے بچے تہے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ عبداللہ اور طاہر اور طیب اسلام کے زمانہ مین پیدا ہوئے تہے۔ لیکن درحقیقت

قاسم اور طاہر اور طیب جاہلیت کے ہی زمانہ مین مر گئے تھے۔ آپ کی سب بیٹیون نے اسلام کا زمانہ دیکھا۔ اور اسلام لائین اور آپ کے ساتھ ہجرت کی۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ بی بی خدیجہ کا نکاح اون کے چچا عمرو بن اسد نے کیا تھا۔ اور اون کا باپ اون کی تجارت کرنے کے قبل ہی مر گیا تھا۔ واقدی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ یہی صحیح ہے۔ کیونکہ اونکا باپ فجار سے پہلے ہی مر چکا تھا بی بی خدیجہ کا مکان اس بیاہ کے زمانہ مین وہی تھا جو آجکل اون کے نام سے مشہور ہے بیان کرتے ہین کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اوسے مول لیکر وہان نماز پڑھنے کے لیے مسجد بنا دی ہے۔

اور بی بی خدیجہ اور نبی صلعم کے درمیان جو عورت کہ پیغام لاتی اور لیجاتی تھی اوسکا نام نفیسہ بنت منبہ تھا۔ اور یعلی ابن منبہ کی بہن تھی۔ وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی۔ اور رسول اللہ صلعم اوس کے ساتھہ بڑی نیکی کے ساتھہ پیش آئے۔ اور اوس کا اکرام کیا۔

حلف الفضول

۷۴۔ حلف الفضول اور قریش کا اوسکی تجدید کرنا اور رسول اللہ صلعم کا خیال اوسکی نسبت

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ جرہم اور قطورا کے کچھہ لوگ تھے۔ جن کے نام فضیل ابن الحارث الجرہمی اور فضیل ابن وداعہ القطوری اور مفضل بن فضالہ الجرہمی تھے یہ لوگ اکٹھے ہوئے اور حلف کیا۔ کہ مکہ مین کسی ظالم کو نہ رہنے دین۔ اور کہا کہ اسکی سوا اور کوئی بات نہ ہونا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالی نے اوسے بڑا مرتبہ دیا ہے چنانچہ

اسی باب مین عمرو بن عوف الجرہمی کہتا ہے۔

ان الفضول تحالفوا وتعاقدوا		ان لا یقر ببطن مکۃ ظالم
فضول نام کے لوگون نے حلف اور قول قسم کیا	—	کہ بطن مکہ مین کوئی ظالم رہنے نہ پائے
امر علیہ تعاھدوا وتواثقوا		فالجار والمعتر فیہم سالم

یہ بات بری ہے جس پر اونھون نے عہد و پیمان اور حلف کیا ہے اب اون لوگون کے درمیان پناہ گیرندہ اور بیچارہ مسکین سلامت رہینگے

پھر یہ بات پورانی ہوگیی۔ اور قریش مین صرف اس کا ذکر ہی ذکر باقی رہ گیا۔ مگر قبایل قریش نے اس حلف کے واسطے لوگون کو پھر رجوع کیا۔ اور عبد اللہ بن جدعان کے مکان مین جو عمر اور شرف کے لحاظ سے اون مین بڑا گنا جاتا تہا اونھون نے ملکر حلف کیا۔ ان حلف کرنے والون مین بنی ہاشم بنی المطلب بنی اسد بن عبد العزی زہرہ بن کلاب تیم بن مرہ تہے اونھون نے اس بات پر عہد و پیمان اور قول و قسم کیا۔ کہ مکہ مین جس کسی کو مظلوم پائین خواہ وہ وہان کے رہنے والون مین سے ہو یا نہ ہو ہر کسی کی مدد کے واسطے کہڑے ہونگے اور جس کسی نے اوسپر ظلم کیا ہے اوس سے اوسکا انصاف ولا دین گے۔ قریش نے اوس حلف کا نام حلف الفضول ہی رکہا۔ رسول اللہ صلعم اس حلف کے وقت موجود تہے اور رسالت کے بعد فرمایا کرتے تہے مین اس حلف کے وقت اپنے چچون کے ساتہہ عبد اللہ بن جدعان کے مکان مین موجود تہا اگر اس حلف کے واسطے کوئی مجہے اب اسلام کے زمانے مین بہی طلب کرے تو مین اوس کے لیے موجود ہون اور ضرور تعمیل کرون گا۔

۴۸۔ حضرت حسین اور ولید کا جھگڑا اور حلف الفضول سے ولید کا ڈرنا۔	محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی کی روایت کے بموجب ابن اسحاق کہتا ہے حسین

بن علی بن ابی طالب اور ولید بن عتبہ بن ابو سفیان کے درمیان کسی چیز کی تقسیم کی نسبت کچھ جھگڑا ہوا ولید اوس وقت حضرت معاویہ اپنے چچا کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا۔ اس نزاع میں ولید نے حکومت کا زور جتایا۔ حضرت حسین نے قسم کھا کر اوس سے کہا کہ تو میرے ساتھ انصاف سے کام کر۔ نہ میں اپنی تلوار نکالونگا۔ اور رسول اللہ صلعم کی مسجد میں کھڑا ہونگا۔ اور حلف الفضول کو یاد دلا کر لوگون کو بلاؤنگا عبد اللہ بن الزبیر وہان موجود تھے۔ انہون نے کہا کہ اگر حسین حلف فضول کے واسطے بلائینگے۔ تو مین اوسمین شریک ہونے کو موجود ہون۔ اور اجبیر انصاف بے مرے یا مارے اوس سے نہ ہٹونگا۔ اور جب یہی بات حضرت حسین کے مسور بن مخرمہ الزہری نے سنی تو اوس نے بھی ایسا ہی کہا۔ اور جب عبد الرحمن بن عثمان بن عبد اللہ التیمی نے سنا تو اوس نے بھی یہی کہا۔ جب یہ باتین ولید نے سنین تو اوس نے حضرت حسین کے ساتھ منصفانہ سلوک کیا۔ اور اونہین راضی کر لیا۔

قریش کا کعبہ کو گرانا اور پھر بنانا

۴۹ - جرہم مین بیت کی ولایت اور خزاعہ کا اون سے چھین لینا اور غزالون کا قصہ۔

رسول اللہ صلعم کے ۳۵ سنہ ولادت مین قریش نے کعبہ کو گرایا تھا اور اوس کے گرانے کی یہ وجہ تھی کہ اس وقت تک وہ فقط ایک سنگین دیوار قدِ آدم بلند تھی اونہون نے چاہا اوسے اونچا بھی کرین اور اوسے چھت سے بھی پاٹ دین۔ کیونکہ قریش وغیرہ کے بعض آدمی بیت کا کچھ مال چرا لے گئے تھے۔ جسمین سونے کی دو غزالین بھی تھین اور وہ کعبہ کے اندر ایک کنوے مین رکھی تہین۔ ان کعبہ کے غزالون کا قصہ اس طرح

ہے کہ جب اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم اور اسماعیل کو کعبہ کے بنانے کا حکم دیا۔ تو اونھون نے کعبہ بنایا۔ جس کا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔ اور حضرت اسماعیل مکہ مین رہے اور اپنے ایام حیات مین بیت کے وہی والی رہے۔ اور اون کے بعد اون کا بیٹا نبت والی ہوا۔ جب نبت مر گیا۔ تو چونکہ اون کی اولاد بھی بکثرت نہین ہوئی تھی جرہم نے بیت کی ولایت اون سے چھین لی۔ ان مین سب سے اول بیت کا والی مضاض ہوا۔ پھر اوس کے بعد اوسکی اولاد مین ولایت چلی آئی اور جرہم فساد کرنے لگے اور بیت کی حرمت چھوڑ دی۔ جو مکہ مین آتا اوس پر ظلم کرتے یہانتک کہ کہتے ہین اساف اور نایلہ عورت نے بیت مین زنا کیا۔ جس سے اون کی صورت مسخ ہوگئی اور وہ پتھر کے بنگئے۔

خزاعہ اوس وقت سے کہ جب سے عمرو بن عامر کی اولاد مین سے جاکر ملکون مین پھیلی تھی تہامہ مین رہا کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالی نے جرہم پر نکسیر کی بیماری بھیجی جس نے اونھین فنا کر دیا۔ پھر خزاعہ جمع ہوئے کہ جو جرہم باقی رہ گئے ہین اونھین مکہ سے نکالدین۔ خزاعہ کا رئیس عمرو بن ربیعہ بن حارث تھا خزاعہ اور جرہم سے لڑائی ہوئی جب عامر بن حارث الجرہمی نے دیکھا کہ اب شکست مین کچھ شک باقی نہین رہا ہے۔ تو اوس نے کعبہ کی دونو غزالین اور حجر اسود نکالا کہ توبہ کرے۔ اور یہ کہنے لگا۔

والناس طرفٌ وهم تلادُكا	لاهُمَّ اِنَّ جُرهُمْ عبادُكا

اسے اللہ جرہم تیرے بندہ ہین اور اور لوگ تو نئے نئے تیرے ہوئے ہین مگر وہ تیری پورانی ملک ہین۔

وهم قديمًا عمروا ابلادكا

اور قدیم سے تیرے بلاد مین رہتے بستے آئے ہین

مگر اوس کی توبہ قبول نہین ہوئی اس لیے اوس نے غزالون کو چاہ زمزم مین دفن کردیا اور کنوے کو پاٹ دیا اور باقی جرہم کے آدمیون کو لیکر سرزمین جہینہ کی طرف نکل گیا۔ وہان ایک سیلاب آیا اور اونہین سب کو ملک فنا مین لے گیا۔ چنانچہ عمرو بن الحارث کہتا ہے ؎

كَاَن لم يكن بين الحجون الى الصفا	اَنيس ولم يسمر بمكة سامر

اس اُجڑی دیار کی یہ کیفیت ہوگئی ہے کہ حجون سے لیکر صفا مقام تک گویا کوئی انیس ہی نہین اور مکہ مین رات مین کوئی باتین کرنے والا نظر بھی نہین آتا ہے۔

بلى نحن كنّا اهلها فابادنا	صروف الليالى والجدود العواثر

ہان ہان ہم تو اوسی جگہہ کے باشندے تھے۔ مگر لیل و نہار کی گردشون اور قسمت کی ٹھوکرون نے ہمین اوجاڑ دیا

پھر جرہم کے بعد بیت کا والی عمرو بن ربیعہ ہوا۔ اور بعض کہتے ہین کہ عمرو بن الحارث الغسانی والی ہوا تھا۔ اور پھر اوس کے بعد خزاعہ ہوئے۔ صرف تین باتین قبایل مضر مین چلی آتی تھین۔ اول اجازت حج کے لیے عرفہ سے یہ اجازت غوث بن مر بن اد کی اختیار مین تھی۔ اسی غوث کا نام صوفہ ہے۔ دوسرا افاضہ جمع سے منیٰ تک یہ خدمت بنی زید بن عدوان مین تھی ان مین آخری شخص ابو سیارہ عمیلہ بن الاعزل بن خالد ہوا ہے۔ تیسری ماہاے حرام کے نسی تھے۔ یہ خدمت مُتقلّس کے اختیار مین تھی۔ جس کا نام حذیفہ بن فقیم بن کنانہ تھا۔ پھر اوس کے بعد اوس کی اولاد مین چلی آئی۔ پھر یہ خدمت ابو ثمامہ کو ملی۔ جس کا نام جنادہ بن عوف بن قلع بن حذیفہ تھا۔ اوس کے بعد اسلام شایع ہوا اور ماہاے حرام اپنے اصلی زمانہ پر آگیے اوس وقت اللہ تعالیٰ نے نسی کو باطل کردیا۔

پہر خزاعہ کے بعد بیت کے والی قریش ہوئے جس کا ذکر قصی ابن کلاب کے ذکر مین ہم نے بیان کردیا ہے پہر عبدالمطلب نے چاہ زمزم کو کہودا - اور جیسا کہ اوپر ذکر ہوا وہان سے دو غزالین نکالین -

غرض وہ شخص کہ جس کے پاس سے چوری کی غزالین برآمد ہوئین اوس کا نام دویک تہا جو سلیح دیا ملیح ابن خزاعہ کا مولی تہا - قریش نے اوس کا ہاتہہ کاٹ ڈالا - اور وہ لوگ کہ جن پر اس وقت چوری کی تہمت لگائی گئی تہی عامر بن حارث بن نوفل اور ابو ہارب بن عزیز اور ابولہب بن عبدالمطلب تہے -

۵۰ - کعبہ کی چہت کی لکڑیان اور کعبہ کا ایک نشان سمندر مین کسی رومی تاجر کا ایک جہاز جدہ کے پاس آکر ٹوٹ گیا - قریش وہان سے اوسکی لکڑیان اوٹہالائے اور کعبہ کی چہت اونسے تیار کی - اور اور بہی اوسکی لکڑیان کعبہ کے کام مین آئین - کعبہ کے اوس کنوے مین سے جسمین ہر روز قربانیان ڈالی جایا کرتی تہین ایک سانپ نکلا کرتا اور کعبہ کی دیوار پر چڑہا کرتا تہا - اور جب کوئی اوسکی پاس جاتا تو ہش کرکے اور منہ کہولکر اوس پر دوڑتا تہا - اس سے لوگ اوس سے ڈر گئے تہے - اتفاقاً ایک روز وہ کعبہ کی دیوار پر تہا کہ ایک پرندہ جہپٹا مار کر اوسے اوڑا لے گیا - قریش نے یہ دیکہکر کہا اب ہم کو امید ہوئی کہ جو کام ہم کرتے ہین خدا اوس سے راضی ہوگا - یہ اوس زمانہ کا ذکر ہے کہ جب رسول اللہ صلعم پینتیس برس کے ہوگئے تہے - اور فجار کو پندرہ برس گذر گئے تہے -

۵۱ - قریش کا کعبہ کو گرانا اور اوسکے گرانے سے خوف - پہر جب قریش نے چاہا کہ کعبہ کو گرادین - تو ابو وہب بن عمرو بن عایذ بن عمران بن مخزوم کہڑا ہوا - اور کعبہ کا ایک پتہر اوٹہایا - وہ پتہر اوسکے ہاتہہ سے نکل گیا - اور جہان تہا وہین جا پڑا - اس پر اوس نے

کہا یا معشر قریش اِسکے بنانے مین جو شخص داخل ہونا چاہیئے کہ وہ پاک صاف ہو۔ اور جو چیز اسمین لگائی جائے وہ رنڈی کی خرچی اور زنا کی کمائی نہ ہو۔ اور ظلم زیادتی سے وصول نہ کی گئی ہو۔ بعض کہتے ہین کہ یہ بات ولید بن المغیرہ نے کہی تہے پہر لوگ اوسکے گرانے سے ڈر گیے۔ ولید بن المغیرہ نے کہا مین سب سے پہلے اوسکا گرانا شروع کرتا ہون۔ پہر اوس نے کدال لیا اور جاکر کعبہ کو گرایا۔ قریش رات کو اس انتظاری مین رہے کہ دیکہئے اوس پر کیا آفت آتی ہے۔ اور کہنے لگے کہ اوسپر اگر کوئی مصیبت آئے تو ہم اوسے ہرگز نہین گرائین گے۔ لیکن صبح کو ولید صحیح وسلامت نکلا۔ اور پہر جاکر اپنے گرانے کے کام مین مصروف ہوا۔ اب تو اور لوگ بہی اوس کے شریک ہو گیے اور رفتہ رفتہ اوسے جڑ تک گرا دیا۔

پہر لوگون نے کچہہ سبز پتہر جڑ مین دیکہے۔ جو آپس مین ایک دوسرے سے ملے ہوئے تہے۔ قریش کے ایک شخص نے اون مین کدالی گہسیڑی کہ اونہین الگ الگ کرے۔ لیکن جب وہ پتہر ہلا تو سارا مکہ ہل گیا۔

۵۲۔ قریش کا کعبہ کو بنانا اور حجر اسود کے رکہنے پر جہگڑا اور آنحضرت کا فیصلہ کرانا۔

پہر اونہون نے کعبہ کے بنانے کے واسطے پتہر جمع کیے۔ اور اوس کی دیوارین بنائین اور بناتے بناتے رکن تک پہونچے۔ اوس وقت ہر ایک قبیلہ نے یہ چاہا کہ رکن کو اوٹہا کر اپنی جگہہ پر رکہین۔ اور جب آپس مین فیصلہ نہ ہوا تو اونہون نے جدا جدا حلف کیا اور لڑنے کی ایک دوسرے کو دہمکیان دینے لگے۔ اور بنی عبد الدار نے ایک بڑا پیالہ خون سے بہرا اور اونہون نے اوس خون مین ہاتہہ ڈبو ڈبو کر حلف کیا۔ کہ جب تک مر نہ جائینگے اوس وقت تک ہم اس بات پر جمے رہین گے۔ اس

مین بنی عدی بہی اون کے شریک تھے۔ اور خون مین ہاتہہ ڈبونے کے سبب سے اون کا لقب لعقۃ الدم (خون کے چاٹنے والے) ہوگیا۔ غرض چار روز تک اون مین یہی ہنگامہ گرم رہا اوسکے بعد اونہون نے مشورہ کیا۔ ابو امیہ بن المغیرہ نے جو قریش مین اوس وقت بڑی عمر کا آدمی تہا اون سے کہا کہ کسی شخص کو تم اپنا حکم بناؤ۔ کہ وہ تمہارے اس جہگڑے کا فیصلہ کردے۔ اور حکم اوس شخص کو کرو جو مسجد کے دروازہ سے سب سے پہلے صبح کے وقت اندر داخل ہو۔

اوس روز رسول اللہ صلعم سب سے اول مسجد مین داخل ہوئے۔ جب اونہون نے آپ کو دیکہا تو سب خوش ہوکر بولے کہ یہ شخص امین ہے۔ ہم اس کے فیصلہ پر راضی ہین اور آپ سے اپنا سارا قصہ بیان کیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ایک چادر لاؤ۔ جب وہ چادر آگئی تو آپ نے حجر اسود کو لیا اور اوس چادر مین رکہا۔ اور فرمایا کہ ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک آدمی اوس کا کونا پکڑے۔ پہر سبنے ملکر اوٹہایا اور جب اوس کے موقع تک پہونچ گئے تو آپ نے دست مبارک سے اوٹہاکر اپنی جگہہ پر رکہدیا۔ اور پہر عمارت پوری کردی گئی۔

وہ وقت جب کہ رسول اللہ صلعم رسول ہوئے

۵۳۔ نبی صلعم کے بعثت کا زمانہ اور زید بن عمرو اور حزین مطعم کی پیشین گوئیان۔

جس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلعم کو مبعوث فرمایا ہے اوس وقت کسریٰ پرویز بن ہرمز نوشیروان کی حکومت کے آغاز کو ۲۰ بیس برس ہوئے تھے۔ اور حیرہ مین فارس کی طرف سے عربون پر ایاس بن قبیصۃ الطائی عامل تہا۔

ابن عباس سے حمزہ اور عکرمہ نے روایت کی ہے۔ اور نیز انس بن مالک اور عروۃ بن الزبیر نے بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلعم مبعوث ہوئے اور آپ پر وحی نازل ہوئی۔ تو اوس وقت آپ کی عمر چالیس سال کی تھی۔ اور نیز عکرمہ کی ہی ایک اور روایت ابن عباس سے ہے۔ اور سعید بن المسیب نے بیان کیا ہے۔ کہ جب رسول اللہ پر وحی نازل ہوئی تو اوس وقت آپ کی عمر تینتالیس سال کی تھی۔ لیکن اس بات مین سب متفق ہین کہ آنحضرت پر وحی بروز دوشنبہ نازل ہوئی تھی البتہ اس مین اختلاف ہے کہ وہ کونسا دوشنبہ تھا ابو قلابۃ الجرمی کہتا ہے۔ کہ نبی صلعم پر فرقان ۱۸ رمضان کو نازل ہوا تھا۔ اور اور لوگون نے بیان کیا ہے کہ ۱۹ رمضان کو نازل ہوا تھا۔

اور قبل اسکے جبرئیل آنحضرت پر ظاہر ہون حضرت اون آثار کو دیکھا کرتے تھے۔ جو اوس شخص پر گذرا کرتے ہین۔ جسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کرامت عطا فرمایا کرتا ہے۔ انہین مین سے وہ بات ہے جو ہم نے اوپر بیان کی کہ دو فرشتون نے آکر آنحضرت کا بطن مبارک چاک کیا اور میل کچیل جو اون کے دل مین تھا اوسے نکال ڈالا۔ اور نیز اوسی آثار مین سے ایک یہ بات بھی تھی کہ جب آنحضرت کسی درخت یا پتھر پر ہو کر گذرتے تو وہ آپ کو سلام کیا کرتے تھے۔ اور آپ اپنے چپ در است دیکھتے تھے لیکن وہان کوئی نظر نہ آتا تھا۔ اور نیز لوگون مین یہ مشہور تھا کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ اور ہر قوم کے عالم اپنے لوگون سے اس کا ذکر کرتے تھے۔

عامر بن ربیعہ بیان کرتا ہے کہ اوس نے زید بن عمرو بن نفیل کو کہتے ہوئے سنا تھا

ہم اولاد اسماعیل اور بنی عبدالمطلب مین سے ایک نبی کے منتظر ہین - مجھے امید نہین کہ مین اوس کے زمانہ تک زندہ رہون - مین اوس پر ایمان لاتا اور اوس کی تصدیق کرتا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ وہ نبی ہے - اگر تو اوس وقت تک زندہ رہے اور اوس سے ملے تو اوسے تو میرا سلام کہدینا - اور مین تجھے اوسکے صفات بہی بتاے دیتا ہون کہ اوس کا حال تجھ سے چھپا نہ رہے - مین نے کہا بتا - تو اوس نے کہا وہ نبی قد مین نہ تو لنبا اور نہ ٹھنگنا ہوگا - اور نہ اوس کے بدن پر بہت بال یا بہت تہوڑے بال ہونگے - اور نہ اوسکی آنکہون سے سرخی کبہی جاے گی اوس کے شانون کے درمیان مہر نبوت ہوگی - اور اوس کا نام احمد ہوگا - یہی شہر ہی جہان وہ پیدا اور مبعوث ہوگا - پہر اوس کے لوگ اوس کے برخلاف اوٹہینگے - اور اوس کی رسالت کو برا سمجہینگے - اور اوسے یثرب کو ہجرت کرنا پڑیگی - وہان اوس کا بول بالا ہوجائیگا - اوس وقت تجھکو چاہیے - کہ تو دہوکے مین نہ رہے - مین نے دنیا کے تمام ملک دیکھے ہین - جہان مین نے دین ابراہیم کو جاکر تلاشش کیا اور یہود اور نصاری اور مجوس سے اس باب مین پوچہا - تو اونہون نے یہی کہا کہ یہ دین تو وہین ہے جہان سے تو آیا ہے - اور اونہون نے اوس نبی کے یہی صفات بتائین - جو مین نے تجھ سے بیان کیے ہین اور یہ بہی کہا ہے کہ اوس کے سوا اب اور کوئی نبی دنیا مین نکلتا باقی نہین رہا ہے -

عامر کہتا ہے کہ جب مین مسلمان ہوا تو مین نے یہ زید کا قول آپ کو سنایا اور اوس کا سلام بہی آپ سے کہدیا - رسول اللہ صلعم نے سلام کا جواب دیا اور اوس پر رحمت بہیجی - اور فرمایا کہ مین نے اوسے جنت مین زمین پر دامن گھسیٹتا چلا جاتا دیکھا ہے

جبیر بن مطعم نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کی بعثت سے ایک مہینا پیشتر سوا نہ بت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہاں قربانیاں کی تھین کہ یکایک اوس صنم کے جوف مین سے ایک آواز آئی۔ یہ عجیب بات سنو۔ وحی کی روشنی چمکی اور ہم پر انگارے ٹوٹنے لگے۔ کیونکہ مکہ مین ایک نبی پیدا ہوا ہے جس کا نام احمد ہے۔ وہ ہجرت کر کے یثرب جائیگا۔ یہ سنکر ہم سب کے سب چپ اور حیرت مین رہ گئے۔ بعدازان نبی صلعم کا ظہور ہوا۔

آپ کے دلایل نبوت بہت کثرت سے ہین۔ اور علما نے اس باب مین بہت کتابین تصنیف کی ہین اون مین بڑی عجیب عجیب باتین درج ہین جن کے بیان کا یہ موقع نہین ہے۔

نبی صلعم پر وحی کی ابتدا

۵۴۔ ابتدائی وحی مین اقرأ باسم کا نازل ہوتا اور اوس سے حضرت پر رعب اور ورقہ کی بشارت۔

عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلعم پر ابتدا مین جو وحی آنا شروع ہوئی ہے تو رویائے صادقہ سے اوس کی ابتدا ہوئی پہر اونہین خواب ایسا دکھائی دیتا تہا جیسے صبح کے تڑکے مین کوئی چیز دکھائی دیتی ہو پہر آپ کو تنہائی مین رہنا مرغوب ہوگیا۔ وہ غار حرا مین جاتے اور کئی کئی رات متواتر وہان عبادت کیا کرتے تہے۔ اور پہر گہر آتے اور اتنی ہی مدت کے لیے وہان پر سامان کر کے چلے جاتے تہے۔ کہ اسے مین حق آپ پر ظاہر ہوگیا۔ اور جبرئیل آپ کے پاس آئے اور کہا اے محمد تو خدا کا رسول ہے رسول اللہ صلعم فرماتے ہین کہ اس پر مین دوزانو ہو بیٹھا۔ پہر جب

مین لوٹا تو میرے تمام بدن مین رعشہ سا ہو گیا - اور مین نے آ کر گھر مین کہا کہ مجھے کمل اوڑھاؤ
کمل اوڑھاؤ - پھر کچھ دیر کے بعد مجھ سے یہ خوف کی حالت جاتی رہی - پھر وہ ہی
آواز آئی - اور مجھ سے کہا اے محمد مین جبرئیل ہون اور تو خدا کا رسول ہے اور کہا پڑہ
مین نے کہا کیا پڑہون - حضرت فرماتے ہین کہ پھر اوس نے مجھے پکڑ لیا - اور تین
مرتبہ خوب ہلایا کہ مجھے اوس سے پسینا آ گیا - پھر کہا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (پڑہ اوس
اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا ہے) مین نے اسے پڑہا - اور خدیجہ کے
پاس آ کر کہا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے اور سارا قصہ اون سے بیان کیا - اونہون
نے کہا آپ کو بشارت ہو - اللہ تعالی آپ کو کبھی ذلیل و خوار نہ کریگا - آپ تو رشتہ
دارون سے اچھی طرح پیش آتے - اور سچ بولتے ہین - اور امانت دار ہین - اور
سب کی برداشت کرتے ہین اور مہمانون کو کھانا کھلاتے اور جب کسی پر مصیبت
آتی ہے تو اوس کی مدد کرتے ہین -

پھر وہ مجھے ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئین جو اون کے چچا کا بیٹا اور نصرانی المذہب
تہا اور کتاب توریت پڑہا ہوا تہا اور اہل توریت و انجیل سے باتین سنا کرتا تہا - خدیجہ
نے اوس سے جا کر کہا کہ اپنے بھتیجے کی باتین تو سن - اوس نے مجھ سے میرا حال
پوچھا اور مین نے سب حال اوس سے کہا اوس نے کہا یہ وہ ناموس اکبر ہے جو موسی
بن عمران پر نازل ہوا کرتا تہا - کیا اچھا ہوتا کہ مین اوس وقت زندہ ہوتا جس وقت کہ تیری
قوم تجھ کو نکالیگی - مین نے کہا کیا وہ مجھے نکال دینگے ورقہ نے کہا ہان کوئی شخص
ایسا نہین ہوا ہے کہ اوس نے تیری سی باتین لوگون مین کہی ہون اور اوس سے
مخلوق نے عداوت نہ کی ہو - اگر مین اوس وقت زندہ رہون گا تو تیری پوری پوری

مدد کرون گا۔

پہر اقرا کے بعد جو سب سے اوّل قرآن آپ پر نازل ہوا وہ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ اور يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اور وَالضُّحٰى ہے۔

۵۵۔ خدیجہ کی دانائی اور جبرئیل کو فرشتہ ثابت کرنا اور اللہ تعالیٰ نے جو آنحضرت کو نبوت کرامت فرمائی اوس پر تسلی دینے کے واسطے بی بی خدیجہ نے آپ سے کہا۔ اے ابن عم کیا آپ جب یہ غیب کا آنے والا آپ پاس آئے تو اوس وقت مجھے اوس کی اطلاع دے سکتے ہین۔ آپ نے فرمایا ہان۔ اور جب جبرئیل آئے تو اون کو بتایا۔ بی بی خدیجہ نے آپ سے کہا اوٹھئے اور میری بائین ران پر آبیٹھئے حضرت کہڑے ہوئے اور بائین ران پر بیٹھ گئے۔ بی بی خدیجہ نے پوچھا کیا اب بہی وہ شخص دکھائی دیتا ہے کہا ہان۔ خدیجہ نے کہا تو یہان سے اوٹھ کر میرے دہنی ران پہ بیٹھ جائے آپ اوسی طرف جا بیٹھے۔ اونہون نے پوچھا کیا اب بہی وہ دکھائی دیتا ہے۔ کہا ہان پہر وہ ننگی ہوگیئن۔ اور اپنی اوڑہنی اوتار ڈالی۔ اور رسول اللہ اونکی ہی گود مین بیٹھے رہے۔ پہر پوچھا کیا وہ اب بہی ہے۔ کہا نہین خدیجہ نے کہا اے ابن عم تو اپنی بات پر قایم رہئے۔ اور خوش ہو جائے یہ فرشتہ ہے شیطان نہین ہے

۵۶۔ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ کا اول نازل ہونا یحیی بن کثیر کہتا ہے کہ مین نے ابو سلمہ سے پوچھا کہ قرآن مین اول کیا چیز نازل ہوئی ہے۔ کہا اوّل سب سے يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ نازل ہوئی ہے۔ مین نے کہا لوگ تو کہتے ہین اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ اول نازل ہوئی ہے ابو سلمہ نے کہا مین نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا تہا کہ اول کیا چیز نازل ہوئی ہے تو اونہون نے کہا تہا کہ مین تجہے وہ بات بتاؤن جو رسول اللہ صلعم نے مجھ سے بیان

کی ہے - وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین نے حرا مین جاکر قیام کیا تھا جب قیام کی مدت پوری ہوگئی - تو مین وہان سے اترا - اسے مین میرے کانون مین ایک آواز آئی - مین نے اپنے دہنی طرف کو دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا - پھر بائین طرف دیکھا تو اودہر بھی کچھ دکھائی نہ دیا - پھر آگے دیکھا پیچھے دیکھا تو کہین کوئی بھی نہ تھا - اوپر جو منھہ اوٹھا کر دیکھتا ہون تو وہ یعنی فرشتہ آسمان زمین کے درمیان ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہے - اوس سے مین ڈر گیا - اور خدیجہ کے پاس آیا - اور مین نے کہا مجھے کپڑا اوڑہاؤ کپڑا اوڑہاؤ - اور مجھپر پانی ڈالو - چنانچہ اون لوگون نے ایسا ہی کیا - پھر سورہ یَاأَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ نازل ہوئی یہ حدیث صحیح ہے -

۵۷ - وحی کا التوا اور بی بی خدیجہ کا ایمان لانا ہشام بن الکلبی کہتا ہے کہ جبرئیل رسول اللہ صلعم کے پاس سب سے اوّل شنبہ کی رات کو اور پھر یکشنبہ کی رات کو آئے اور پھر ظاہر ہوکر اللہ تعالی کی طرف سے رسالت دوشنبہ کے روز آپ کو پہونچائی - اور وضو اور نماز کا طریقہ بتایا - اور اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ پڑہایا - اس وقت رسول اللہ صلعم کی عمر چالیس سال کی تھی -

زہری کہتا ہے کہ پھر وحی آنا بند ہوگیا - اور رسول اللہ صلعم کو سخت رنج ہوا یہان تک کہ وہ پہاڑ کی چوٹیون پر جاتے اور چاہتے کہ وہان سے اپنے آپکو نیچے گرا دین - لیکن جبھی کہ وہ کسی پہاڑ کی چوٹی پر پہونچتے تو وہان جبرئیل آتے اور کہتے کہ آپ رسول اللہ ہین - اور اسمین کچھ شک نہین ہے - اس سے حضرت کے دلکو تسکین ہوجاتی اور پھر دل ٹھیر جاتا - پھر جب اللہ تعالی نے نبی صلعم کو حکم دیا - کہ وہ اپنی قوم کو اللہ تعالی کے عذاب سے ڈرائین - اور مخلوق سے کہین - جس اللہ تعالی نے اونہین پیدا کیا اور رزق دیا ہے

اوس کی عبادت کو چھوڑ کر بتون کو نہ پوجین - اور یہ بیان کرین کہ پروردگار نے مجھے
نعمت عطا فرمائی ہے - جو ابن اسحاق کے قول کے بموجب نبوت ہے تو اوس
وقت آپ نے خفیہ خفیہ یہ بات اپنے گھر کے اون لوگون سے بیان کرنا شروع
کی جن پر آپکو اطمینان تھا - چنانچہ جو شخص آپ پر سب سے اول ایمان لایا اور خلق اللہ
مین سے جس نے سب سے اول آپ کے نبوت کی تصدیق کی وہ آپ کی
بی بی خدیجہ بنت خویلد تھین - واقدی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ہمارے عام علما
اس پر متفق ہین کہ سب سے اول اہل قبلہ جنہون نے رسول اللہ صلعم کو رسول مانا
بی بی خدیجہ ہین -

۵۸ - اسلام کے اولین فرائض اور جبرئیل کا نبی کو نماز سکھانا - پھر اقرار توحید اور بت پرستی سے بچنے کے بعد اللہ تعالی
نے شریعت اسلام مین جو چیز سب سے اول فرض
کی ہے وہ نماز ہے - جب نماز فرض ہوئی تو جبرئیل آپ کے پاس آئے اس وقت
آپ مکہ کے اوپر کی جانب تھے - جبرئیل نے آپ کو وادی کی طرف نیچے کو اشارہ کیا
اور وہان سے پانی کا ایک چشمہ پھوٹ نکلا - اور جبرئیل نے اوس سے وضو کیا - نبی صلعم
اونھین دیکھتے جاتے تھے کہ نماز کے واسطے وہ کیسی طہارت کرتے ہین - پھر رسول اللہ
صلعم نے بھی ویسے ہی وضو کیا - پھر جبرئیل کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی - اور نبی صلعم نے
بھی نماز مین اون کی تقلید کی - پھر وہ لوٹ گئے - اور نبی صلعم بی بی خدیجہ کے پاس آئے
اور اون کو وضو کرنا سکھایا - پھر اون کو نماز پڑھکر دکھائی - اور اونھون نے بھی اوسیطرح
نماز پڑھی -

رسول اللہ صلعم کی معراج

۵۹۔ معراج کا وقت اور مقام اور فرشتون کا آنا اور براق۔ علما کا اس باب مین اختلاف ہے کہ معراج کب ہوئی۔ بعض تو کہتے ہین تین سال اور بعض کے قول کے بموجب ایک سال قبل از ہجرت ہوئی ہے۔ اور اس مقام مین بھی اختلاف ہے۔ کہ جہان سے رسول اللہ صلعم معراج کو گئے ہین۔ کوئی تو کہتے ہین کہ وہ مسجد مین حجر اسود کے پاس سو رہے تھے۔ اور وہان سے آپ معراج کو گیے۔ اور بعض کہتے ہین کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے گھر مین آپ خواب مین تھے اوس وقت معراج ہوئی ہے۔ اس قول کے قائل کے نزدیک جسقدر حرم ہے وہ سب مسجد ہے۔ اور معراج کی حدیث کتنے ہی صحابہ نے اسانید صحیح سے بیان کی ہے۔ اونہون نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے میرے پاس جبرئیل اور میکائیل آئے اور کہا کہ ان مین سے کس کی نسبت ہمین حکم ہوا ہے۔ پھر آپ ہی کہا کہ ہمین ونکے سید کے واسطے حکم ہوا ہے۔ پھر وہ چلے گئے۔ اور دوسری رات کو آئے۔ اوس وقت وہ تین تھے۔ اوس وقت اونہون نے آپکو سوتا ہوا پایا۔ اور چت کر کے لٹایا۔ اور آپ کا پیٹ چاک کیا۔ اور زمزم کا پانی لا کر اوسے دہویا اور میل کچیل نکال ڈالا۔ اور ایک طشت لائے۔ جسمین ایمان اور حکمت کا نور بھرا ہوا تہا اوس سے آپکا دل اور پیٹ بھر دیا۔

رسول اللہ صلعم فرماتے ہین کہ جبرئیل نے مجھے مسجد الحرام سے باہر نکالا۔ دیکھتا کیا ہون کہ وہان ایک چوپایہ کھڑا ہے۔ یہ براق تہا۔ وہ گدہے سے اونچا اور خچر سے

نیچا تھا۔ مین نے دیکھا کہ وہ اپنے قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا۔ جبرئیل نے مجھ سے کہا اس پر سوار ہو جائیے۔ جب مین نے سواری کے لیے اوس پر ہاتھ رکھا تو وہ شوخی کرنے لگا۔ جبرئیل نے کہا۔ براق۔ اللہ کے نزدیک کوئی محمد سے اکرم نہین۔ جو تجھ پر کبھی سوار ہوا ہو۔ اس سے اوسے پسینا آگیا اور اطاعت کرنے لگا اور مین اوس پر سوار ہو گیا۔

۷۰۔ نبی صلعم کا براہ مدینہ وطور سینا و بیت لحم بیت الاقصیٰ کو خواب مین جانا۔

پھر جبرئیل مجھے لیکر مسجد اقصیٰ کی طرف چلے اور میرے سامنے دو برتن لائے گئے۔ ایک مین دودھ اور دوسرے مین شراب تھی۔ اور کسی نے مجھ سے کہا ان مین سے ایک پسند کر لیجئے مین نے دودھ لے لیا اور اوسے پی لیا۔ اس پر مجھے آواز آئی کہ آپ نے فطرت کے مطابق کام کیا۔ اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کے بعد آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

پھر ہم آگے چلے ایک مقام پر جبرئیل نے مجھ سے کہا یہان اوترئے اور نماز پڑھیئے مین ان کے کہنے سے اوترا۔ اور نماز پڑھی اونہون نے کہا یہ طیبہ (یعنی مدینہ منورہ) ہے یہان آپ ہجرت کر کے آئینگے پھر ہم اور آگے چلے۔ جب ایک مقام اور آیا تو جبرئیل نے کہا یہان اوترئے اور نماز پڑھیئے۔ مین نے اون کے کہنے سے اوتر کر نماز پڑھی۔ جبرئیل نے کہا یہ طور سینا ہے جہان کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تہا۔ پھر ہم اور آگے چلے جب ایک اور مقام آیا۔ تو جبرئیل نے کہا یہان بھی اوتر لیے۔ اور نماز پڑھیے۔ وہان بھی اوتر کر مین نے نماز پڑھی۔ اونہون نے کہا۔ یہ بیت لحم ہے۔ جہان حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تھے۔ پھر ہم اور آگے چلے اور رفتہ رفتہ

بیت المقدس مین پہونچے۔ جب ہم مسجد کے دروازہ کے پاس پہونچے تو جبرئیل نے مجھے اوتارا۔ اور براق کو اوس حلقہ سے باندہا جس سے اور انبیا اپنی سواریان باندہا کرتے تہے۔ جب مین مسجد مین داخل ہوا۔ تو دیکھتا کیا ہون۔ میرے گرداگرد تمام نبی موجود ہین۔ اور ایک روایت مین ہے میرے گرداگرد اون نبیون کی روحین موجود ہین۔ جنہین اللہ تعالیٰ نے مجہہ سے پیشتر مبعوث کیا تہا۔ اون سب نے مجھے سلام کیا۔ مین نے کہا جبرئیل یہ کون ہین۔ کہا یہ آپ کے بہائی انبیا ہین۔ قریش کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کا شریک ہے۔ اور نصاریٰ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ بہلا ان نبیون سے پوچہیے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک یا کوئی اوس کا بیٹا ہے چنانچہ یہی بیان اللہ تعالیٰ کے اس قول مین ہے۔ وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ (اور اے پیغمبر تم سے پہلے جو ہم نے اپنے رسول بہیجے اون سے پوچہو کہ کیا ہم نے خدا ے رحمن کے سوا اور معبود بہی کر دئے تہے۔ کہ اون کی پرستش کیجائے سورۃ الزخرف) جب رسول اللہ صلعم نے اون سے پوچہا تو سب نے وحدانیت کا اقرار کیا اور اللہ تعالیٰ کو ایک بتایا۔ پہر جبرئیل نے اون سب کو فراہم کیا۔ اور مجھے نماز پڑہانے کے لیے آگے کیا۔ مین نے دو رکعت نماز امام ہوکر پڑہائی۔

۶۱۔ نبی صلعم کا صخرہ سے معراج پر چڑہ کر ساتون آسمان پر جانا۔

پہر جبرئیل مجھے لیکر صخرہ کی طرف گیے اور مجھے اوس پر چڑہایا۔ دیکھتا کیا ہون کہ وہان ایک معراج (زینہ یا سیڑہی) ہے جو آسمان تک لگی ہوئی ہے۔ اگر کوئی اوسے دیکھے تو بے ساختہ کہیگا کہ اوس سے کوئی چیز اچھی نہین ہے۔ اوس پر فرشتے چڑہتے ہین۔ اوس کی چڑ تو

بیت المقدس کے صخرہ مین ہے اور سر آسمان سے ملا ہوا ہے۔ پہر جبرئیل نے مجہے اوٹہایا اور اپنے بازو پر رکہ لیا۔ اور دنیا کے آسمان کے اوپر چڑہے۔ اور وہان پہونچ کر کہا کہ دروازہ کہولو اندر سے آواز آئی کہ کون ہے۔ جبرئیل نے کہا مین جبرئیل ہون پہر پوچہا کہ تمہارے ساتہ اور کون ہے۔ کہا محمد ہین۔ پوچہا کہ کیا وہ بلائے گئے ہین؟ جبرئیل نے کہا ہان۔ کہا مرحبا محمد خوش آمدی۔

پہر دروازہ کہولا اور ہم اندر داخل ہوئے۔ دیکہتا کیا ہون کہ ایک شخص تمام الخلقت تمناسب الاعضا وہان موجود ہے۔ اور اوس کے دہنے اور بائین دو دروازے ہین۔ دہنے دروازہ سے خوشبو آتی ہے اور بائین دروازے سے بد بو نکلتی ہے۔ جب وہ شخص دہنے دروازہ کی طرف دیکہتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے اور ہنسنے لگتا ہے اور جب بائین دروازہ کی طرف نظر کرتا ہے تو رنج سے رونا شروع کر دیتا ہے مین نے جبرئیل سے پوچہا یہ کون ہے۔ اور یہ کیسے دروازے ہین۔ اونہون نے کہا یہ آپ کے باپ آدم ہین۔ اور یہ دروازہ جو دہنے طرف ہے۔ جنت کا دروازہ ہے۔ جب وہ دیکہتے ہین کہ اون کی اولاد وہان داخل ہو رہی ہے۔ تو وہ خوش ہو جاتے ہین اور بائین جانب جو دروازہ ہے وہ دوزخ کا ہے جب وہ دیکہتے ہین کہ اون کی اولاد وہان جا رہی ہے تو وہ رونے لگتے اور غمگین ہو جاتے ہین۔

پہر جبرئیل مجہے دوسرے آسمان پر لیکر چڑہے۔ اور دروازہ کہولنے کو کہا۔ اندر سے آواز آئی اونہون نے کہا جبرئیل پوچہا تمہارے ساتہ کون ہے کہا محمد ﷺ پوچہا کیا وہ بلائے گئے ہین۔ کہا ہان کہا اے محمد مرحبا خوش آمدی۔

پہر دروازہ کہولا اور ہم اندر گئے دیکہتا کیا ہون۔ کہ وہان دو جوان ہین۔ مین نے پوچہا

جبرئیل یہ کون ہین کہا یہ دو نو عیسیٰ ابن مریم اور یحییٰ بن زکریا ہین۔
پہر تیسرے آسمان پر چڑہے۔ اور دروازہ کہولنے کو کہا پوچہا کون ہے کہا جبرئیل پوچہا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمدؐ کہا کیا وہ بولائے گئے ہین۔ کہا ہان۔ کہا مرحبا اے محمدؐ خوش آمدی۔ پہر ہم اندر گئے۔ دیکہتا کیا ہون کہ ایک شخص ہے جو تمام آدمیون سے زیادہ حسین معلوم ہوتا ہے۔ مین نے پوچہا جبرئیل یہ کون ہی کہا کہ یہ آپ کے بہائی یوسف ہین۔
پہر چوتھے آسمان پر چڑہے۔ اور دروازہ کہلوایا کہا کون ہے کہا جبرئیل پوچہا تمہارے ساتھہ کون ہے کہا محمدؐ۔ کہا کیا وہ بولائے گئے ہین۔ کہا ہان۔ کہا مرحبا محمدؐ خوش آمدی پہر ہم اوس آسمان پر گیے دیکہتا کیا ہون کہ دہان ایک شخص ہے۔ مین نے پوچہا یہ کون ہے کہا یہ ادریس ہین جنہین اللہ تعالیٰ نے زمین سے اوٹہا کر اور بڑی اونچی جگہہ پہنچا کر (بہشت مین) داخل کیا ہے۔
پہر وہ مجہے لیکر پانچوین آسمان پر چڑہے اور دروازہ کہلوایا پوچہا کہ کون ہے۔ کہا جبرئیل کہا اور تمہارے ساتہہ کون ہے کہا محمدؐ۔ کہا کیا اونہین اللہ تعالیٰ نے بولایا ہے کہا ہان کہا مرحبا اے محمدؐ خوش آمدی۔ پہر اوس آسمان پر گئے۔ دیکہتا کیا ہون کہ دہان بھی ایک شخص بیٹہا ہوا ہے۔ اور کچہہ لوگ اوسکے گرد ہین۔ جنہین وہ کچہہ سنا رہا ہے مینے پوچہا یہ کون ہے جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہین۔ اور ان کے گرد بنی اسرائیل ہین۔
پہر وہ مجہے چہٹے آسمان پر لیکر چڑہے۔ اور دروازہ کہلوایا۔ کہا کون ہے۔ کہا جبرئیل کہا تمہارے ساتہہ کون ہے۔ کہا محمدؐ۔ کہا کیا وہ مبعوث ہو گئے۔ کہا ہان کہا مرحبا اے محمدؐ خوش آمدی۔ پہر ہم دہان گئے۔ دیکھتا کیا ہون کہ دہان بہی ایک شخص بیٹہا

ہوا ہے۔ جب اوس کے برابر ہم ہو کر گذرے۔ تو وہ رونے لگا مین نے کہا جبرئیل یہ کون ہے کہا یہ موسیٰ ہین۔ مین نے پوچھا یہ کیون روتے ہین۔ کہا وہ کہتے ہین کہ تبھی اسرائیل سمجھتے ہین کہ مین اللہ تعالیٰ کے نزدیک بنی آدم مین سب سے اکرم وافضل ہون۔ حالانکہ یہ شخص بھی بنی آدم مین سے ہے اور مجھے یہان چھوڑ کے آگے خدا تعالیٰ کے پاس جا رہا ہے۔

پھر وہ مجھے لیکر ساتوین آسمان کو چلے اور دروازہ کھلوایا کہا کون ہے کہا جبرئیل۔ کہا تمہارے ساتھہ کون ہے کہا محمدؐ۔ کہا کیا اون کو اللہ تعالیٰ نے بلوایا ہے۔ کہا ہان کہا مرحبا اے محمد خوش آمدی۔ پھر ہم ساتوین آسمان پر داخل ہوئے۔ دیکھتا کیا ہون کہ وہان ایک شخص سپید ڈاڑھی والا جنت کے دروازہ پر کرسی ڈالے بیٹھا ہوا ہے اور اوسکے گرد کچھہ لوگ ہین جن کے چہرہ سپید کاغذ کی طرح چمکتے ہوئے ہین۔ اور کچھہ اور لوگ ہین جن کی رنگون مین کچھہ دھبے ہین۔ پھر وہ لوگ جن کے رنگو نمین کچھہ دھبے تھے اوٹھے۔ اور ایک نہر مین نہائے جب وہان سے نہا کر نکلے۔ تو اون کے چہرہ سبھی اونھین گورے آدمیون کی طرح منور ہو گئے مین نے کہا یہ کون ہین کہا یہ آپ کے والد ابراہیم ہین اور یہ گورے چہرون والے وہ لوگ ہین جنہون نے کوئی گناہ کیا اور اپنے ایمان کو گناہ کی آلایش سے پاک وصاف رکھا۔ لیکن وہ لوگ جن کے دلون مین دھبے تھے وہ لوگ ہین جنہون نے اچھے اور برے دونو طرح کے کام کئے ہین۔ مگر اونہون نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی۔ اور گناہون سے ایسے پاک صاف ہو گئے۔ کہ جیسے کئے ہی نہ تھے۔ پھر دیکھتا کیا ہون کہ ابراہیم بھی ایک مکان سے تکیہ لگائے ہوئے ہین۔ جبرئیل نے کہا یہ مکان بیت المعمور ہے۔ اس مین ہر روز

ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین جو لوٹ کر پہر کبہی نہین آتے۔

پہر جبرئیل نے مجہے لیا اور ہم سدرۃ المنتہیٰ (یعنی ایک بیر کے درخت) کے پاس پہونچے (جو فرشتون کے جانیکا آخری منتہا کی مقام ہے اور) جس کے بیر ہجر کے ڈولچیون کی برابر تہے۔ اوسکی جڑ مین سے چار دریا بہتے تہے دو تو ان مین اندر کو جاتے تہے اور دو باہر کو آتے تہے۔ جو دو اندر کو جاتے تہے وہ تو جنت کو بہاتے تہے اور دو جو باہر کو آتے تہے وہ نیل و فرات ہین۔ اسکے ایک حصہ پر تو اللہ تعالی کا نور چہایا ہوا ہے اور ایک حصہ پر فرشتون کے غول پٹے ہوئے ہین۔ اور خدا کے خوف سے ایسے ہو رہے ہین کہ جیسے سنہری ٹیڑیان ہون اوس درخت کی کچہہ ایسی حالت تہی کہ جس کی تعریف کوئی کہہ نہین سکتا ہے۔ وہان جاکر جبرئیل اوس کے وسط مین کہڑے ہوگئے اور مجہہ سے کہا محمد آگے بڑہ جاؤ۔ مین آگے چلا۔ اور جبرئیل میرے ساتہہ ساتہہ حجاب تک گیے۔ وہان ایک فرشتے نے مجہے لے لیا۔ اور جبرئیل رہ گئے۔ مین نے اون سے کہا کیون کہان جاتے ہو۔ اونہون نے مجہہ سے کہا ہم سب فرشتون کے واسطے ایک ایک مقام معین ہے۔ اوس سے آگے کوئی نہین جا سکتا ہے خلایق کا یہی منتہا ہے۔

۶۲ - رسول اللہ کا جنت و دوزخ کو دیکہنا اور نماز کا فرض ہونا اور موسی کی نصیحت حقت کو۔

پہر مین اوسی طرح اور آگے بڑہا۔ اور رفتہ رفتہ عرش پر پہونچا وہان عرش کے نیچے ہر ایک شے خضوع و خشوع مین تہی۔ میری زبان بہی ہیبت رحمانی سے گنگ ہوگئی۔ پہر اللہ تعالی نے میری زبان کہولدی مین نے کہا التحیات المبارکات۔ والصلوات الطیبات للہ۔ اور اللہ تعالی نے میرے اور میری امت پر ہر شب و روز مین پچاس

نمازین فرض کین۔ وہان سے لوٹ کر مین جبرئیل پاس آیا۔ اونہون نے میرا ہاتھ پکڑا
اور جنت مین لے گیے۔ وہان مین نے دُر و یاقوت وزبرجد کے قصور و محلات
دیکھے۔ اور دیکھا کہ ایک نہر بہہ رہی ہے۔ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سپید اور
شہد سے زیادہ شیرین ہے۔ اور اوس کا فرش دُر و یاقوت اور مشک کا ہے۔ جبرئیل
نے کہا یہی کوثر ہے۔ جو اللہ تعالی نے آپ کو عطا کی ہے۔ پہر مجھے دوزخ دکھایا گیا
اور مین نے اوسکی زنجیرین اور طوق اور سانپ بچھو وغیرہ عذاب دیکھے۔ پہر وہان سے
وہ مجھے لیکر نیچے اوترے۔ اور رفتہ رفتہ ہم حضرت موسی کے پاس آئے۔ اونہون
نے مجھ سے پوچھا کہ اللہ تعالی نے آپ پر اور آپ کی امت پر کیا کیا فرض کیا۔
مین نے کہا پچاس نمازین اونہون نے کہا مین نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے۔ اور
آپ سے پہلے لوگون کا امتحان کر چکا ہون۔ اور اس سے بہت تہوڑے فرائیض
پر اونکی جانچ پرتال کی ہے۔ مگر وہ اوس مین پورے نہین اوترے۔ آپ پہر پروردگار
کے پاس جائیے۔ اور اوس سے تخفیف کی درخواست کیجیے۔ اس واسطے
مین پروردگار کے پاس گیا۔ اللہ تعالی نے میری درخواست پر دس نمازین کم کردین
جب مین لوٹ کر حضرتِ موسی کے پاس آیا تو اونہون نے کہا پہر جائیے اور تخفیف
کی درخواست کیجیے۔ مین پہر گیا۔ اللہ تعالی نے دس اور کم کردین اسی طرح سے مین
اللہ تعالی کے پاس گیا اور آیا یہانتک کہ پانچ نمازین رہ گئین۔ اونہون نے کہا
پہر جائیے اور تخفیف کی درخواست کیجیے۔ مین نے کہا بس زیادہ مجھے پروردگار سے
سوال کرنے مین شرم معلوم ہوتی ہے۔ اب مین نہین جاتا اس پر ندا آئی کہ ہم نے
تمپر اور تمہاری امت پر پچاس نمازین فرض کین۔ مگر ان پچاس کے بجائے پانچ ہی

کافی ہین۔ اب مین نے یہ فرض کردیا۔ اور بندون پر تخفیف کردی۔ پہر مین اور جبرئیل اوترے
اور مین اپنے بستر پر آگیا یہ واقعہ سب ایک ہی شب کا ہے۔

۶۳۔ معراج کو ابوجہل وغیرہ کا جھوٹ بتانا اور ابوبکر کا اوس کی تصدیق کرنے کی وجہ سے صدیق لقب ہونا

جب حضرت مکہ کو لوٹ آئے۔ تو اونہون نے دلمین خیال کیا۔ اگر مین اس بات کو لوگون سے کہونگا۔ تو وہ اوسے سچ نہین جانینگے۔ اس سے وہ مسجد مین مغموم بیٹھہ گئے۔ اتفاقاً کہین ابوجہل اودہر سے گذرا۔ اوس نے مذاق کے طور پر پوچہا۔ کہو کچھہ آج رات مین کوئی نئی بات حاصل کی ہے۔ حضرت نے فرمایا ہان۔ آج رات کو مجھے خدا تعالیٰ بیت المقدس مین لے گیا تہا ابوجہل نے کہا۔ تو پہر بہی آج ہی صبح کو تم ہمارے پاس آگئے۔ کہا ہان آتو گیا ابوجہل نے دلمین یہ اندیشہ کیا۔ اگر مین لوگون سے جاکر کہون کہ محمد ایسا کہہ رہے ہین۔ اور جب لوگ اون سے آکر پوچہین تو کہین وہ نہ کہدین کہ مین نے تو ایسا نہین کہا ہے اس واسطے اوس نے حضرت سے پوچہا کہ کیا تم اسے اپنے لوگون سے بہی بیان کروگے حضرت نے فرمایا ہان ابوجہل نے کہا یا معشر بنی کعب بن لوئی ادہر آؤ۔ وہ سب آئے اور نبی صلعم نے اون سے اپنی معراج کا حال بیان کیا۔ اون مین کچھہ لوگون نے تو سنکر اوسکو سچ جانا۔ اور کچھہ لوگون نے اوسے جھوٹ بتایا۔ اور کتنے ہی لوگ جو ایمان لائے تہے اور آپ کی نبوت کی بہی تصدیق کر چکے تہے حضرت سے پہر گئے۔ اور مشرکین کے چند آدمی حضرت ابوبکر کے پاس دوڑے گئے۔ اور کہا تمہارا دوست تو ایسے ایسے کہتا ہے حضرت ابوبکر نے کہا اگر آپ نے ایسا فرمایا ہے تو سچ فرمایا ہے۔ اگر وہ اس سے بہی بعید از قیاس کوئی بات فرمائینگے تو مین اوسے بہی سچ سمجھونگا۔ اس وجہ سے حضرت ابوبکر کا آج سے لقب صدیق ہوگیا۔

پھر مشرکین نے کہا بتاؤ مسجد اقصیٰ کیسی ہے۔ حضرت نے اوسکا حال بیان کرنا شروع کیا۔ کہ اوس مین آپکو کچھہ شبہ پڑا تو حضرت فرماتے ہین اوس وقت مسجد اقصیٰ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے کردی۔ مین اوسے دیکھتا جاتا اور بیان کرتا جاتا تھا۔ پھر اونھون نے کہا ہمارے قافلہ کا کیا حال ہے۔ فرمایا کہ بنی فلان کے قافلہ پر روحا مین میرا گذر ہوا۔ اون کا ایک اونٹ کھو گیا تھا۔ اور وہ ڈھونڈتے پھرتے تھے اون سے مین نے ایک پیالہ پانی لیا۔ اور اوسے پیا اون سے اس کا حال پوچھو۔ اور بنی فلان وفلان کے قافلونپر بھی میرا گذر ہوا۔ وہان مین نے ایک اونٹ پر دو مرد سوار دیکھے۔ اون کا اونٹ مجھے دیکھکر بدک گیا۔ اور فلان شخص گر پڑا۔ جس سے اوس کا ہاتھہ ٹوٹ گیا اون سے پوچھو۔ پھر فرمایا اور میرا گذر تمھارے قافلہ پر تنعیم مین ہوا۔ ایک خاکی رنگ کا اونٹ اوس مین آگے آگے تھا۔ اوس پر دو تھیلے ہین۔ اور وہ طلوع شمس کے وقت یہان آجائینگے اس لیے قریش ثنیہ کو گئے اور وہان بیٹھکر طلوع شمس کا انتظار کرنے لگے۔ تاکہ حضرت کو جھوٹا ٹھیرائین۔ اسے مین کسی نے کہا وہ سورج نکلا دوسرے نے کہا وہ قافلہ بھی آگیا اوسمین خاکی اونٹ آگے تھا جیسے کہ حضرت نے فرمایا تھا۔ مگر پھر بھی اونھون نے نہ مانا اور بولے کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔

اس امر مین اختلاف کہ پہلے مسلمان کون ہوا

اس امر مین سب کا اتفاق ہے کہ بی بی خدیجہ اللہ کی مخلوق مین سب سے اول ایمان لائین

۴۶ وہ روایتین جنکی رو سے حضرت عمرؓ سب سے اول مسلمان ہوئے ہین۔

مگر اون کے بعد سب سے اول کون مسلمان ہوا اس مین علما کا اختلاف ہے کچھہ لوگون نے

بیان کیا ہے کہ مردون مین سب سے اول حضرت سنی ایمان لاتے ہین۔ حضرت علی علیہ السلام سے (شیعہ طریق پر) روایت ہے کہ وہ خود اپنی نسبت کہتے ہین مین عبد اللہ اور اوس کے رسول کا بھائی اور مین صدیق اکبر ہون میرے سوا جو یہ بات اور کوئی کہے وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔ مین نے رسول اللہ صلعم کے ساتھہ اور لوگون سے سات سال پیشتر نماز پڑہی تھی۔ حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ جس نے سب سے اول نماز پڑہی وہ حضرت علی ہین۔ اور جابر بن عبد اللہ کہتے ہین کہ نبی صلعم روز دوشنبہ کو نبی ہوئے اور سہ شنبہ کو حضرت علی نے نماز پڑہی اور زید بن ارقم کہتے ہین کہ جو شخص نبی صلعم پر سب سے اول ایمان لایا وہ حضرت علی ہین عفیف الکندی کہتا ہے مین ایک تاجر آدمی تہا۔ حج کے ایام مین مکہ آیا اور عباس سے ملا سے مین کہ ہم وہان اون سے ملاقات کر رہے تھے کہ ایک شخص نکلا اور کعبہ کی طرف کھڑا ہو کر نماز پڑہنے لگا۔ پھر ایک عورت اوس کے ساتھہ نکلکر نماز پڑہنے لگی پھر ایک لڑکا نکلا اور اوسکے ساتھہ نماز پڑہنے لگا۔ مین نے کہا عباس یہ کیا دین ہے۔ کہا یہ محمد بن عبد اللہ میرے بھائی کا بیٹا ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالی نے بھیجا ہے۔ اور کسری اور قیصر کے خزانے مجھے دئے جائینگے۔ اور یہ اوسکی بی بی خدیجہ ہے جو اوس پر ایمان لائی ہے۔ اور یہ لڑکا علی بن ابی طالب ہے وہ بھی ایمان اوس پر لایا ہے۔ ان تین کے سوا ہم نے اس مذہب کا اور کوئی آدمی کبھی نہین دیکھا ہے۔ عفیف نے کہا کیا اچھا ہو جو مین بھی ان مین کا چوتھا ہو جاؤن اور محمد بن المنذر اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور ابو حازم المدنی اور کلبی کہتے ہین کہ جو سب سے اول اسلام لایا وہ علی ہین۔ کلبی کہتا ہے کہ اوس وقت اون کی عمر نو سال کی تھی۔ اور بعض کہتے ہین کہ گیارہ برس کی تہی۔ اور ابن اسحاق (جو شیعہ مذہب ہے) کہتا ہے کہ سب سے اول علی مسلمان ہوئے۔ اون کی عمر اوس وقت گیارہ برس کی تہی۔ اون پر یہ خدا کی بڑی مہربانی

ہوئی۔ کہ قریش پر ایک بڑا قحط پڑ گیا۔ ابوطالب بڑے عیال دار آدمی تھے اس لئے رسول
اللہ صلعم نے ایک روز عباس اپنے چچا سے کہا۔ کہ چچا صاحب ابوطالب بڑے عیال دار
آدمی ہین۔ چلو اون کے عیال کے خرچ مین کچھ خرچ کی تخفیف کر دین۔ یہ مشورہ کر کے وہ
دونون ابوطالب پاس گئے۔ اور اپنے ارادہ کی اون کو اطلاع دی۔ ابوطالب نے
کہا عقیل کو تو تم میرے پاس رہنے دو۔ اور جو تمہارا دل چاہے وہ کرو۔ اس لیے رسول اللہ
صلعم نے علی کو لے لیا۔ اور عباس نے جعفر کو اوس وقت سے علی نبی صلعم کے پاس
رہنے لگے۔ پھر رسول اللہ کو خدا تعالی نے رسول کیا تو علی نے آپ کا اتباع کیا۔ پھر جب
کبھی نبی صلعم نماز کا ارادہ کرتے تو وہ اور علی مکہ کے کسی گھاٹی مین جاتے اور وہان دونو نماز
پڑھ کر لوٹ آتے تھے۔ ایک روز اتفاقاً ابوطالب راستہ مین مل گیے۔ اونہون نے پوچھا
بھتیجے یہ کیا دین ہے۔ نبی صلعم نے فرمایا یہ اللہ کا اور اوسکے فرشتون اور اوس کے رسول کا
اور ہمارے باپ ابراہیم کا دین ہے۔ اللہ تعالی نے مجھے اپنے بندون کی طرف بھیجا ہے۔
آپ پر میرا سب سے بڑا حق ہے کہ آپ میری ہدایت کو قبول کرین۔ ابوطالب نے کہا یہ تو
نہین ہو سکتا۔ مین اپنا دین اور اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دون۔ لیکن جب تک مین زندہ
ہون یہ نہین ہوگا کہ مین آپکو قریش کے حوالہ کر دون اور وہ آپ کو ایذا پہونچائین۔ اسکے بعد جعفر عباس
کے پاس اوس وقت تک برابر رہا کئے۔ کہ اسلام لا کر اون سے مستغنی نہ ہو گیے اور یہ بھی
ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ ابوطالب نے علی سے پوچھا۔ کہ یہ کیا دین ہے جس کو تم
برتتے ہو۔ علی نے کہا مین اللہ پر اور اوسکے رسول پر ایمان لایا ہون۔ اور اون کے ساتھ نماز
پڑھا کرتا ہون۔ ابوطالب نے کہا یاد رکھو بیٹا محمد جو بات تمکو بتاتا ہو وہ اچھی ہی ہے۔ اوسکا کہنا
مانے جاؤ اور اوسی کے ساتھ لگے رہو۔ ان روایتون کے راوی اکثر شیعہ ہین۔ یہ مان

بہی لیا جاے کہ حضرت علی ہی سب سے اول مسلمان ہوئے تو بہی جان لینا چاہیے کہ گہر کے ایک نادان بچے کا ایمان لانا اور نہ لانا کیا چیز ہے - اور اس سے اسلام کو کیا مدد مل سکتی ہے)

۶۵ - وہ روایتین جن سے ابوبکر زید بن حارثہ ابو ذر وغیرہ سب سے اول مسلمان ثابت ہوتی ہین

لیکن کچہہ لوگ اور ہین جو کہتے ہین سب سے اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے ہین شعبی کہتا ہے مین نے ابن عباس سے پوچہا کون شخص سب سے اول اسلام لایا - کہا کیا آپ نے حسان بن ثابت کا قول نہین سنا ؎

اِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ اَخِي ثِقَةٍ	فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا

اے دل جب تجہے کسی دوست صادق کا رنج یاد آئے تو تو اپنے بہائی ابوبکر کو اونکے افعال کی وجہ سے یاد کر

خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اَتْقَاهَا وَاَعْدَلُهَا	بَعْدَ النَّبِيِّ وَاَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا

اونکے کامون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعد النبی خیر الخلق اور اتقا اور عدل الناس اور عہد و پیمان کو بڑے ہی پورا کرنیوالے تہے

وَالثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهَدُهُ	وَاَوَّلُ النَّاسِ قِدْمًا صَدَّقَ الرُّسُلَا

اور وہ غار ثور مین پیغمبر کے ساتہہ کے دوست اور پیغمبر کے پیرو ہین اور اونکی مجلس قابل تعریف ہے اور وہ ایسے قدیمی مسلمان ہین کہ جن لوگون نے رسولون کی تصدیق کی اونمین وہ سب سے اول ہین -

اور عمر بن عبسہ کہتے ہین کہ مین بیلہ عکاظ مین رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور پوچہا یا رسول اللہ - اس دین مین کون کون آپ کے تابع ہوئے ہین تو آپ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام ابوبکر اور بلال - اوس وقت مین بہی مسلمان ہو گیا اور دیکہا کہ مین اسلام کا چوتہائی حصہ ہون - اور ابو ذر بہی یہ کہا کرتے تہے - کہ مین بہی اپنے آپ کو اسلام کا چوتہائی حصہ جانتا تہا - مجہہ سے پہلے نبی صلعم اور ابوبکر اور بلال کے سوا کوئی مسلمان نہ تہا - اور ابراہیم النخعی نے بیان کیا ہے - کہ سب سے اول ابوبکر مسلمان ہوئے ہین -

بعض لوگ یہ بہی کہتے ہین کہ سب سے اول زید بن حارثہ مسلمان ہوئے ہین۔ اور وہ اور علی نبی صلعم کے ساتہ رہا کرتے تہے۔ نبی صلعم صبح کے وقت کعبہ کی طرف جاتے اور چاشت کی نماز وہان پڑہتے تہے۔ اُس وقت قریش اونہین دیکہتے رہتے۔ مگر کچہ بُرا نہ سمجہتے تہے مگر نماز چاشت کے سوا جب اور نماز پڑہتے تو علی اور زید بن حارثہ دونون انتظار مین بیٹہے رہتے تہے ابن اسحاق (شیعہ مذہب والا) کہتا ہے مردون مین نبی صلعم کے بعد علی اور زید بن حارثہ مسلمان ہوئے پہر ابوبکر مسلمان ہوئے اور اپنے اسلام کو ظاہر کردیا۔ وہ اپنی قوم کے محافظ تہے اور اونہین سب جانتے تہے۔ اور وہ انساب قریش اور اون کے عیوب کو خوب جانتے تہے۔ اور تجارت کیا کرتے اور اون کی قوم اون کے پاس مجتمع رہا کرتی تہی مسلمان ہونے کے بعد اونہون نے اپنے معتبر لوگون کو بلایا۔ اور اون کے ہاتہ پر عثمان بن عفان اور زبیر بن العوام اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ مسلمان ہوئے۔ جب اونہون نے حضرت کی نبوت کو قبول کرلیا۔ تو وہ اونہین نبی صلعم کے پاس لائے اور اون سب نے مسلمان ہو کر نماز پڑہی۔ یہی لوگ ہین جنہون نے اسلام مین سبقت کی ہے۔ پہر اون کے بعد اور لوگ مسلمان ہونے لگے۔ اور مکہ مین اسلام کا چرچا پہیل گیا۔ اور لوگ ادہر اودہر اوس کا ذکر و تذکرہ کرنے لگے۔

واقدی رحمتہ اللہ کہتے ہین۔ ابوذر جب مسلمان ہوئے تو چوتہے یا پانچوین شخص تہے۔ اور عمرو بن عبسہ مسلمان ہوئے تو یہ بہی چوتہے یا پانچوین شخص تہے۔ یہ بہی کہتے ہین کہ زبیر چوتہے یا پانچوین مسلمان ہین۔ اور خالد بن سعید بن العاص پانچوین مسلمان ہین۔ ابن اسحق کہتا ہے کہ خالد اور اون کی بی بی ہمینہ بنت خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ جو بنی خزاعہ مین سے تہے بہت لوگون کے بعد مسلمان ہوئے ہین۔

نبوت کے تین سال بعد اللہ تعالی کا نبی صلعم کو اظہار دعوت کیلئے حکم دینا

۶۶- علانیہ دعوت اسلام کا حکم اور اسلام مین سب سے اول خون بہنا۔

اور پہر اللہ تعالی نے نبی صلعم کو حکم دیا کہ جس امر کا آپ کو حکم دیا جائے اوسے علی الاعلان بیان کیا کرو۔ ان تین سال مین جو آپ دعوت اسلام کرتے تو اونہین سے کرتے تھے جن پر آپ کو اعتبار ہوتا تہا اور اسی وجہ سے جب آپ کے اصحاب نماز کا ارادہ کرتے تو پہاڑون کی گہاٹیون مین جاتے۔ اور وہان چہپکر پڑہتے تھے۔ اتفاقاً ایک مرتبہ سعد بن ابی وقاص اور عمار اور ابن مسعود اور خباب اور سعد بن زید ایک گہاٹی مین نماز پڑہ رہے تھے۔ کہ کچہ مشرکین وہان آگئے جن مین ابو سفیان بن حرب اور اخنس بن شریق وغیرہ تھے۔ اونہون نے مسلمانون کو برا بہلا کہا۔ اور ایسے مزاحم ہوئے کہ آپسمین لڑائی ہوئی۔ سعد نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی اوٹہا کر ایک مشرک کے ماری جس سے اوسکے خون نکل آیا کہتے ہین۔ کہ ایک قول کی رو سے اسلام مین یہی سب سے اول خون بہا ہے۔

۶۷- رسول اللہ کا کوہ صفا پر مکہ والون کو اکہٹا کرنا اور ابولہب کا خلاف مین اوٹہنا۔

ابن عباس کہتے ہین کہ جب آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ (اور اے پیغمبر اپنے قریب کے رشتہ دارون کو عذاب خدا سے ڈراؤ) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلعم مکہ سے نکلے اور کوہ صفا پر چڑہ کر ایک عام آواز دی۔ جس سے تمام وہان کے باشندے جمع ہوگئے۔ تب رسول اللہ صلعم نے ہر ایک قبیلہ سے فرمایا اے بنی فلان اے بنی عبد المطلب اے بنی عبد مناف ادہر آؤ۔ وہ سب حضرت کے پاس آگئے۔ جب آگئے تو فرمایا۔ اگر مین تمہین یہ خبر دون کہ اس پہاڑ کے دامن مین کچہ سوار تم پر چڑہکر آئینگے تو کیا تم میرے اس کہنے کو باور کروگے۔ سب نے

کہا کہ بے شک ہم آپ کی بات کا یقین کرلین گے - کیونکہ ہمنے آپکو کبھی جھوٹ بولتے نہین سنا ہے - تب حضرت نے فرمایا تو مین تم سے کہتا ہون کہ ایک روز بڑا سخت عذاب آنے والا ہے اوس سے مین تمہین ڈراتا ہون (یعنی جو کوئی میرا کہنا نہ مانیگا - اور شرک و کفر سے باز نہ آئیگا وہ قیامت کے دن عذاب مین مبتلا ہوگا) ابولہب نے یہ سنکر کہا - تو اُجڑ جاؤ - کیا تو نے ہمین اس لیے اکٹھا کیا تھا پھر اُٹھکر چلدیا - اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ (ابولہب کے دونو ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ اُجڑ گیا نہ تو اوسکا مال ہی اوسکو کچھ کام آیا اور نہ اوسکی کمائی سے ہی اوسے کچھ فائدہ حاصل ہوا - وہ عنقریب دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ مین جائیگا - اور اوس کے ساتھ اوسکی جورو بھی - جو (فساد برپا کرنے کے واسطے) لکڑیان (آگ مین ڈالنے کے لئے) اُٹھائے پھرتی ہے - اوسکی گردن مین بھی (قیامت کے دن) بھنوان رسی ہوگی)

۴۸ - رسول اللہ کا اپنے رشتہ دارون کو دعوت دینا اور ابولہب کا خلاف اور ابوطالب کا اعانت کرنا جعفر بن عبداللہ بن ابی الحکم نے بیان کیا ہے کہ جب رسولِ خدا پر آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی تو آپ کو بڑی ہی مشکل پیش آئی - اور حیران و پریشان ہوئے اور اس پریشانی مین مریض کی طرح گھر مین بیٹھ رہے - جب آپس کے لوگون کو خبر ہوئی - کہ آپ گھر سے باہر نہین نکلتے کچھ بیمار ہین تو آپ کی عمات عیادت کے لئے آئین - آپنے فرمایا مین تو کچھ بیمار نہین ہون - لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین اپنے قریب کے رشتہ دارون کو آیندہ کے عذاب سے ڈراؤن - اونھون نے کہا - تو اون کو آپ دعوت دیجئے - مگر ابولہب سے کچھ نہ کہئے - کیونکہ وہ آپ کی بات کو نہ مانیگا - رسول اللہ صلعم نے اون سب کو اپنے یہان دعوت دی وہ سب لوگ آگئے - اون مین بنی المطلب بن عبد مناف کے بھی لوگ تھے - اور سب پینتالیس (۴۵)

مرد تھے ابولہب بھی یہ سنکر دوڑ آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ یہ سب تیرے اعمام اور بنی عم ہین ۔ تو ان سے گفتگو کر مگر اپنے صباۃ کو چھوڑ دے (صابی مذہب کو عرب لوگ برا سمجھتے تھے اور اسی لیے اوائل اسلام مین اسلام کو صابئی مذہب سے تعبیر کرتے تھے۔) اور یہ تو جان لے کہ تیری قوم والے تیرے لیے تمام عرب سے نہین لڑ سکتے ہین اگر تو یہی باتین کرتا رہے اور اس گفتگو سے باز نہ آئے تو بہتر تو یہ ہے کہ تجھے تیرے بنی اعمام پکڑ کر قید کر دین۔ کیونکہ تیرا پکڑ لینا اور قید کر دینا اس سے اونہین آسان ہے کہ تیرے اس فساد اٹھانے سے قریش کے باقی بطون تجھپر آ جھپٹین۔ اور اہل عرب اون کی امداد پر کھڑے ہو جائین۔ تو نے تو ایسی ہی بات نکالی ہے۔ کہ ایسی بات آج تک اپنے خاندان والون کے لئے شر و فساد کی کسی نے بھی نہین نکالی ہوگی۔ اس ابولہب کی گفتگو سے رسول اللہ صلعم اس مجلس مین ساکت رہ گیے اور کچھہ بیان نہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلعم نے ان لوگون کو دوبارہ بلایا۔ اور کہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَاُوْمِنُ بِهٖ وَاَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ پھر فرمایا کہ رہ رامد اپنے لوگون سے اگر جھوٹ نہین بولا کرتا۔ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مین خدا کا تمہاری طرف خاصتہ اور علی العموم تمام مخلوق کے لیے بھیجا ہوا آیا ہون تم لوگ جیسے سو جاتے ہو اسی طرح مر جاؤ گے۔ اور جیسے سونے کے بعد بیدار ہوا کرتے ہو اوسی طرح قبرون سے اٹھائے جاؤ گے۔ اور جو جو کام تم نے کئے ہین اون کا حساب دو گے۔ اور جنت ہمیشہ تک رہیگی اور دوزخ بھی ہمیشہ تک رہیگا۔ ان مین لوگون کو اپنے اپنے اعمال کے بموجب رہنا ہوگا؟

اس پر ابوطالب نے کہا۔ کہ تیری معاونت بہت ہی اچھی بات ہے اور تیری نصیحت کا قبول کرنا اور تیری بات کی تصدیق کرنا بہت ہی ضرور ہے۔ یہ لوگ جو یہان موجود ہین سب تیرے باپ دادا کی اولاد ہین۔ انہین مین سے مین بھی ایک ہون مجھہ مین اور ان مین یہی فرق

ہے۔ کہ مین تیری باتون کو پسند کرتا ہون۔ جو تجھے خدا تعالیٰ کے یہان سے حکم ہوا ہے۔ اوسے تو کیے جا۔ مین تیری مدد پر ہمیشہ موجود ہون۔ البتہ مجھ سے یہ نہین ہو سکتا کہ مین عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دون۔

ابو لہب نے کہا واللہ یہ تو بری بات ہے۔ آپ لوگون کو چاہیئے کہ اسے پہلے ہی پکڑ لو۔ یہ نہ ہو کہ تمہارے سوا دوسرے لوگ اسے پکڑ لین۔ اور قید کرین۔ ابوطالب نے کہا کہ ہم جب تک زندہ اور باقی ہین اوس وقت تک اوس پر کوئی آنکھ نہین اٹھا سکتا ہم اوسکی حمایت کو موجود ہین۔

۶۹۔ حضرت علی کے وصی ہونے کی روایت شیعہ مذہب کے مطابق۔

حضرت علی بن ابی طالب کہتے ہین کہ جب آیت وَاَنذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ نازل ہوئی۔ تو نبی صلعم نے مجھے بلایا۔ اور کہا علی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ مین اپنے خاندان والون کو قیامت کے عذاب سے ڈراؤن۔ اس سے مین بہت پریشان ہوا۔ اور مین نے یہ چاہا۔ کہ جب مین اون سے اس باب مین کچھ کہون گا تو وہ میری بات سے برا مانین گے۔ اس واسطے مین خاموش ہو رہا۔ کہ اسی مین میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا۔ محمد اگر تم اوس حکم کی تعمیل نہ کروگے جو خدا تعالیٰ نے تمہین دیا ہے تو پروردگار تمہین عذاب کریگا۔ اس واسطے علی مین چاہتا ہون کہ تم ایک صاع (پانچ سیر) کھانا پکواؤ۔ اور بکری کی ایک ران بھی اوسکے ساتھ شامل کرو۔ اور دودھ بھی ایک بڑے پیالہ مین بھرو۔ اور بنی عبدالمطلب کو بلا کر لاؤ۔ مین اون سے کچھ گفتگو کرون۔ اور جو مجھے حکم ہوا ہے وہ اونہین پہونچا دون۔ حضرت علی کہتے ہین۔ کہ جو آپ نے مجھے حکم دیا تھا وہ مین نے سب کیا۔ پھر مین اونہین بلا کر لایا۔ وہ سب چالیس آدمی تھے۔ راوی کو یہ یاد نہین رہا۔ کہ چالیس سے ایک آدمی زیادہ تھا یا ایک کم۔ اونہین پیغمبر کے اعمام ابوطالب حمزہ عباس ابولہب

بہی تہے۔ جب یہ سب جمع ہو گئے۔ تو حضرت علی کہتے ہین کہ آپ نے مجہ سے کہا۔ جو کہانا تم نے تیار کیا ہے اوسے لاؤ۔ پہر مین نے جب وہ کہانا لا کر رکہا۔ تو رسول اللہ صلعم نے گوشت کی ایک بوٹی لیکر کہائی۔ اور کسی قدر دانتون سے کاٹ کر اوسے طباق مین چارون طرف ڈالدیا۔ پہر فرمایا شروع کرو۔ بسم اللہ۔ لوگون نے کہانا کہایا۔ اور سب کا پیٹ بہر گیا۔ اور طباق مین سے کہانا صرف اسی قدر کم ہوا۔ کہ اون کے ہاتہون سے کہانے کے اوسمین نشان بن گیے۔ حالانکہ وہ کہانا اتنا ہی تہا۔ کہ جس قدر مین نے اونکے سامنے رکہا تہا فقط ایک ہی آدمی کے لیے کافی ہوتا۔ پہر مجہ سے آپ نے فرمایا کہ اونہین دودہ پلاؤ مین وہ پیالہ لایا۔ اور سب نے اوس سے پیا۔ اور خوب سیر ہو گئے حالانکہ وہ بہی اتنا ہی تہا کہ ایک ہی آدمی اوسے پی جاتا پہر جب رسول اللہ صلعم نے چاہا کہ کچہہ اون سے کلام کرین۔ کہ اسی مین ابولہب جہٹ پٹ اٹہہ کر بولنے لگا۔ اور کہا۔ کہ شاید اس شخص نے ہم پر سحر کر دیا ہے۔ یہ سنکر لوگ متفرق ہو گیے۔ اور رسول اللہ صلعم نے اوس روز کچہہ نہین کہا۔

پہر جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے فرمایا۔ کہ علی تم نے سنا اس شخص نے مجہ سے گفتگو مین سبقت کی۔ اور لوگ قبل اس کے کہ مین کچہہ کہون سب چلدیے۔ جیسا تم نے کل کہانا پکایا تہا آج بہی پکاؤ اور اون کو میرے پاس لاؤ۔ حضرت علی نے حسب الحکم سب کام کیا اور وہ لوگ آگئے اور مین نے اونہین کہانا کہلایا اور دودہ پلایا۔ وہ سب پی کر اور کہا کر سیر ہو گئے پہر رسول اللہ صلعم نے کلام کیا اور فرمایا کہ بنی عبد المطلب عرب کے کسی جوان کو مین نہین جانتا کہ اوس نے ایسی افضل بات اپنی قوم کو لا کر بتائی ہو جیسی مین نے تمہین بتائی ہے۔ میری بات کے ماننے مین تمہین دنیا و دین کی بہلائی ملے گی۔ اللہ تعالیٰ نے مجہے حکم دیا ہے

کہ مین تم کو دعوت دون - تم مین کون ایسا ہے جو اس کام مین میری معاونت و وزارت کرے اور میرا بہائی اور وصی اور خلیفہ تم مین سے بنے - اس پر سب لوگ جی چرا گئے - اور خاموش ہو رہے - حضرت علی کہتے ہین مین نے آنحضرت سے عرض کیا - کہ مین ان مین عمر کے لحاظ سے چہوٹا ہون - مگر مین آپ کا وزیر ہونا چاہتا ہون - اس پر نبی اللہ نے میری گردن پکڑ لی اور فرمایا کہ یہ میرا بہائی اور وصی اور خلیفہ ہے - یہ جو کہے اوسے سنو اور اوس کی اطاعت کرو - بہر علی کہتے ہین کہ سب لوگ ہنسکر اُٹھ کہڑے ہوئے اور ابوطالب سے کہنے لگے کہ محمد کہتا ہے کہ تو اپنے بیٹے کی بات سننے اور اطاعت کرے (اگرچہ بعض اہل سنت کی کتابون مین اس کا ذکر ہے - مگر درحقیقت یہ روایت شیعہ مذہب کے مطابق ہے اور عقل کے خلاف ہے کہ جس وقت رسول اللہ کی خود باتون کو کوئی تسلیم نہین کرتا تہا اوس وقت وہ امرائے خاندان کو اکٹہا کر کے اون سے ایک دس گیارہ برس کے نادان بچے کی باتین ماننے کو کہتے - اور اوس کی اطاعت کی طرف اونہین راغب و مائل کرتے - اگر وہ ایسا کرتے تو آپ کے دل کی امیدین سب دل مین ہی رہتین اور آج اسلام کہین بہی دکہائی نہ دیتا)

۲۰ - رسول اللہ کو علی الاعلان دعوت اسلام کا حکم اور آپ سے اور قریش سے مخالفت کی ابتدا

رسول اللہ صلعم کو حکم ہوا تہا کہ جو کچہ اللہ تعالی کی طرف سے اونہین حکم ہوا ہے اوسے بآواز بلند بیان کرین - اور دعوت الی اللہ اور اوسکے حکم کی مخلوق مین علی الاعلان منادی کرین - جب آپ اول اول نبی ہوئے ہین تو اوس وقت تین سال تک برابر مخفی دعوت اسلام کیا کرتے تہے - بہر آپ کو علانیہ دعوت اسلام کا حکم ہوا - تو آپ اللہ تعالی کے احکام کو بآواز بلند کہنے لگے - اور لوگون پر اسلام کو ظاہر کر دیا - اس سے لوگون کو کچہ نفرت نہ ہوئی - اور نہ اونکے

کام کی لوگوں نے کچھہ زیادہ تردید کی۔ اور اوس وقت تک کہ آپ نے اون کے معبودون کو برا نہ کہا اون لوگون نے کچھہ بہی آپ سے پرخاش نہ کی لیکن جب آپ نے اون کے معبودون کو برا کہنا شروع کیا۔ تو وہ لوگ آپ کے خلاف پر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ صرف وہ ہی حضرت کے خلاف نہ تہے۔ کہ جنہین اللہ تعالیٰ نے نعمت اسلام سے مشرف کردیا تہا۔ مگر یہ چند آدمی تہے اور وہ بہی چہپے ہوئے تہے۔

آپ کے چچا ابو طالب آپ کی حمایت کرتے اور اون کی طرفداری مین اُٹھ کھڑے ہوتے تہے۔ اور رسول اللہ صلعم اللہ تعالیٰ کے اوامر کو علانیہ بیان کرتے تہے۔ اور کوئی آپ کی تردید نہین کرتا تہا۔ مگر جب قریش نے دیکھا کہ آپ ایسی ہی باتین کہتے ہین جو اونہین ناگوار گزرتی ہین۔ اور ابو طالب اُن کی حمایت وحفاظت کرتے ہین۔ اور قریش کو نہین چہوڑتے کہ وہ آپ کو اون باتون سے باز رکہین۔ تو قریش کے چند اشراف اکٹھے ہوکر ابو طالب کے پاس آئے۔ ان لوگون مین یہ لوگ بہی تہے عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے دونو بیٹے۔ ابو البختری بن ہشام اسود بن المطلب ولید بن المغیرہ ابوجہل بن ہشام عاص بن وائل اور حجاج کے دونو بیٹے نُبَیہ اور مُنَبِّہ۔ اور ابو طالب سے کہنے لگے۔ کہ تیرا بہتیجا ہمارے معبودون کو برا کہتا اور ہمارے دین مین عیب نکالتا ہے۔ اور ہمین نادان اور ہمارے آبا کو گمراہ بتاتا ہے۔ یا تو تو اوس کو اِن حرکتون سے باز رکہہ۔ ورنہ ہمین اجازت دے۔ کہ ہم اوس کا خود بندوبست کرلین۔ کیونکہ دین کے لحاظ سے تو بہی تو اوس کے ایسے ہی خلاف مین ہے کہ جیسے ہم ہین ابو طالب نے اون سے چکنی چپڑی باتین کردین۔ اور رفق وملاطفت کے ساتھ اونہین لوٹا دیا۔

۱۷۔ قریش کا مکرر ابو طالب کے پاس آنا اور

پہر لوگ لوٹ کر چلے گئے۔ اور رسول اللہ صلعم

ابوطالب کا آپ کی حمایت کرنا

- وہ بہی کرتے رہے جو کرتے تہے - پہر آپ کا خیال لوگون مین مشہور ہوا - اور لوگون مین باہم دشمنی ہونے لگی - اور قریش مین جابجا آپ کا ذکر ہونے لگا اور اونہون نے مشورے کیے - اور ابوطالب کے پاس کمر ریگیے - اور اون سے کہا - کہ تو ہم مین عمر اور شرافت کے لحاظ سے بڑا ہے - ہم نے چاہا تھا - کہ تو اپنے بہتیجے کو منع کرتا - مگر تو نے کچھہ اوسے منع نہ کیا - اب یہ ہم سے نہین ہوسکتا - کہ وہ ہمارے معبودون کو اور ہمارے آبا کو برا بتائے - اور ہمین نادان وسفیہ ٹہیرائے اور ہم بالکل سکوت اختیار کئے سنتے رہین - اگر تو اوسے منع نہ کرے گا - تو ہم سے او تجھہ سے فساد ہوجائیگا - اور ہم دونو فریق سے کوئی مارا جائیگا - اور ایسی ہی اور بہی بہت باتین کہین - بعد ازان وہ لوگ چلے گئے -

جب ابوطالب نے دیکھا کہ قوم نے مجھے چہوڑ دیا - اور وہ مجھ سے عداوت کرنے لگی تو اونہین بہت شاق گزرا - اور یہ بہی اچھا نہ معلوم ہوا - کہ رسول اللہ صلعم کو وہ چہوڑ دین اور اونہین دشمنون کے حوالہ کردین - اس لیے رسول اللہ صلعم کو اونہون نے بلایا اور قریش نے جو کہا تہا وہ سب اون سے ذکر کیا - اور کہا کہ بہتیجے اپنی جان سلامت رکہہ اور مجھے بہی سلامت رکہہ - اس بکہیڑے مین مجھے مت پہنسا دے - جس کی مجھے طاقت نہین ہے -

یہ سنکر رسول اللہ کو گمان ہوا کہ آپ کے چچا نے اپنی قدیمی راے پلٹ دی - اور آپ کو چہوڑ دیا - اور آپ کی امداد سے جی چرالیا اس واسطے آپ نے فرمایا وہ اے چچا اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتہہ مین آفتاب اور دوسرے مین ماہتاب بہی لاکر رکہدین اور کہین کہ تو اپنی باتون کو چہوڑ دے تب بہی مین اسلام کو نہین چہوڑ سکتا - اور اوس وقت تک یہی دعوت کرتا رہونگا

کہ اسلام کو اللہ تعالیٰ دنیا مین نہ پھیلاوے۔ یا مجھے موت نہ دیدے "۔ پھر رسول اللہ صلعم رو پڑے اور اُٹھکر چلدئے۔ جب آپ واپس ہو کر چلے تو ابوطالب نے آواز دیکر پکارا۔ اور کہا بھتیجے جاؤ۔ جو تمھین اچھا معلوم ہوتا ہے وہ کہو۔ مین تمھین اکیلا نہ چھوڑون گا۔ اور تمھاری ہر طرح حمایت کرون گا۔

۲۷۔ قریش کا ابوطالب سے آپ کو قتل کے لئے مانگنا اور اون کا حمایت کرنا۔

جب قریش کو معلوم ہو گیا۔ کہ ابوطالب رسول اللہ صلعم سے کنارہ نہین کرتے بلکہ وہ آپ کے طرفدار اور قوم کی عداوت کے لیے مضبوط ہین۔ تو وہ عمارۃ بن الولید کو ابوطالب کے پاس لائے۔ اور کہا کہ یہ عمارۃ بن الولید قریش کا ایک نوجوان ہے جس کے بڑے بڑے بال ہین اور نہایت حسین ہے۔ اسے تو لے لے۔ اس کی عقل اور قوت تیرے کام آئیگی۔ اوسے تو اپنا بیٹا بنالے۔ اور اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالہ کردے۔ جس نے ہمین سفیہ بنایا ہے اور ہمارے اور ہمارے آبا کے دین کی مخالفت کرتا ہے۔ اور ہماری جماعت کو متفرق کر رہا ہے۔ اوسے ہم مار ڈالین گے آدمی کے بدلے آدمی ہوتا ہے۔ ابوطالب نے کہا۔ یہ کیا لغو بات تم مجھ سے چاہتے ہو۔ اپنا بیٹا مجھے دیتے ہو۔ کہ مین اوسے کھانا کھلاؤن اور پرورش کرون اور میرا بیٹا مجھ سے عوض مین لیتے ہو کہ اوسے قتل کر ڈالو یہ تو کبھی بھی نہین ہو سکتا اس پر مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف نے کہا۔ کہ ابوطالب لوگون نے یہ بات انصاف کی کہی ہے مگر مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو اوسے مانیگا نہین۔ ابوطالب نے کہا۔ کہ انھون نے تو بات انصاف کی نہین کہی۔ مگر مجھے تیرا ارادہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تو مجھے چھوڑنا چاہتا ہے۔ اور میرے برخلاف قوم کا شریک ہوتا ہے۔ تو تجھے اختیار ہے جو چاہے کر اس پر بڑی سخت گفتگو ہوئی۔ اور سب و شتم تک کی نوبت پہونچ گئی۔

۳۸ ۔ ابوطالب کے سبب بنی ہاشم کا حضرت کی حمایت کرنا اور ابوطالب کا استقلال ۔

پہر قریش اون صحابہ رسول اللہ پر سختی کرنے لگے جو بعض بعض قبائل مین مسلمان ہو گئے تہے اور ہر قبیلہ نے اپنے قبیلہ کے مسلمانون کو ستایا اور اونہین عذاب دینے لگے ۔ کہ کسی طرح سے وہ دین اسلام سے پہر جائین ۔ اور اللہ تعالی نے اپنے رسول کے واسطے ابوطالب کو حامی بنادیا ۔ ابوطالب بنی ہاشم کے پاس آئے ۔ اور اون سے کہا کہ رسول اللہ صلعم کی حمایت کے لئے تیار ہوجائین سب نے اپنی رضامندی ظاہر کی ۔ اور بجز ابولہب کے اور سب ابوطالب کے شریک ہو گئے ۔ جب ابوطالب نے دیکہا کہ بنی ہاشم اون کے شریک ہو گئے ۔ تو اونہون نے اون کی تعریف کی ۔ اور رسول اللہ صلعم کی اون سے فضیلت بیان کی ۔

کہتے ہین ۔ کہ قریش ابوطالب کے پاس اون کی وفات کے وقت بہی گئے تہے ۔ اور اون سے کہا تہا کہ تو ہمارا بڑا اور سید ہے اپنے بھتیجے کی نسبت ہمارا انصاف کر ۔ اوس سے کہدے کہ وہ ہمارے معبودون کو برا کہنے سے باز آئے ۔ ہم بہی اوسے اور اوس کے خدا کو برا کہین گے ۔ اس پر ابوطالب نے رسول اللہ کو بلایا ۔ اور جب وہ آئے تو اون سے کہا ۔ کہ یہ تمہاری قوم کے سردار ہین ۔ اور چاہتے ہین کہ آپ اون کے معبودون کو برا نہ کہین اور وہ بھی آپ کے خدا کو برا نہ کہین گے ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ۔ کہ چچا صاحب کیا مین اونہین اوس امر کی دعوت نہ کرون جو بہت ہی اچہا ہے ۔ اور اوس سے تمام عرب اون کے تابع ہوجائین گے ۔ اور عرب کی گردنین اونکے قبضہ مین آجائینگی ۔ ابوجہل بولا ۔ وہ کونسا امر ہے ۔ ہمین بتا ہم وہ ہی کرین گے ۔ بلکہ اوس سے دس گنا زیادہ کرین گے ۔ حضرت نے فرمایا ۔ کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ سنتے ہی وہ بدک کر

متفرق ہو گیے - اور بولے کہ اس کے سوا اور کچھہ کہو - تو ہم تمہاری مان جائین - یہ تو نہین مانین گے
حضرت نے فرمایا کہ اگر آپ لوگ آفتاب بہی لیکر آئین اور اوسے لا کر میرے ہاتھون مین رکھدین
اس کے سوا تب بہی مین تو اور کچھہ نہ کہون گا - اسی کی ہی تم کو دعوت کرون گا - راوی کہتا ہے
کہ پہر وہ غضبناک ہو کر آپ کے پاس سے اُٹھ گیے اور چلدئے اور بولے کہ ہم ضرور تجہے اور تیرے
خدا کو گالیان دینگے - جس نے تجہے ایسا حکم دیا ہے وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا
عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۚ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۚ
(اور ان مین کے چند رودار لوگ یہ کہکر چل کہڑے ہوئے کہ چلو جی اوس کی کچھہ بہی سنا نہ چاہیئے اپنے
معبودون پر جمے رہو - یہ بات جو یہ شخص کہتا ہے بے شک اسمین اس کا کچھہ مطلب ہے - ہم نے
تو یہ بات اپنے پچہلے مذہب مین کبہی سنی نہین - ہو نہ ہو اس کی اپنی من گھڑت بات ہے)

۷۴ - ابو طالب کا مسلمان نہ ہونا - پہر رسول اللہ اپنے چچا کے پاس آئے اور کہا کہ کوئی ایسا
کلمہ کہو - کہ قیامت کے دن مین تمہارے ایمان کی شہادت دون - کہا مجہے عرب لوگ برا کہین گے
اور کہینگے کہ موت کے وقت ڈر گیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو ضرور جو آپ کہتے مین وہ کہدیتا - لیکن
اب تو مین ملتِ اشیاخ پر ہون - اس پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ (اے پیغمبر تم اپنے اپ جسے چاہو ہدایت نہین کر سکتے بلکہ اللہ جس کو
چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے)

کمزور مسلمانون کی ایذا دہی

۷۵ - کفار کا کمزور مسلمانون کو ایذائین دینا اور بلال کو حضرت ابوبکر کا مول لیکر آزاد کرنا -

یہ وہ لوگ ہین جو اول اول مسلمان ہوئے ہین اور اون کے خاندان ایسے نہین تہے کہ جو اون کی

حمایت کرتے۔ اور نہ اون مین اور کسی طرح کی قوت تھی جس سے اون کا بچاؤ ہوتا۔ ہان جو لوگ ایسے تھے کہ جن کے خاندان تھے۔ کفار اون کا کچھہ نہین کر سکتے تھے۔ جب کفار نے دیکھا۔ کہ عشیرہ اور قبیلہ والے مسلمانون پر تو ہمارا زور نہین چلتا۔ تو ہر ایک قبیلہ نے اپنے قبیلہ کے کمزور مسلمانون کو پکڑا۔ اور اونہین قید مین ڈالتے اور عذاب دینے لگے۔ کبھی تو اونہین مارتے اور کبھی بھوکا پیاسا رکھتے اور کبھی مکہ کی سخت دہوپ مین ڈالتے یا آگ سے گرم کرتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ وہ کسی طرح اسلام کو چھوڑ دین ان مین ایسے لوگ بھی تھے۔ کہ جو ان مصائب سے گھبرا جاتے اور بظاہر اسلام سے انکار کرتے لگتے۔ مگر اون کے دل مین نور ایمان چمکتا رہتا تھا۔ اور بعض ایسے تھے کہ کہ اپنے ایمان پر جمے رہتے اور اللہ تعالی اونہین بچا لیتا تھا۔

انہین مین ایک شخص بلال بن رباح الحبشی ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے مولی تھے۔ اون کا باپ حبش کا قیدی تھا۔ اور مان حمامہ بھی اون کی حبشیہ قیدی تھی۔ اور وہ سرات پہاڑ کے مولدین مین سے تھے۔ اور کنیت ابو عبداللہ تھی۔ اور امیہ بن خلف الجمحی کے قبضہ مین آ گئے تھے۔ اُمیہ کا قاعدہ تھا۔ کہ اونہین دوپہر کی سخت گرمی مین لیجاتا۔ اور کبھی چت اور کبھی پیٹ کے بل زمین پر لٹا دیتا اور حکم دیتا کہ ایک بڑا پتھر لائین اور اون کے سینہ پر رکھوا دیتا اور اون سے کہتا۔ کہ تجھے ہمیشہ ایسی ہی ایذا دون گا جس سے اگر تو نے محمد سے کفر نہین کیا اور لات و عزی کی پرستش نہین کی تو اسی طرح مر جائے گا۔

ورقہ بن نوفل کا جب کبھی اون پر گزر ہوتا اور اونہین عذاب مین مبتلا دیکھتا اور وہ کہتے ہوتے کہ ایک ہے ایک ہے دوسرا کوئی خدا نہین ہے۔ تو ورقہ کہتا کہ ایک ہے ہی ایک ہے ہی اے بلال۔ پھر اُمیہ سے کہتا۔ کہ اگر تو اسے مار بھی ڈالے گا۔ تب بھی یہ اوس (محمد) کی

دوستی سے نہ پہرے گا۔

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر نے دیکھا۔ کہ اُمیہ اونہین عذاب کر رہا ہے۔ اونہون نے اُمیہ سے کہا کہ اس بیچارہ پر تو عذاب کرتا ہے خدا سے نہین ڈرتا۔ امیہ نے کہا کہ تو نے ہی تو اوسے بگاڑا اور گمراہ کیا ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا میرے پاس ایک غلام ہے جو تیرے ہی دین پر ہے اور اس سے بہی بڑا مضبوط اور حبشی ہے۔ مین اوسے تجھے اس کے عوض مین دیتا ہون تو اسے مجھے دیدے۔ امیہ نے اسے قبول کر لیا۔ اور حضرت ابوبکر نے اپنا غلام اوسے دیکر بلال کو اوس سے لے لیا۔ اور آزاد کر دیا۔ پہر بلال نے مدینہ کو ہجرت کی۔ اور رسول اللہ صلعم کے ساتھہ تمام معرکون مین شریک رہے۔

۶ ۔ بنی مخزوم کا عمار کو اور اون کے ماں باپ کو تکالیف دینا۔

انہین کمزور مسلمانون مین ایک عمار بن یاسر ابو الیقظان العنسی بہی تہے عنس مراد قبیلہ کا ایک بطن ہے اور عنس نون سے ہے۔ عمار اور اون کے باپ اور ماں مسلمان ہو گئے تہے۔ یہ قدیمی مسلمانون مین ہین۔ اوس وقت مسلمان ہوئے تہے کہ مسلمانون کی تعداد تیس سے کچھہ اوپر ہو گئی تہی اور رسول اللہ صلعم ارقم بن ابی الارقم کے مکان مین تہے یہ اور صہیب ایک ہی روز مسلمان ہوئے تہے۔ یاسر بنی مخزوم کے حلیف تہے۔ بنی مخزوم عمار کو اور اونکے ماں باپ کو مکہ کی گھاٹیون مین اوس وقت لیجاتے تہے جب کہ پتہر نہایت گرم ہو جاتے تہے اور وہان اونہین گرمی کی شدت سے ایذا دیتے تہے۔ ایک مرتبہ نبی صلعم اون پر ہو کر گذرے۔ اور فرمایا آل یاسر تمہارا ہمارا موعد جنت ہے۔ اس کے بعد یاسر اسی عذاب سے مر گیے۔

عمار کی ماں سمیہ نے انہین تکالیف مالایطاق سے غصہ مین آکر ابوجہل کو کچھہ سخت سست

کہا۔ ابوجہل کے ہاتہہ مین نیزہ تہا سمیہ کی قُبُل مین اوس نے نیزہ مارا۔ اوس سے وہ مرگئی یہی عورت سب سے اول اسلام مین شہید ہوئی ہے۔ عمار کو بہی بڑا عذاب دیتے تہے کبہی تو اونہین گرمی کی سختی سے ستاتے اور کبہی سرخ گرم پتہر اون کے سینہ پر رکہدیتے اور کبہی پانی مین غرق کردیتے تہے۔ اور کہتے تہے کہ جب تک تو محمد کو گالیان نہ دے گا اور لات اور عزی کی تعریف نہ کریگا۔ تب تک تجہے ہم نہ چہوڑین گے۔ آخر مجبور ہوکر عمار اون کے حکم کی تعمیل کرتے جب وہ کہین ان کی ایذا موقوف کرتے تہے ایک مرتبہ عمار نبی صلعم کے پاس روتے ہوئے آئے آپ نے پوچہا خیر تو ہے۔ عمار نے کہا۔ یا رسول اللہ بُری حالت ہے۔ اس اس طرح لوگ مجہ سے پیش آتے ہین۔ آپ نے دریافت کیا پہر تمہارا دل کیا کہتا ہے۔ عمار نے کہا میرے دل کو اپنے ایمان سے اطمینان ہے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ لوگ پہر تمہین ایذا دین تو تم بہی جو کچہہ وہ کہین پہر وہی کرنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت یہ آیت نازل فرمائی مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (جو شخص کفر پر مجبور کیا جاوے۔ مگر اوس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔ اوس سے کچہہ مواخذہ نہ ہوگا۔ لیکن جو شخص ایمان لانے کے بعد خدا کے ساتہہ کفر کرے۔ اور کفر بہی کرے تو جی کہول کر تو ایسے لوگون پر خدا کا غضب اور اون کے لئے بڑا سخت عذاب ہے)

یہ عمار رسول اللہ کے ساتہہ تمام معرکون مین شریک رہے ہین۔ اور صفین مین حضرت علی کے طرفدارون مین قتل ہوئے ہین۔ ان کی عمر نوے سے بلکہ بعض قول مین ترانوے چورانوے سے تجاوز کرگئی تہی۔

۷۷۔ خباب کو کفار کا ایذا دینا انہین غریب مسلمانون مین سے خباب بن الارث تہے۔ ان کا

باپ کسکر کا سوادی تہا (سوادی عراق کے دیہاتی کو کہتے ہین) ربیعہ کی قوم والے لڑادسے پکڑ لائے تھے۔ اور مکہ مین لاکر سباع بن عبد العزیٰ الخزاعی کے ہاتھ جو بنی زہرہ کا حلیف تہا بیچ گئے تھے یہ سباع وہ شخص ہے جو حضرت حمزہ کے ساتھ اُحد کے روز میدان مین لڑنے کو نکلا تھا۔ اور خباب تمیمی تھے۔ ان کا اسلام قدیمی ہے۔ کہتے ہین کہ یہ چھٹے مسلمان ہین۔ اور رسول اللہ صلعم کے ارقم کے مکان مین جانے سے پہلے مسلمان ہوئے ہین۔ انہین کفار نے پکڑ لیا تہا اور سخت عذاب دیا کرتے تھے۔ وہ انہین ننگا کرتے اور برہنہ بدن گرم زمین پر لٹاتے۔ اور پہر رضف پر لاکر ڈالدیتے تھے۔ رضف اوس پتھر کو کہتے ہین جو آگ سے گرم کیا جائے۔ اگرچہ وہ ان کے سر کو خوب جھنجوڑتے (اور ان سے وہ باتین کہتے جو اوپر مذکور ہوئین) مگر یہ اون کی ایک بات کو بھی نہین مانتے تھے۔ انہون نے مدینہ کو بھی ہجرت کی۔ اور رسول اللہ کے ساتھ تمام معرکون مین شریک رہے۔ اور پھر کوفہ مین آکر رہنے لگے ۳۷ھ مین ان کا انتقال ہوا ہے۔

۷۸۔ صہیب رومی کو کفار کا اذیتین دینا۔ انہین لوگون مین سے صہیب بن سنان الرومی تھے۔ یہ درحقیقت رومی نہ تھے رومیون کی طرف انہین اس لیے منسوب کر دیا ہے کہ رومی انہین پکڑلے گئے۔ اور وہان بیچ ڈالا تہا۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ان کا رنگ بہت سرخ تھا اس واسطے انہین رومی کہتے تھے یہ نمر بن قاسط بن ہنب بن افصی ابن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ کے قبیلہ سے تھے۔ اور رسول اللہ صلعم نے قبل اسکے کہ ان کے اولاد ہو انہین ابو یحییٰ کی کنیت دیدی تھی۔ یہ بھی اونہین لوگون مین سے تھے جنہین خدا کے راستے مین تکلیفین اٹھانا پڑی ہین کفار انہین سخت ایذائین دیتے تھے۔ جب انہون نے چاہا کہ ہجرت کر جائین تو قریش نے انہین روک

لیا تھا۔ مگر انہون نے اپنا تمام مال دیکر اون سے اپنی جان چھڑائی۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت انہین نماز پڑہانے کے واسطے اوس وقت تک حکم دیا تھا۔ کہ جب تک اہل شوریٰ کسی شخص کو خلیفہ نہ مقرر کرین۔ یہ مدینہ مین بماہ شوال ۳۶ھ ستر برس کی عمر مین مرے ہین۔

۷۹۔ عامر کو کفار کا ایذا دینا اور حضرت ابوبکر کا مول لیکر اُنہین آزاد کرنا۔

عامر بن فہیرہ بہی ایک شخص تہے۔ جو طفیل بن عبد اللہ الازدی کے مولیٰ تہے اور طفیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مادرزاد بہائی تہا۔ ام رومان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ یہ عامر بہی قدیمی مسلمانون مین ہین اور رسول اللہ ارقم کے مکان مین تشریف نہین لے گئے تہے کہ یہ اوس وقت مسلمان ہوگیے تہے۔ یہ بہی مستضعفین مین سے تہے اور اللہ کے راستے مین ان کو بہت تکلیفین لوگون نے دی ہین۔ مگر یہ اپنے دین سے نہین پہرے۔ انہین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مول لیکر آزاد کر دیا تہا۔ یہ اون کی بکریان چرایا کرتے تہے۔ جب نبی صلعم اور حضرت ابوبکر غار مین چہپے تہے تو اوس وقت یہ حضرت ابوبکر کی بکریان لیکر غار پر آیا کرتے تہے۔ اور رسول اللہ اور ابوبکر رض کے ساتھہ مدینہ کو ہجرت کی تہی۔ اور راستے مین اون کی خدمت کرتے جاتے تہے۔ یہ بدر اور احد کی لڑائیون مین بہی موجود تہے۔ پہر بیر معونہ کی لڑائی مین شہید ہوگئے۔ اس وقت اون کی عمر چالیس سال کی تہی۔ جس وقت ان کے برچھا لگا ہے تو بولے برب الکعبہ مین تو اپنی مراد کو پہونچ گیا۔ ان کی لاش دفن کرنیکے واسطے باوجود تلاش کے نہین دستیاب ہوئی کہتے ہین۔ کہ فرشتون نے اونہین دفن کر دیا تہا۔

۸۰۔ ابوفکیہہ کو حضرت ابوبکر کا مول لیکر آزاد کرنا

انہین مین ابوفکیہہ بہی ہین۔ جن کا نام بعض افلح

اور کفار کی ایذا سے بچانا

اور بعض یسار بتاتے ہین یہ صفوان بن خلف الجمحی کے غلام تہے۔ اور بلال کے ساتہہ مسلمان ہوئے تہے۔ انہین تب امیۃ بن خلف نے پکڑا اور ایک رسی سے ٹانگ باندہی۔ اور لوگون سے کہا کہ اونہین کہنچین۔ پہر اونہین جلتی زمین مین ڈالدیا۔ وہان ایک گوبریلا کیڑا آیا۔ تو امیہ نے اون سے کہا کیا یہ تیرا رب نہین ہے۔ اونہون نے کہا میرا رب اور تیرا رب اور اس کا رب سب کا اللہ ہے۔ اس پر اوس کم بخت نے اون کا گلا گہونٹا اور بڑے زور سے دبایا۔ اوس وقت اوس کا بہائی ابی بن خلف بہی موجود تھا۔ اور کہتا جاتا تہا اور اسے تکلیف دے دیکہین محمد آتا ہے اور اسے اپنے جادو سے بچاتا ہے یا نہین چنانچہ وہ اوسے ایک عرصہ تک دبائے رہا۔ اور گمان ہوگیا کہ ابو فکیہہ مرگئے۔ لیکن کچہہ دیر بعد اون کو پہر افاقہ ہوگیا۔ اوس وقت کہین ابوبکرؓ ادہر تشریف لے آئے۔ انہون نے اِن کو مول لیکر آزاد کردیا۔

ایک روایت یہ بہی ہے کہ یہ بنی عبد الدار کے مولی تہے۔ اور وہ اونہین بہت عذاب دیتے تہے۔ یہان تک کہ ان کے سینہ پر پتہر رکہدیا کرتے تہے جس سے اونکی زبان نکل نکل پڑتی تہی۔ مگر پہر بہی یہ اپنے دین سے نہ پہرے۔ اور مدینہ کو ہجرت کی۔ اور بدر کی لڑائی سے پہلے مرگیے۔

۸۱۔ حضرت ابوبکر کا لبینہ۔ زنیرہ نہدیہ ام عبیس کو مول لیکر عذاب کفار سے بچانا۔

انہین مین سے لبینہ بنی مومل بن حبیب بن عدی بن کعب کی لونڈی ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب کے اسلام سے پہلے مسلمان ہوئی تہی۔ حضرت عمر اوسے تکلیف دیا کرتے تہے جب وہ بدحال ہوجاتی تو اوسے چہوڑ دیتے تہے اور کہتے تہے کہ مین نے تجہے آزردہ ہوکر چہوڑ دیا ہے۔ وہ بہی اون سے کہتی تہی۔ اگر تو مسلمان نہ ہوا تو اللہ تعالی بہی

تجھ سے ایسا ہی کرے گا۔ حضرت ابو بکر نے اوسے مول لیکر آزاد کر دیا۔

ایک زنیرہ بھی بنی عدی کی لونڈی تھی۔ اسے بھی حضرت عمر ستایا کرتے تھے۔ بعض کہتے ہین۔ کہ بنی مخزوم کی لونڈی تھی ابو جہل اوسے عذاب دیا کرتا تھا کہ جس سے وہ اندھی ہوگئی تھی۔ تو اوس سے ابو جہل نے کہا کہ لات اور عزی نے تجھے اندھا کر دیا۔ اوس نے کہا۔ کہ لات اور عزی کیا جانتے ہین کہ کون اونہین عبادت کرتا ہے اور کون نہین کرتا لیکن یہ بات آسمان سے ہوئی ہے۔ میرا رب میری بصارت کے پھر دیدینے پر قادر ہے۔ خدا کی قدرت کہ صبح کو اللہ تعالی نے اوسے پھر جیسی بینا پہلے تھی ویسا ہی کر دیا۔ اس پر قریش بولے کہ یہ محمد کا سحر ہے۔ اسے بھی حضرت ابو بکر نے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔

ایک عورت نہدیہ بنی نہد کی مولاۃ تھی۔ اور بنی عبد الدار کے قبضہ مین تھی۔ یہ بھی مسلمان ہوگئی تھی۔ اسے بھی اس لیے وہ ستاتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ ہم تجھے اوس وقت تک ایذا دینا نہ چھوڑین گے کہ تجھے محمد کے اصحاب مین سے کوئی آکر مول نہ لے لے اسی لیئے حضرت ابو بکر ہوپنچے اور مول لیکر آزاد کر دیا۔

ایک ام عبیس یا لبابا یا اُم عنیس یا لبنون بھی مسلمان ہوگئی تھی جو بنی زہرہ کی لونڈی تھی۔ اور اسود بن عبد یغوث اوسے ستایا کرتا تھا۔ حضرت ابو بکر نے اسے بھی لیکر آزاد کر دیا تھا۔

۸۲۔ ابو جہل کا اسلام کے خلاف مین کوشش کرنا

ابو جہل کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ شریف مسلمانون کے پاس آتا۔ اور اون سے کہتا کیا تم اپنا اور اپنے باپ کا دین چھوڑتے ہو۔ جو تم سے بہتر تھا۔ اور اوس سے کہتا کہ تیری راے اور تیرے کام بڑے قبیح ہین اور تیری عقل جاتی رہی ہے۔ اور تو کمین ہوگیا ہے۔ اور اگر وہ مسلمان تاجر ہوتا تو کہتا کہ دیکھ تیری تجارت مین

خلل پڑ جائے گا۔ اور تیرے مویشی ہلاک ہو جائین گے۔ اور اگر غریب ہوتا تو اوسے بہکاتا اور جب نہ مانتا تو اوسے ایذا دیتا تہا۔

مستہزئین اور وہ لوگ جو نبی صلعم کو سخت ایذا دیتے تہے

۸۳۔ ابولہب کی فتنہ پردازیان ان لوگون کی بہی قریش مین ایک جماعت تہی۔ ایک اون مین رسول اللہ کا چچا ابولہب عبد العزیٰ ابن عبد المطلب تہا جو حضرت کو سخت ایذا دیتا تہا۔ اور مسلمانونکو بہی ستاتا تہا۔ اور حضرت کی ہمیشہ تکذیب کیا کرتا تہا اور آپ کو ایذا دیا کرتا تہا۔ راستہ مین نبی صلعم کے دروازہ پر نجاست اور بدبو کی چیزین لا کر ڈالدیتا تہا یہ حضرت کا پڑوسی تہا۔ رسول اللہ صلعم یہ دیکھکر فرماتے تہے۔ بنی عبد المطلب یہ کیسا پڑوس کا حق ہے۔ ایک مرتبہ حضرت حمزہ نے اوسے دیکھہ لیا۔ تو نجاست اوس سے چہین کر اوسی کے سر پر ڈالدی۔ ابولہب نے اپنا سر جہاڑ ڈالا۔ اور بولا کہ یہ شخص احمق ہے اور پہر کبہی یہ حرکت نہ کی لیکن تب بہی اور لوگون کو بہڑکایا کہ وہ ایسا کیا کرین۔ ابولہب مکہ مین اوس وقت مرا ہے جب کہ اوسے بدر مین مشرکون کی شکست کی خبر آئی تہی۔ یہ اوس وقت چیچک مین مبتلا تہا اور اسی مرض سے اوس کی موت ہوئی ہے۔

۸۴۔ اسود بن عبد یغوث کا استہزا۔ انہیں مین سے اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ تہا جو رسول اللہ صلعم کے ماموں کا بیٹا تہا۔ یہ بہی مستہزئین مین سے تہا۔ جب فقرائے مسلمین کو دیکہتا تو اپنے رفیقون سے کہتا کہ یہی دنیا کے بادشاہ ہین جو کسریٰ کی حکومت کے وارث ہون گے۔ اور نبی صلعم سے کہتا تہا کہ محمد تم پر کچہہ آج بہی آسمان سے آواز آئی۔ اور خدا نے کچہہ بات چیت کی۔ اور اسی طرح کی اور بہی بہت باتین

کیا کرتا تہا یہ ایک مرتبہ اپنے وطن سے کہین گیا تہا۔ وہان بادِ سموم مین کہین پہنس گیا
جس سے اسکا منہ سیاہ ہوگیا تہا جب لوٹ کر آیا تو گہر والون نے اسے پہچانا نہین۔ اور دروازہ
بند کرکے اوسے گہر مین نہین آنے دیا۔ جس سے حیران پریشان وہ لوٹ گیا۔ اور
پیاس سے کہین جاکر مرگیا۔ یہ بہی بیان کرتے ہین۔ کہ جبرئیل نے آسمان سے اشارہ کیا
اور اوسے خارش کی بیماری ہوگئی۔ اور بدن مین پیپ پڑگئی۔ جس سے وہ مرگیا۔

۸۵-حارث بن قیس کا استہزا انہین مین سے ایک شخص حارث بن قیس بن عدی
بن سعد بن سہم السہمی تہا جو رسول اللہ صلعم پر پہبتیان کہتا اور آپ کو ستاتا تہا۔ اس کی مان
کا نام عیطلہ تہا۔ ابن العیطلہ کے نام سے مشہور تہا یہ ایک پتہر کو لیتا اور اوس کی پرستش
کرتا۔ پہر جب کوئی اور اچہا پتہر دیکہتا تو پہلے کو چہوڑ کر دوسرے کو اوٹہا لیتا اور اوسے
پوجتا تہا۔ اور کہتا تہا کہ محمدؐ نے اپنے اصحاب کو بہکا دیا ہے۔ اور وہم کہ مین ڈال رکہا ہے
کہ وہ مرنے کے بعد پہر جی اوٹہین گے۔ واللہ ہم یونہین زمانہ کی گردش سے مرجایا کرتے ہین
اور اسی کی نسبت یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰاہُ وَاَضَلَّہُ اللّٰہُ
عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِہٖ وَقَلْبِہٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ غِشٰوَۃً فَمَنْ یَّھْدِیْہِ مِنْ بَعْدِ اللّٰہِ اَفَلَا
تَذَکَّرُوْنَ وَقَالُوْا مَا ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا یُھْلِکُنَآ اِلَّا الدَّھْرُ
(اے پیغمبر بہلا تم نے اوس شخص کے حال پر بہی نظر کی جس نے اپنے ہوائے نفسانی کو اپنا معبود
بنا رکہا ہے اور علم ہوتے ساتے اللہ نے اوسے گمراہ کردیا ہے اور اوس کے کانون پر اور اوسکے
دل پر مہر لگادی ہے اور اوس کی آنکہون پر پردہ ڈالدیا ہے۔ تو خدا کے گمراہ کئے بعد اوس کو کون
ہدایت دے سکتا ہے۔ تم لوگ غور و فکر کو کام مین نہین لاتے۔ اور کہتے ہین کہ ہماری تو یہی
دنیا کی زندگی ہے۔ اور بس۔ یہین مرتے ہین اور یہین جیتے ہین۔ اور زمانہ ہی ہم کو ایک وقت

معین تک زندہ رکھکر مار دیا کرتا ہے)

اس نے ایک نمکین مچھلی کھائی تھی۔ اوس سے پانی پیتے پیتے مرگیا اور بعض کہتے ہین۔ کہ اوسے گلے کی بیماری ہوگئی تھی۔ اور ایک قول مین ہے کہ اُسکے سر مین پیپ پڑگئی تھی اوس سے وہ مرگیا۔

۸۷۔ ولید بن المغیرہ اور حضرت کو اوس کا ساحر بتانا۔

انہین مین سے ایک شخص ولید بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم ہے۔ اس کی کنیت ابو عبد شمس تھی۔ اور اوسے عدل (مساوی) کہتے تھے۔ کیونکہ وہ کل قریش کا عدل (مساوی) تھا۔ تمام قریش ملکر بیت کو لباس پہنایا کرتے تھے۔ اور ولید اکیلا اوسے لباس پہناتا تھا۔ اسی نے قریش کو جمع کیا تھا۔ اور اون سے کہا تھا کہ مخلوق حج کے ایام مین یہان آتی ہے۔ اور محمد کا حال تم سے پوچھا کرتی تھی۔ اون کے جواب مین ہر ایک تم مین سے اپنے اپنے خیال کے موافق کہدیا کرتا ہے۔ کوئی تو اوسے ساحر بتاتا ہے اور کوئی کاہن اور کوئی شاعر اور کوئی مجنون کہا کرتا ہے۔ وہ ان باتون مین کسی کے مشابہ نہین ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اوسے ساحر کہا کرو۔ کیونکہ وہ ایک بھائی کو دوسرے بھائی سے اور مرد کو عورت سے جدا کردیتا ہے یہ ہجرت کے تین مہینے بعد پچانوے برس کی عمر مین مرا اور حجون مین دفن ہوا تھا۔ ایک مرتبہ یہ خزاعہ کے ایک شخص کے پاس گیا۔ جو اس کے تیر دن مین پر لگاتا تھا۔ اوسکے تیرون پر اس نے پانو رکھدیا جس سے پیر مین کچھ زخم آگیا۔ پھر جبرئیل نے اپنے ہاتھ سے اس زخم پر اشارہ کردیا۔ جس سے اوس کا زخم پھٹ گیا۔ اور وہ اوس سے مرگیا۔ مرتے وقت وہ اپنے بیٹون سے کہہ گیا۔ کہ خزاعہ سے اوس کی دیت لین۔ چنانچہ خزاعہ نے اوس کی دیت دی۔

۸۷۔ اسیہ اور ابی خلف کے بیٹے اور عقبۃ بن ابی معیط۔

انہین مین امیہ اور اُبی خلف کے دونو بیٹے بہی ہین ۔ یہ دونو حضرت کی ایذارسانی مین سب سے بڑے ہوئے تہے ۔ تہے اور جہوٹا بتاتے تہے ایک مرتبہ ابی ایک ران کی ہڈی ہاتہہ مین لیے ہوئے آپ کے پاس آیا ۔ اور ہڈی کو ہاتہہ سے توڑ کر کہنے لگا ۔ کیا تو کہتا ہے کہ تہارا رب اس ہڈی مین جان ڈالدے ۔ سکتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ قَالَ مَنْ يُحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ (انسان کہتا ہے کہ کون ایسی قدرت رکہتا ہے ۔ کہ ہڈیان جو گلکر خاک ہوگئی ہون اونہین جلا کر کہڑا کردے ۔ اے پیغمبر تم اوس سے کہدو کہ جس نے اون ہڈیون کو اول بار پیدا کیا تہا وہی اون کو دوبارہ بہی جلادے گا)

ایک مرتبہ عقبۃ بن ابی معیط نے کہانا پکایا اور رسول اللہ صلعم کی دعوت کی ۔ حضرت نے فرمایا ۔ کہ مین اوس وقت تک نہین آسکتا کہ تو اشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ نہ کہے لیکن جب اوس نے کلمہ پڑہ لیا ۔ تو آپ اوسکے ساتہہ تشریف لے گئے ۔ اس پر امیہ بن خلف نے کہا ۔ کیا تو نے ایسے ایسے الفاظ کہہ لیے ۔ اوس نے کہا ۔ کہ مین نے اپنے طعام کے سبب سے کہہ لیے ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي (جس روز حقیقی سلطنت خدا ہی کی ہوگی ۔ اوس روز نافرمان آدمی مارے افسوس کے اپنے ہاتہہ کاٹ کاٹ کہائے گا اور کہیگا اے کاش مین بہی رسول کے ساتہہ دین کے رستے مین لگ لیتا ۔ ہائے میری کم بختی کاش مین فلان شخص کو دوست نہ بناتا ۔ اوس نے تو مجہے نصیحت حاصل ہوجانے کے بعد اوس سے بہٹکادیا) یہ اُمیہ بدر کے روز بحالت کفر مارا گیا ۔ حبیب اور بلال نے اسے قتل کیا تہا ۔ اور بعض کہتے ہین کہ رفاعہ

بن رافع الانصاری نے مارا تہا۔ اوس کا بہائی اُبیؓ۔ اوسے رسول اللہ صلعم نے اُحُد
کے روز قتل کیا۔ اور برچہی سے اوسے مارا تہا۔

۸۸- ابو قیس اور عاص اور نزول اِنّا اعطینٰا انہین مین ابو قیس بن الفاکہتہ بن المغیرہ بہی ہے
یہ اون لوگون مین سے ہے جو رسول اللہ صلعم کو ایذا دیتے اور ابو جہل کی اعانت کرتے
تہے۔ اسے حضرت حمزہؓ بدر کے روز قتل کیا ہے۔ انہین مین سے ایک شخص
عاص بن وائل السہمی ہے۔ جو عمرو بن العاص کا باپ تہا۔ یہ بہی مستہزئین مین سے تہا۔
اور جب رسول اللہ کا بیٹا ابراہیم مرا ہے تو کہا کرتا تہا۔ کہ محمد ابتر (یعنی اوسکا نام لیوا کوئی
نہین) ہے۔ اوس کی اولاد نرینہ زندہ نہین رہتی ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اِنّآ
اَعطَینٰکَ الکَوثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانحَر اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الاَبتَرُ (اے پیغمبر ہم نے تمہین
بڑی خیر و برکت دی ہے۔ اوس کی شکر گزاری مین تم اپنے رب کی نمازین پڑہو۔ اور اوس کے نام کی
قربانیان کرو۔ جو تمہارا دشمن ہوگا اوسی کا نام لیوا نہ رہے گا۔) ایک روز یہ اپنے گدہے پر سوار
ہوا۔ جب مکہ کی ایک گہاٹی مین پہونچا تو وہان وہ گدہا بیٹھ گیا۔ اور کسی جانور نے اوسکے
پیر مین کاٹ کہایا۔ اوس سے پانون ایسا سوج گیا کہ جیسے اونٹ کی گردن ہوتی ہے
جب نبی صلعم نے ہجرت کی۔ اور مدینہ مین پہونچے ہین تو اوس مہینے کی دوسری تاریخ کو
یہ اوسی سے مرا ہے۔ اس وقت اس کی عمر پچاسی برس کی تہی۔

۸۹- نضر بن الحارث اور اوس کا قتل انہین مین ایک شخص نضر بن الحارث بن علقمہ بن
کلاۃ بن عبد مناف بن عبد الدار تہا جس کی کنیت ابو قائد تہی۔ اور رسول اللہ کی تکذیب
اور آپ کی اور آپ کے اصحاب کی ایذا دہی مین تمام قریش سے بڑہکر تہا۔ یہ اہل فارس
کی کتابین پڑہتا اور یہود و نصاریٰ سے ملا کرتا تہا۔ اور اوس نے سنا تہا۔ کہ ایک نبی پیدا

ہونے والا ہے۔ اور اوس کی بعثت کا زمانہ قریب ہے۔ اس لیے وہ کہتا تہا۔ کہ اگر کوئی نذیر آیا۔ تو ہم لوگ کوئی بہی کیون نہو اوس سے بڑہ کر ہی ہدایت پانے والے ہون گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (اور یہ لوگ تو اللہ کی بڑی بڑی پکی قسمین کہایا کرتے تہے کہ اون کے پاس خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا آئیگا۔ تو کوئی امت بہی ہو وہ ضرور ہر ایک امت سے زیادہ روبراہ ہون گے۔ پہر جب ڈرانے والا اون کے پاس آپہونچا تو اوس کے آنے سے اون کی نفرت کو الٹی ترقی ہوئی۔ کہ لگے ملک مین سرکشی اور بڑی بڑی تدبیرین کرنے۔ اور بری تدبیر الٹی بری تدبیر کرنے والے ہی پر پڑتی ہے۔ تو ہونہو یہ لوگ اوسی برتاوٴ کے منتظر ہین جو اگلے لوگون کے ساتہہ ہوتا رہا ہے۔ تو اے پیغمبر تم خدا کے قاعدہ کو بدلتا ہوا نہ پاوٴ گے۔) یہ یہ بہی کہا کرتا تہا۔ کہ محمد تمہارے پاس پہلون کے ڈہکوسلے لیکر آیا ہے چنانچہ اس باب مین کئی آیتین نازل ہوئی ہین۔ اسے مقداد نے بدر کے روز گرفتار کر لیا تہا۔ رسول اللہ صلعم نے اوس کی گردن مارنے کا حکم دیا۔ اور علی بن ابی طالب نے اوسے اثیل مین قتل کر ڈالا۔

۹۰۔ ابوجہل بن ہشام انہین مین ایک ابوجہل بن ہشام المخزومی تہا۔ نبی صلعم کی اور آپ کے اصحاب کی عداوت اور ایذادہی مین کوئی شخص اس کے برابر نہ تہا۔ اس کا اصلی نام تو عمرو اور کنیت ابوالحکم تہی۔ مگر مسلمانون نے اس کی کنیت ابوجہل بنائی ہے۔ وہ کہا کرتا تہا کہ اگر محمد ہمارے معبودون کو برا بتائے تو ہم اوس کے خدا کو گالیان دینگے اس پر اللہ تعالی کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ

عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (اے مسلمانو تم اون لوگون کو بُرا نہ کہو جو خدا کے سوا اورون کی پرستش کرتے ہین - ورنہ بے سمجھے ازراہِ عداوت یہ خدا کو بُرا کہہ بیٹھین گے -) اسی نے سمیہ عمار بن یاسر کی مان کو قتل کیا تھا - اوس کے افعال خوب مشہور ہین - یہان زیادہ ذکر کی ضرورت نہین - یہ بدر کی لڑائی مین مارا گیا - عفرا کے بیٹون نے اسے مارا تھا - اور عبد اللہ بن مسعود نے اوس کا کام تمام کیا تھا -

۹۱ - نبیہ و منبہ اور شمشیر ذو الفقار انھین مین بنیہ اور منبہ السہمی حجاج کے دو نو بیٹے ہین یہ بھی اور اپنے رفیقون کی طرح رسول اللہ صلعم کو ایذا دیتے اور طعن کیا کرتے تھے - اور جب کبھی رسول اللہ سے ملتے تو کہتے تھے - کہ خدا کو کوئی اور آدمی نہ ملا - جو اوس نے تجھے نبی کر کے بھیجا ہے - یہان تو بہت لوگ تجھ سے عمر و دولت مین بڑھ کر ہین منبہ مارا گیا - حضرت علی نے اسے بدر کے روز قتل کیا تھا - اور عاص ابن منبہ بن حجاج بھی مارا گیا اوسے بھی اسی روز حضرت علی نے مارا تھا - اسی کی تلوار کا نام ذو الفقار تھا - اور بعض نے بیان کیا ہے کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی اور ایک قول مین ہے کہ بنیہ کی تھی -

۹۲ - زہیر بن ابی امیہ ناقض صحیفہ انھین مین ایک زہیر بن ابی امیہ ام سلمہ کے باپ کا بیٹا تھا - اور اوسکی مان کا نام عاتکہ بنت عبد المطلب تھا - یہ بھی اونھین لوگون مین سے تھا - جو رسول کی تکذیب کرتے اور طعن کیا کرتے تھے - مگر اس نے نقض صحیفہ مین بڑی اعانت کی تھی - اس کی موت کی نسبت اختلاف ہے - کوئی تو کہتے ہین کہ بدر کی طرف روانہ ہوا تھا مگر بیمار ہو کر مر گیا - اور کوئی کہتے ہین کہ بدر کی لڑائی مین گرفتار ہوا تھا اوسے رسول اللہ صلعم نے آزاد کر دیا جب وہ مکہ معظمہ کو لوٹ کر آیا تو وہان مر گیا - اور بعض کا بیان ہے کہ یہ احد کی لڑائی مین بھی موجود تھا وہان اوس کے ایک تیر لگا اوس سے وہ مارا گیا - اور کسی کسی نے یہ بھی کہا ہے - کہ وہ

فتح مکہ کے بعد یمن کو چلا گیا تھا - وہان کفر کی ہی حالت مین مرا مسلمان نہین ہوا -

۹۳ - عقبہ اور اسلام مین اول مصلوب انہین مین عقبہ بن ابی معیط بھی تھا - اس کا نام ابان بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس اور کنیت ابو الولید تھی - یہ رسول اللہ صلعم کو نہایت ایذا دیتا اور آپ سے اور مسلمانون سے نہایت عداوت رکھتا تھا - اس نے ایک مرتبہ ٹوکرا لیا اور اوسمین نجاست بھری - اور رسول اللہ صلعم کے دروازہ پر لایا - لیکن اوسے یہان طلیب بن عمیر بن وہب بن عبد مناف بن قصی نے دیکھ لیا - جس کی مان کا نام اروی بنت عبد المطلب تھا - اوس نے ٹوکرا اوس سے چھین کر اوسی کے سر پر مارا اور کان پکڑ کر خوب کھینچے - عقبہ نے آکر طلیب کی مان سے شکایت کی - اور کہا کہ تیرا بیٹا بھی محمد کے طرفداری کرنے لگا ہے - اوس کی مان نے کہا تو پھر اگر ہم اوس کی حمایت نہ کرین تو اور کون کرے - ہمارے تو مال اور جانین محمد پر سے قربان ہین - یہ عقبہ بدر کی لڑائی مین گرفتار ہو کر مارا گیا - عاصم بن ثابت الانصاری نے اوسے مارا تھا - کہتے ہین کہ جس وقت اوس کے قتل کا ارادہ کیا گیا تو اوس نے کہا محمد بال بچون کے واسطے پھر کون پرورش کرنے والا ہے - آپ نے فرمایا - آتش دوزخ - یہ صفرا مقام مین مارا گیا تھا - اور بعض کہتے ہین کہ عرق الظبیہ مین قتل ہوا اور صلیب دیا گیا تھا - یہی اول شخص ہے جو اسلام مین مصلوب ہوا ہے -

۹۴ - اسود بن المطلب کا استہزا انہین مین ایک اسود بن المطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی تھا - جو استہزا کیا کرتا تھا اور جس کی کنیت ابو زمعہ تھی - یہ اور اوس کے اصحاب جب نبی صلعم کو او آپکے اصحاب کو دیکھتے تو اشارہ کرتے تھے کہ یہ روے زمین کے پادشاہ چلے آرہے ہین - اور یہی لوگ ہین جو کسری او قیصر کے خزانون کے مالک ہون گے - اور آپ کو دیکھ دیکھکر سیٹیان

اور تالیان بجاتے تھے۔ اس لیے رسول اللہ صلعم نے اس پر بددعا کی تھی۔ کہ وہ اندھا ہو جاے اور اوس کا بیٹا مرجاے۔ اسی مین یہ ایک مرتبہ کسی درخت کے نیچے بیٹھا۔ وہان جبرئیل نے اس کے منہ اور آنکھون پر اوس درخت کا ایک پتا اور اوس کا ایک کانٹا مارا۔ جس سے یہ اندھا ہو گیا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اوس کی آنکھون کی طرف اشارہ ہی کیا تھا کہ اوس کی آنکھین پھوٹ گئین۔ جس سے رسول اللہ صلعم کو اوس نے تنگ کرنا چھوڑ دیا۔ اس کا بیٹا اور یہ کفر کی حالت مین بدر کے روز مارے گئے۔ ابو دجانہ نے اسے قتل کیا تھا۔ اور اوس کے بیٹے کا بیٹا عقیب بھی حضرت حمزہ اور علی دونو کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور اوسکے بیٹے کا بیٹا حارث بن زمعہ بن الاسود بھی مارا گیا تھا۔ اسے بھی حضرت علی نے ہی قتل کیا تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ یہ حارث اُسی کا بیٹا تھا۔ مگر اول روایت زیادہ صحیح ہے۔ اسی نے یہ شعر کہے ہین ؎

أَتَبْكِي أَنْ يُضِلَّ لَهَا بَعِيرٌ	وَيَمْنَعُهَا مِنَ النَّوْمِ السُّهُودُ

کیا یہ عورت اس پر روتی ہے۔ کہ اوس کا اونٹ کھو گیا ہے اور اوسکی بیچینی سے اوسکی نیند جاتی رہے

فَلَا تَبْكِي عَلَى بَكْرٍ وَلَاكِن	عَلَى بَدْرٍ تَقَاصَرَتِ الْجُدُودُ

اوس سے کہدو کہ اونٹون پر نہ رو۔ بلکہ بدر والون پر رو۔ جہان کہ قسمت نے بڑی کوتاہی کی ہے

یہ اوس وقت مرا ہے جس وقت لوگ احد کی لڑائی کے واسطے سامان کر رہے تھے۔ اگرچہ یہ اوس وقت مریض تھا مگر کفار کو لڑائی کی تحریض و ترغیب دیتا تھا۔

۹۵۔ مطعم مالک اور رکانہ کی عداوت انھین مین ایک مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف تھا جس کی کنیت ابو الریان تھی یہ بھی رسول اللہ صلعم کو ایذا اور گالیان دیتا اور پھبتیان کہتا اور تکذیب کیا کرتا تھا۔ بدر کے روز گرفتار ہو کر بحالت کفر حضرت حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا۔

ایک اور مالک بن الطلاطلہ بن عمرو بن غبشان بھی مستہزئین مین سے تہا۔ اور بڑا ہی پاجی تہا حضرت نے اس پر بد دعا کی تہی۔ جبریل نے اوس کے سر کی طرف اشارہ کیا جس سے اوسمین پیپ پڑ گئی۔ اور وہ مر گیا۔

انہین مین ایک اور شخص رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن المطلب تہا۔ جس کو حضرت سے عداوت شدید تہی۔ ایک مرتبہ وہ حضرت سے ملا اور کہنے لگا۔ اسے برادرزادہ مین نے تیری باتین سنی ہین۔ تو جہوٹ تو نہین بولتا ہے۔ اگر تو مجھے پچہاڑ لے تو مین جانونگا تو بالکل سچا ہے۔ وہ ایسا زبردست تہا کہ اوسے کوئی پچہاڑ نہین سکتا تہا۔ کشتی ہوئی۔ تو رسول اللہ صلعم نے اوسے تین مرتبہ گرا دیا۔ اور اوس سے مسلمان ہونے کو کہا۔ مگر اوس نے کہا کہ مین اوس وقت تک مسلمان نہین ہوتا جب تک کہ اس درخت کو آپ اپنے پاس نہ بلا لین رسول اللہ صلعم نے اوس درخت سے کہا "آؤ" وہ زمین کو چیرتا ہوا چلا آیا۔ رکانہ نے کہا۔ مین نے تو ایسا بڑا ساحر کہین نہین دیکھا اچہا اوسے حکم دیجئے کہ اپنی جگہہ کو لوٹ جائے۔ حضرت نے اوس سے کہا "لوٹ جا" وہ لوٹ گیا تو بولا کہ یہ بڑا ہی جادو ہے۔

۹۶۔ رسول اللہ کے باقی دشمن یہ لوگ آنحضرت سے سخت عداوت رکھتے تہے۔ اور اور روسائے قریش عتبہ اور شیبہ وغیرہ کی طرح اگرچہ دشمن تو تہے مگر بڑی عداوت نہ تہی۔ ہان قریش مین کچہہ اور لوگ بہی حضرت کے بڑے اشد دشمن تہے۔ لیکن چونکہ وہ آیندہ چلکر اسلام لے آئے۔ اس لیے ہم نے اون کا ذکر چہوڑ دیا ہے۔ ان لوگون مین ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب اور عبد اللہ بن ابی امیہ المخزومی برادر ام سلمہ تہا۔ مگر اوس کی مان دوسری تہی اوس کا نام عاتکہ بنت عبد المطلب تہا۔ جو رسول اللہ صلعم کی پہوپہی ہوتی تہین۔ اور ایسے

بھی ابوسفیان بن حرب اور حکم بن ابی العاص والد مروان وغیرہ بھی پہلے دشمن تھے
اور یوم الفتح کو مسلمان ہو گئے تھے۔

ہجرت حبش

۹۷۔ حبش کو مسلمانون کا سب سے اول ہجرت کرنا جب رسول اللہ صلعم نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب بڑی مصیبت مین مبتلا ہین اور آپ اللہ تعالی کی عنایت اور ابوطالب کی حمایت کے سبب مامون ومصئون ہین۔ مگر آپ مین اتنی قدرت نہین ہے۔ کہ اونکی حفاظت کر سکین۔ تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کہ تم لوگ حبش کی طرف ہجرت کر جاؤ۔ وہان ایسا پادشاہ ہے کہ جس کی وجہ سے کوئی تم پر ظلم نہ کرے گا۔ اوس وقت تک تم لوگ وہان رہو۔ کہ اللہ تعالی کوئی بہبود کی صورت پیدا کر دے۔ اور اس بلا سے مخلصی کا موقع ملجائے۔ اس واسطے مسلمان فتنہ کے خوف اور اللہ تعالی کے دین کی خاطر حبش کو چلے گئے۔ یہی اسلام مین سب سے اول ہجرت ہوئی ہے۔ اسمین حضرت عثمان بن عفان اور اون کی بی بی رقیہ بنت نبی صلعم اور ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ اور اونکی بی بی سہلہ بنت سہیل اور زبیر بن العوام وغیرہ دس مرد اور بعض نے کہا ہے گیارہ مرد اور چار عورتین تہین۔ اور نبوت کے پانچوین سال رجب مین گئے تھے۔ جو اظہار دعوت اسلام کا دوسرا سال تھا۔

۹۸۔ رسول اللہ کا قرآن مین سہو اور قریش کے اسلام لانے کی غلط خبر سنکر حبش سے مسلمانونکی واپسی پھر یہ لوگ حبش مین شعبان اور رمضان کے دو مہینے رہے۔ اور شوال ۵ نبوی مین واپس چلے آئے۔ ان کے آنے کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ نبی صلعم نے جب دیکھا۔ کہ آپ کے لوگ

آپ سے دور ہو گیے۔ تو آپ کو بہت شاق گزرا۔ اور تمنا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ کوئی صورت ایسی پیدا کر دے۔ کہ یہ لوگ پھر اون کے پاس آجائین۔ اور یہ خیال آپ کے دل مین ہر وقت رہنے لگا اس پر سورۃ والنجم اذا ہوی اللہ تعالیٰ کے یہان سے نازل ہوئی۔ جب آپ اسے مجمع قریش مین سناتے وقت اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی تک پہونچے (جس کے معنی ہین مشرکو کیا تم نے لات اور عزیٰ اور ایک تیسرے کو جس کا نام مناۃ ہے دیکھا ہے) تو چونکہ آپ کے دل مین اپنی تمنا کا خیال بیٹھا ہوا تھا شیطان نے آپ کے منہ سے یہ کلمات نکلوا دئے تِلْكَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰی (یہ نوجوان نازنین اعلیٰ درجے کے ہین اور ان کی شفاعت مقبول ہوگی)

جب یہ الفاظ آپ کی زبان مبارک سے قریش نے سنے تو وہ بہت ہی خوش اور مسرور ہوئے۔ اور مسلمانون نے بھی جانا کہ آپ سچ فرماتے ہین۔ وہ آپ پر کسی طرح کوئی اتہام نہین کر سکتے تھے۔ اور نہ اون کو آپ پر کبھی سہو و خطا کا گمان ہوتا تھا اس واسطے جب آپ سجدہ مین تشریف لے گئے تو تمام مسلمانون نے اور نیز مشرکان قریش نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ ایک ولید بن المغیرہ نے سجدہ نہ کیا۔ وہ بہت بوڑھا تھا۔ اوسے سجدہ کرنے کی طاقت نہ تھی۔ اس لیے اوس نے بطحا کی ہاتھہ مین مٹی اٹھائی۔ اور اوس پر سجدہ کر لیا۔

پھر لوگ متفرق ہو گیے۔ اور یہ خبر اون مسلمانون کو پہونچی۔ جو حبش مین تھے۔ کہ قریش تمام مسلمان ہو گیے۔ اسواسطے کچھ لوگ وہان سے لوٹ پڑے اور کچھ وہین ٹھیرے رہے۔

ادہر رسول اللہ صلعم کے پاس جبرئیل آئے۔ اور آپ کو وہ خبر دی جو آپ نے سہو سے خلاف قرآت قرآن مین پڑھ دیا تھا اس سے رسول اللہ صلعم نہایت محزون ہوئے اور خدا سے بہت ڈرے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ (اور ہم نے تم سے پہلے کوئی ایسا رسول اور نبی نہین بہیجا۔ کہ اوسکو یہ معاملہ پیش نہ آیا ہو۔ کہ جب اوس نے اپنی طرف سے کسی بات کی تمنا کی۔ تو شیطان نے اوس کی تمنا مین وسوسہ نہ ڈالا ہو پہر آخر کار اللہ تعالیٰ نے وسوسہ شیطانی کو دور اور اپنی آیتون کو مضبوط کر دیا۔)
اس سے آپ کا رنج اور خوف جاتا رہا اور تسلی ہو گئی

۹۹۔ عثمان بن مظعون اور کفار کی ایذا پر مسلمانون کا حبشہ کو مکرر ہجرت کرنا۔

لیکن جب رسول اللہ نے الفاظ مذکورہ سے اپنی برأت ظاہر کی تو قریش نے وہ ہی پہلی سختی مسلمانون پر پہر شروع کر دی۔ پہر جب مسلمان جو حبش مین تہے مکہ کے قریب پہونچے تو اونہین معلوم ہوا۔ کہ اسلام قریش کی جو خبر اونہون نے سنی تہی وہ باطل ہے۔ اس واسطے جو لوگ اون مین سے مکہ مین آئے وہ یا تو کسی سے جوار اور پناہ لیکر اندر آئے یا چہپ کر مکہ مین داخل ہوئے حضرت عثمان ابو حیحہ سعید بن العاص بن امیہ کے جوار مین آئے۔ اور کفار کے شر سے امن حاصل کی۔ ابو حذیفہ بن عتبہ اپنے باپ کے جوار مین آئے۔ اور عثمان بن مظعون ولید بن المغیرہ کے جوار مین آئے۔ لیکن جب اون کے دل مین یہ خیال آیا۔ کہ مشرک کے ذمہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ بہتر ہے تو اونہون نے ولید کی جوار رد کر دی۔ لبید بن ربیعہ قریش مین اپنا یہ قول پڑہا کرتا تہا ؎

وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلُ	أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلُ
اور تمام نعمتین ضرور ہی مٹ جانے والی ہین	یاد رکھو ہر شے اللہ کے سوا باطل و ناچیز ہے

جب اوس نے پہلا مصرع پڑہا تو عثمان بن مظعون نے۔ کہا۔ تو نے یہ سچ کہا۔ مگر جب دوسرا مصرع اوس نے پڑہا۔ تو کہا تو جہوٹا ہے نعیم جنت کو کبہی زوال نہین ہے۔

لبید نے کہا۔ اے قریش کے لوگو۔ تمہاری مجالس پہلے تو ایسی نہ تھین۔ اور یہ سفاہت کی باتین تم لوگون مین نہین ہوا کرتی تھین اب یہ تمہارا کیا حال ہو گیا۔ یہ تو تمہاری شان سے بعید ہے۔ پھر لوگون نے عثمان بن مظعون کا سب حال سنایا اور اوس کے جوار و ذمہ کی کیفیت بھی بیان کی۔ اس پر بنی مغیرہ مین سے کوئی شخص اُٹھا۔ اور عثمان کی ایک آنکھ مین طپانچہ مارا۔ یہ دیکھکر ولید بن المغیرہ ہنس پڑا۔ اور چونکہ عثمان نے اوسکا جوار رد کر دیا تھا۔ اس سے وہ خوش ہوا۔ اور کہا عثمان تجھے میری پناہ چھوڑنے سے یہ نتیجہ ملا عثمان نے کہا۔ مین کیا پروا کرتا ہون دوسری آنکھ بھی میری اسی لیے حاضر ہے ولید نے کہا کیا تو میری حمایت مین پھر آنا چاہتا ہے عثمان نے کہا۔ اللہ کی حمایت کے سوا مین اور کسی کی حمایت نہین چاہتا۔ اس پر سعد بن ابی وقاص اُٹھے۔ اور جس نے عثمان کی آنکھ مین تھپڑ مارا تھا۔ اوس کے اس زور سے تھپڑ مارا۔ کہ ناک توڑ دی۔ کہتے ہین کہ یہی اسلام مین سب سے اول خون بہا ہے۔

غرض جب اسی طرح سے مسلمانون کو مکہ مین ایذائین پہونچنے لگین تو اونہون نے پھر حبشہ کو دوبارہ ہجرت کی۔ اور جعفر بن ابی طالب اور اون کے بعد یکے بعد دیگرے مسلمان نکل نکل کر حبش کو چلدئے۔ یہانتک کہ وہان بیاسی[۸۲] آدمی ہو گئے اس وقت تک رسول اللہ صلعم مکہ مین ہی ستے تھے۔ اور سر اُٹھا اوپر اُٹھا اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے۔ جب قریش نے دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلعم کا کچھ بھی نہین کر سکتے۔ تو آپ پر یہ اتہام لگایا۔ کہ وہ ساحر اور کاہن اور مجنون اور شاعر ہین۔ اور جس شخص کی طرف اونہین اندیشہ ہوتا کہ یہ کہین مسلمان نہ ہو جائے اوسے حضرت کے پاس ملنے سے منع کرتے تھے۔ اور اوسے آپکے پاس نہین جانے دیتے تھے۔

۱۰۰- رسول اللہ صلعم کے قتل کے لیے لوگون کا مستعد ہونا۔

اب ان سب باتون مین سب سے بڑی بات وہ ہی جو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے بیان کی ہے۔

وہ کہتے ہین۔ کہ ایک روز قریش حجر مین آئے۔ اور نبی صلعم کا ذکر کیا۔ کہ اوس کی ایسی ایسی حالت ہے اور ہم نے اس قدر صبر کیا ہے۔ اسی مین رسول اللہ صلعم سامنے سے آئے۔ اور جا کر رکن کو بوسہ دیا۔ پہر اون کے ساتہہ ساتہہ کعبہ کا طواف کیا یہان اوہنون نے رسول اللہ پر کوئی یاد ہوائی باتین اشارون مین کین۔ عبداللہ کہتے ہین کہ مین نے اس کا حضرت کے چہرۂ مبارک پر اثر دیکہا۔ پہر آپ چلے۔ اور جب دوبارہ طواف کیا تو پہر اوہنون نے ایسی ہی باتین کین۔ پہر تیسرے طواف مین بہی ایسا ہی کیا اس پر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ قریش کے لوگو۔ سنو مین اس لیے آیا ہون۔ کہ تم کو ذبح کرڈالون۔ عبداللہ کہتے ہین۔ یہ بات سنتے ہی اون کا تو ایسا حال ہوگیا۔ کہ گویا آسمان سے پرندے اون کے اوپر مردون کا گوشت کہانے کو اتر رہے ہین۔ اور اونمین جو بڑے سخت دشمن اور ایذا دہندہ تہے وہ نہایت ہی بلاغت سے حضرت سے صلح کی باتین کرنے لگے۔

بعد ازان رسول اللہ صلعم واپس تشریف لے گئے۔ جب دوسرا روز ہوا تو پہر لوگ حجر مین مجتمع ہوئے۔ اور ایک نے دوسرے سے کہا۔ کہ دیکہو اوس کی اب کیا حالت ہوگی وہ تو اب ایسا ہوگیا۔ کہ تمہارے خلاف باتین کرنے لگا۔ اور تم نے اوسے چہوڑ رکہا ہی اسی مین رسول اللہ صلعم پہر سامنے سے نمودار ہوئے۔ اور اون پر وہان جتنے آدمی تہے ایک ساتہہ جہپٹ پڑے اور کہا تو ہی ہے جو ایسے ایسے کہتا ہے۔ حضرت نے فرمایا ہان مین ہی ہون جو ایسے ایسے کہتا ہون۔ اسمین عقبہ بن ابی معیط نے آپ کی چادر

پکڑلی۔ اور ابوبکر الصدیق اون کی حمایت کے واسطے کھڑے ہوگئے۔ اور رو رو کر کہنے لگے کیا تم لوگ اوس شخص کو قتل کرتے ہو جو اللہ کو اپنا رب کہتا ہے۔ پہر وہ لوگ لوٹ گئے۔ یہ اون سب روایتون سے بڑہ کر روایت ہے جو آپ کی ایذا دہی کی نسبت بیان کی گئی ہین۔

مہاجرین کی گرفتاری کیلئے قریش کا نجاشی کے پاس آدمی بہیجنا

۱۰۱۔ قریش کا سفیرون کو نجاشی کے پاس مسلمانون کی گرفتاری کے لیے بہیجنا۔

جب قریش نے دیکہا۔ کہ مہاجرین تو حبشہ مین جا کر بڑے اطمینان سے رہنے لگے۔ اور وہان امن چین سے اون کی گذرنے لگی۔ اور نجاشی نے اون کے ساتہ اچہا سلوک کیا ہے تو آپس مین مشورہ کیا اور عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ابی امیہ کو نجاشی کے پاس سفیر کر کے بہیجا۔ اور اوسے اوسکی اصحاب کیواسطے تحائف اور ہدئے دیئے چنانچہ یہ دونون روانہ ہوئے۔ اور حبش جا پہونچے۔ اور نجاشی کے ہدئے نجاشی کو اور اوسکے اصحاب کے ہدئے اوسکے اصحاب کو جا کر دیئے۔ اور اوس کے اصحاب سے کہا۔ کہ ہماری قوم کے چند سفیہون اور نادانون نے ہمارا دین چہوڑ دیا ہے۔ اور چہوڑنے کے بعد وہ اوس دین مین داخل نہین ہوئے ہین جو بادشاہ نجاشی کا ہے۔ بلکہ اونہون نے ایک نیا دین بنایا ہے جسے ہم نہ جانتے ہین نہ آپ لوگ اوس سے واقف ہین۔ اس واسطے ہماری قوم کے سردارون نے ہمین بادشاہ کے پاس بہیجا ہے۔ کہ وہ ہماری قوم والون کو جو یہان چلے آئے ہین ہمین دیدے جب ہم بادشاہ سے التجا کرین۔ اور اپنی قوم والون کو اوس سے مانگین۔ تو آپ لوگ اوس کو رائے دیجئے۔ کہ وہ اونہین ہمارے ساتہ جانے کے لیے ہمارے حوالہ کر دے اور اس باب مین اون لوگون سے بات چیت نہ کرے۔ اونہین یہ خوف ہوا تہا۔ کہ اگر

نجاشی مسلمانون کی گفتگو سننے تو شاید وہ اونہین پہر ہمارے حوالہ نہ کرے گا۔ اسپر نجاشی کے لوگون نے سفیرون سے اون کی مدد کرنے کا وعدہ کرلیا۔

پہر یہ دونو نجاشی کے پاس گیے۔ اور جو اون کی درخواست تہی۔ وہ اوس سے سب بیان کی۔ اور اوس کے اصحاب نے اون سفیرون کے کلام کی تائید کی۔ اور کہا کہ مسلمانون کو اون کے حوالہ کردیا جاے۔ یہ سنکر پادشاہ بہت غصہ ہوا۔ اور کہا ہرگز نہین۔ مین اون لوگون کو جنہون نے میری پناہ لی۔ اور میرے ملک مین آکر رہے۔ اور دوسرے پادشاہون کے ملک کو چہوڑکر میرے ملک مین آنا اونہون نے پسند کیا اوس وقت تک ان کے حوالہ نہ کرون گا جب تک کہ مین اون سے اِن کی بات کا جواب نہ لے لون۔ اگر یہ سفیر سچے ہین تب تو مین اونہین ان کے حوالہ کردون گا۔ اور اگر یہ سفیر اپنی بات مین سچے نہ نکلے تو مین اون کی حفاظت کرون گا۔ اور اون کو پناہ دون گا۔

۱۰۲۔ نجاشی کا سفیرون کی درخواست پر مسلمانون کے مذہب کی تحقیقات کرکے اون کی درخواست نامنظور کرنا۔

پہر نجاشی نے اصحاب نبی صلعم کے پاس اپنا آدمی بہیجا۔ اور اونہین اپنے پاس بلایا وہ اوس کے پاس گیے۔ اور یہ پختہ ارادہ کرلیا۔ کہ کچہہ ہی ہوجاے نجاشی بُرا مانے یا بہلا جو حق بات ہے وہ ہی کہین گے۔ ان مین بولنے والے جعفر بن ابی طالب تہے۔ نجاشی نے مسلمانون سے پوچہا کہ یہ کیا دین ہے جو تم نے اپنی قوم کا دین چہوڑکر اختیار کیا ہے۔ اور نہ میرا دین اور نہ اور کوئی دین جو دنیا مین مروج ہین کوئی تم نے اختیار کیا ہے۔ جعفر نے کہا پادشاہ سلامت ہم جاہلیت کے لوگ تہے۔ بتون کی پرستش کرتے مردے جانور کہاجاتے اور بدکاریان کرتے تہے اور رشتہ دارون کے ساتہہ بے رحمی کرتے اور پناہ کا حق ادا نہین کرتے تہے ہم مین

جو زبردست ہوتا وہ زیردست کو کھائے لیتا تھا۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف ایک رسول بھیجا۔ وہ ہم مین ہی سے ہے۔ ہم اوس کا نسب جانتے ہین۔ اور اوس کے صدق و امانت اور عفت کے حال سے خوب واقف ہین۔ اوس نے ہمین اللہ کی توحید کی طرف بلایا اور کہا کہ خدا کے ساتھہ کسی کو شریک نہ کرو۔ جو بت پرستی ہم کرتے تھے کہا کہ اوسے چھوڑ دو۔ اور سچ بولا کرو۔ امانت مین خیانت نہ کرو۔ صلہ رحم اور جوار کا حق ادا کرتے رہو۔ محرمات سے بچو۔ اور خون نہ کرو۔ بدکاریون سے باز آؤ۔ جھوٹ نہ بولو۔ یتیم کا مال مت کھاؤ نماز پڑھو۔ روزہ رکھو۔ اور اسی قسم کی اور اسلام کی باتین بیان کین۔ پھر جعفر نے کہا۔ کہ جب یہ باتین اوس رسول نے ہم کو بتائین تو ہم اوس پر ایمان لائے۔ اور اوس کی تصدیق کی۔ اور جو اوس نے حرام قرار دیا اوسے ہم نے حرام مانا اور جو اوس نے حلال کیا اوسے ہمنے حلال تسلیم کیا۔

اس پر ہماری قوم ہم پر ظلم کرنے اور ستانے لگی۔ اور ایسی مصیبتین ہم پر ڈالین کہ جس سے ہم دین اسلام کو چھوڑ دین۔ اور پھر بت پرستی کرنے لگین۔ جب اونھون نے ہمین دبایا اور ہم پر ظلم کرنے لگے۔ اور ہمارے دین کے احکام ہمین ادا کرنے سے روکنے لگے تو ہم تیرے ملک کی طرف چلے آئے۔ اور اور پادشاہون کو چھوڑ کر تجھے اس لئے اختیار کیا۔ کہ پادشاہ سلامت آپ کے یہان ہم پر کوئی ظلم نہ کرے گا۔

پھر نجاشی نے کہا۔ کیا تمھارے رسول کا کلام تمھارے پاس کچھہ ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لایا ہے۔ جعفر نے کہا ہان اور کھیعص کی کچھہ سطرین پڑھ کر اوسے سنائین اوسے نجاشی اور اوس کے اسقف سنکر رو پڑے۔ اور نجاشی نے کہا کہ یہ کلام اور وہ کلام جو حضرت عیسیٰ لائے ہین ایک ہی مشکوۃ اور چراغدان کی روشنی معلوم ہوتے ہین۔ تم

تم دونو سفیر و پہلے جاؤ - مین کسی طرح ان لوگون کو تمہارے حوالہ نہین کرون گا۔
جب یہ دو نو سفیر وہان سے نکلے - تو عمرو بن العاص نے کہا - اچھا تو کل دیکھو مین اون کی
سب قلعی کھولے دیتا ہون - عبد اللہ بن ابی امیہ نے جو اون دونو نمین اچھا شخص تھا
کہا کہ ایسا نہ کرنا چاہیئے - کیونکہ وہ ہمارے رشتہ دار ہین - لیکن جب دوسرا روز ہوا
تو عمرو بن العاص نے نجاشی سے کہا - کہ آپ اون سے یہ تو پوچھئے کہ وہ عیسیٰ بن مریم
کی نسبت کیا کہتے ہین - وہ تو اون کی نسبت ایک بہت ہی بُری بات کہتے ہین -
نجاشی نے اونہین بلایا - اور اون سے کہا کہ مسیح کی نسبت تم کیا کہتے ہو - جعفر نے کہا
ہم وہ ہی بات اون کی نسبت کہتے ہین - جو ہمارے نبی نے کہی ہے - وہ یہ ہے کہ
حضرت عیسیٰ اللہ کے رسول اور اوس کے بندہ اوس کی روح اور کلمہ ہین کہ اوس نے
بی بی مریم کنواری کی طرف القا کیا تھا - اس پر نجاشی نے ایک تنکہ زمین سے اُٹھایا
اور کہا جو تو نے کہا اوسمین اور حضرت عیسیٰ مین اس تنکے کے برابر بھی فرق نہین ہے - اس سے
اوسکے بطریق ٹرٹرہس کرنے لگے - نجاشی نے کہا چاہو تم کتنی ہی ٹرٹرہس کرو مگر بات یہی ہے
پھر مسلمانون سے کہا - جاؤ چین کرو - اگر کوئی شخص مجھے سونے کے پہاڑ بھی لا کر دیدے
اور تمہارے ایذا دینے کو کہے تب بھی مین تم مین سے کسی کو نہ ستاؤن گا - اور
قریش کے ہدایا واپس کر دئے - اور کہا اللہ تعالی نے مجھ سے کچھ رشوت نہین لی
مین تم سے کس بات کی رشوت لون - مین کسی کی نہین سنتا۔

۱۰۳ - نجاشی اور اوسکے حاکم ہونے کا قصہ اور اوس کا عدل و انصاف

پھر وہان مسلمان نہایت ہی امن چین سے رہنے لگے - اسی مین حبش کا ایک پادشاہ اُٹھا
اور نجاشی سے کچھ ملکی لڑائی کرنے لگا - اس سے مسلمان بڑے مضطر ہوئے - اور

نجاشی بہی اوس کے مقابلہ کو روانہ ہوا - اور اوس لڑائی کی تیاری کی - مسلمانون نے پہر زبیر بن العوام کو بہیجا - کہ دشمن کی جا کر خبر لائین - اور نجاشی کے واسطے دعائین مانگنے لگے - پہر دونو لڑے اور نجاشی کی فتح ہوئی - اس سے مسلمانون کو ایسی خوشی ہوئی کہ کسی بات سے ایسی اونہین خوشی نہ ہوئی تہی -

نجاشی نے جو یہ فقرہ اوپر کہا ہے - کہ اللہ تعالیٰ نے مجہ سے رشوت نہین لی کہتے ہین کہ اس سے اوس کا یہ مطلب تہا - جو اس قصہ مین ہے - نجاشی کے باپ کا کوئی اور بیٹا بجز نجاشی کے نہ تہا - اور نجاشی کے چچا کے بارہ بیٹے تہے - حبشیون نے کہا - کہ اگر ہم نجاشی کے باپ کو مار ڈالین - اور اوس کے بہائی کو بادشاہ کر دین تو یہ بہت اچہا ہوگا - کیونکہ نجاشی کے باپ کا کوئی اور بیٹا بجز نجاشی کے نہین ہے - اور اوسکا بہائی اور بہائی کے بیٹے اتنے ہین کہ مدتون ملک کے وارث رہین گے - اس لیے اونہون نے نجاشی کے باپ کو مار ڈالا - اور اوسکے چچا کو بادشاہ بنا دیا - اور ایک مدت تک اسیطرح حال رہا - اس زمانہ مین نجاشی اپنے چچا کے پاس رہتا تہا - لیکن چونکہ بڑا عاقل تہا - اسواسطے ملکی معاملات مین چچا کے ساتہ بڑا دخیل ہو گیا حبشیون کو یہ دیکہکر خوف ہوا - کہ اگر یہی حالت رہی تو کہین وہ اونہین اپنے باپ کے عوض قتل نہ کرے - اسواسطے اونہون نے نجاشی کے چچا سے کہا - کہ یا تو نجاشی کو مار ڈال - یا ہمارے ملک سے اوسے نکالدے - ہم کو اوس کی طرف سے بڑا خوف ہے نجاشی کے چچا نے بڑی بد دلی سے اوس کا اخراج ملک سے منظور کیا - اس واسطے وہ نجاشی کو لیکر بازار کو گیے اور چہ سو درہم کے عوض اوسے کسی تاجر کے ہاتہ بیچ ڈالا - پہر وہ تاجر اوسے کشتی مین بٹہا کر چلدیا - جب شام کا وقت ہوا - تو اتفاقاً ابر آیا اور نجاشی کے چچا پر بجلی گر پڑی اور وہ مر گیا - حبشی اس پر اوس کی اولاد کے پاس دوڑے گیے - مگر معلوم ہوا کہ اون مین کوئی حکومت کے لایق

نہین ہے۔ اس سے حبشی بہت گھبرائے۔ اور کسی نے اون مین سے کہا۔ کہ نجاشی بغیر کام نہ چلیگا اگر حبشیون کی سلامتی چاہتے ہو تو اوسی کو جا کر لاؤ۔ یہ سنتے ہی وہ دوڑے۔ اور اوسے جا پکڑا۔ اور لا کر بادشاہ کر دیا۔

پہر تاجر آیا۔ اور اون سے کہا۔ کہ یا تو میرا روپیہ مجھے دو۔ ورنہ مجھے نجاشی سے ایک بات کہہ لینے دو۔ اونہون نے کہا اچھا تو بات کرے۔ اوس نے جا کر بادشاہ سے کہا۔ مین نے ایک غلام چھ سو درہم مین خریدا تھا۔ پہر اونہون نے وہ غلام مجھ سے لے لیا۔ اور روپیہ بھی میرا داب مارا۔ نجاشی نے اون سے کہا۔ کہ یا تو تم لوگ اوس کے درہم دیدو۔ ورنہ جو اوس کا غلام ہے وہ اپنا ہاتھہ اوس کے ہاتھہ مین دیدیگا۔ اور اوسے اختیار ہوگا جہان چاہے اپنے غلام کو لیجائے۔ اس واسطے اون لوگون نے اوس کے درہم اوسے دیدئے۔ اور یہی اوسکے قول مذکورہ کے معنی ہین۔ کہ اوس نے رشوت دیکر سلطنت نہین لی ہے۔ اور اوس نے سب سے اول عدل و دیانت کا کام ہی کیا تھا کہتے ہین۔ کہ جب نجاشی مرا ہے تو اوس کی قبر پر لوگ ہمیشہ نور دیکھا کرتے تھے۔

حضرت حمزہ بن عبد المطلب کا مسلمان ہونا

۱۰۴۔ ابوجہل کا رسول اللہ کو ستانا اور حمزہ کا اسلام ایک بار ابوجہل رسول اللہ صلعم کے پاس ہو کر گزرا۔ آپ اس وقت صفا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اوس نے آپ کو برا بھلا کہا اور کچھ چھیڑ گیا۔ یہان عبد اللہ بن جدعان کی ایک مولاۃ کھڑی اپنے گھر مین دیکھ رہی تھی پہر ابوجہل لوٹ کر چلا گیا۔ اور قریش کی محفل مین کعبہ کے پاس جا بیٹھا۔ اسی مین یکایک حضرت حمزہ بن عبد المطلب اپنی قوس ٹنکائے ہوئے شکار سے آ گئے۔ اون کی عادت

تہی کہ جب وہ شکار سے لوٹتے تو پہلے اس سے کہ اپنے مکان مین جائین کعبہ کا طواف
کر لیا کرتے تہے۔ اور کسی قدر مجالس قریش مین بہی ٹہرتے اور اون سے دعا و سلام
اور بات چیت کیا کرتے تہے۔ اور قریش مین بڑی عزت دار اور تند مزاج سمجہے جاتے
تہے۔ جب اس مولاۃ کے پاس سے ان کا گزر ہوا۔ اوس وقت رسول اللہ صلعم اوٹھکر
اپنے مکان کو واپس تشریف لے گئے تہے۔ جب اوس مولاۃ نے حضرت حمزہ کو دیکہا!
تو کہا کہ دیکہو تیرے بہتیجے محمد کو ابو الحکم بن ہشام نے کیسا برا بہلا کہا۔ اور اون کو ابہی ستا کر
گیا ہے۔ اور محمد چپ لوٹ کر چلا گیا۔ اوس کا کچہہ اوس نے جواب اوسے نہین دیا
اگر تو دیکہتا تو تجہے بہت برا معلوم ہوتا۔ راوی کہتا ہے کہ اس سے حمزہ کے بدن مین
آگ لگ گئی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اونہین اسلام کا شرف عطا کرنا منظور تہا۔ وہ فوراً وہان
سے نکلے اور اپنی عادت کے خلاف کسی کے پاس نہ کہڑے ہوئے سیدہے طواف
کعبہ کو چلدیے۔ اور دل مین ارادہ کر لیا کہ اگر ابو جہل ملا تو اوس سے لڑون گا۔ آخر حمزہ مسجد
مین پہونچے۔ اور دیکہا کہ ابو جہل مجلس مین بیٹہا ہوا ہے۔ یہ اوسی طرف گیے۔ اور اپنی
توس اوسکے سر مین اس زور سے ماری کہ خون نکل آیا۔ اور بڑا زخم ہو گیا۔ اور اوس سے
کہا تو اوسے گالیان دیتا ہے حالانکہ مین اوس کے دین پر ہون۔ اور وہ ہی کہتا ہون
جو وہ کہتا ہے۔ اب تو مجہ سے آ اگر ہو سکتا ہے تو مجہ سے بدلہ لے۔ یہ دیکہکر بنی مخزوم
کے لوگ اوٹہے۔ کہ حمزہ سے ابو جہل کا بدلہ لین۔ مگر ابو جہل نے کہا۔ ابو عمارہ کو چہوڑ دو۔
مین نے اوس کے بہائی کے بیٹے کو بڑی قبیح گالیان دی تہین۔ پہر اس کے بعد حضرت
حمزہ اسلام پر جمے رہے۔ اور پورے مسلمان ہو گئے۔

۱۰۵۔ ابن مسعود کا قرآن بآواز بلند قریش کو سنانا	جب حضرت حمزہ مسلمان ہو گیے۔ تو قریش نے

جاناکہ رسول اللہ صلعم کی عزت بڑہ گئی اورحمزہ اون کی حمایت کرین گے ۔ اس واسطے قریش نے اپنی ایذادہی کی بعض باتین کم کردین ۔ یہ دیکھکر رسول اللہ کے اصحاب مجتمع ہوئے ۔ اور کہا قریش نے کسی کو قرآن شریف زور سے پڑہتے ہوئے کبھی نہین سنا ہے ۔ کوئی ایسا شخص ہو جو قرآن اونہین پڑہ کر سنادے ۔ ابن مسعود نے کہا مین سناؤنگا ۔ اصحاب نے کہا تم ایسا مت کرو ۔ تمہاری نسبت ہمین خطرہ کا اندیشہ ہے وہ شخص ہونا چاہیئے جو صاحب عشیرہ وخاندان ہو ۔ ابن مسعود نے کہا ۔ کچھہ پروا نہین اللہ میرا مددگار ہے ۔ اور پہر صبح کو چاشت کے وقت نکلے ۔ اور قریش کے روبرو مقام ابراہیم مین آئے ۔ وہان وہ لوگ اپنی مجلسون مین بیٹھے ہوئے تھے ابن مسعود نے باآواز بلند سورہ رحمن پڑہنا شروع کی ۔ جب قریش نے جاناکہ وہ قرآن پڑہ رہے ہین تو وہ اُٹھے ۔ اور اونہین مارنے لگے اور وہ قرآن پڑہ رہے تھے ۔ پہر وہ اپنے اصحاب کے پاس لوٹ آئے ۔ دیکھتے کیا ہین کہ قریش کے مارنے کے نشان اون کے چہرہ پر پڑ گئے ہین ۔ اصحاب رسول اللہ بولے اسی سے تو ہم ڈرتے تھے ۔ ابن مسعود بولے ۔ کہ اعدا اللہ جس قدر آج نرم تھے ایسے پہلے کبھی نرم میرے ساتھہ نہین ہوئے تھے ۔ اگر آپ لوگ کہین تو مین کل پہر جاکر پڑہنے کو موجود ہون ۔ اصحاب نے کہا نہین اسی قدر کافی ہے ۔ تم نے اونہین وہ چیز سنادی جس کا سننا وہ نہین چاہتے تھے ۔

حضرت عمر بن الخطاب کا اسلام

۱۰۶ ۔ حضرت عمر اور اون کے اسلام سے اسلام کی عزت	پہر انتالیس ۳۹ مرد اور تیئیس ۲۳ عورتون کے اور بعض کا قول ہے کہ اکتالیس ۴۱ مرد اور گیارہ ۱۱ عورتون کے اور ایک روایت مین

ہے۔ کہ پینتالیس مرد اور اکیس عورتون کے بعد حضرت عمر مسلمان ہوئے۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ مین اون کا مسلمان ہونا ایک بہت ہی بڑا واقعہ ہے۔ بلکہ محققین کے نزدیک تو وہ ایسا امر ہے کہ بعثت کے بعد اسلام کی عزت وجلال کے لئے جو دوسرا امر ہے وہ یہ ہی ہے) حضرت عمر ایک بڑے قوی الجثہ اور دلاور شخص تھے اور جب مسلمان حبش کو ہجرت کر کے چلے گئے ہین اوس وقت وہ مسلمان ہوئے تھے۔ اس وقت تک نبی صلعم اس قدر کمزور تھے کہ خانہ کعبہ کے پاس نماز نہین پڑہتے تھے۔ لیکن جب حضرت عمر مسلمان ہوئے تو اسلام کا پانسہ پلٹ گیا۔ اونہون نے قریش سے لڑائی کی۔ اور کعبہ مین نماز پڑہی۔ اور اون کے ساتہ اصحاب نبی صلعم نے بہی وہان نماز پڑہی حمزہ بن عبد المطلب تو پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے۔ اب حضرت عمر بہی مسلمان ہو گئے اس سے مسلمانون کو بڑی قوت ہو گئی۔ اور قریش جان گیے کہ اب یہ دو تو رسول اللہ کی اور مسلمانون کی حمایت کرین گے۔

ام عبد اللہ بنت ابی حثمہ جو عامر بن ربیعہ کی بی بی تہی کہین کہہ رہی تہی کہ ہم حبش کے ملک کو چلے جائینگے عامر گہر پر نہ تہا کہین اپنے کسی کام کو گیا تہا۔ اسی مین حضرت عمر وہان آ نکلے۔ ابہی تک وہ مشرک ہی تھے۔ ام عبد اللہ کہتی ہین کہ وہ میرے پاس کہڑے ہوئے۔ ہم لوگون کے ساتہ وہ بڑی سختی اور ایذا دہی سے پیش آتے تھے۔ مجہ سے وہ کہنے لگے کہ ام عبد اللہ کیا تم جاتی ہو۔ وہ کہتی ہین۔ کہ مین نے کہا ہان۔ تم لوگون نے ہمین ایسا ستایا ہے۔ اور ظلم کر رکہا ہے کہ ہم کہین اللہ کی زمین مین اوس وقت تک جا رہین گے۔ کہ اللہ تعالی کوئی بہتری کی صورت ہمارے لئے پیدا کر دے۔ وہ کہتی ہین کہ حضرت عمر نے یہ سنکر کہا نے امان اللہ اس سے مجہے معلوم ہوا کہ اون کے دل مین کچہ رحم آگیا۔ اور وہ اس سے

محزون و مغموم ہوئے۔
پہر وہ کہتی ہین۔ کہ جب عامر آیا تو مین نے یہ سب قصہ اوس سے بیان کیا۔ اور مین نے کہا کہ عمر کی رقت اور حزن کو اگر تو دیکھتا تو بہت خوش ہوتا۔ عامر نے کہا کیا تجہے اس بات کی امید ہوئی۔ کہ وہ مسلمان ہوجائیگا۔ مین نے کہا ہان۔ عامر نے چونکہ حضرت عمر کی مسلمانون پر سختی اور ایذادہی کا حال دیکہا تہا کہا کہ خطّاب کا گدہا مسلمان ہوجائے تو ہوجائے مگر عمر تو کبہی مسلمان نہین ہونے کا لیکن اللہ تعالی نے اونہین ہدایت کی۔ اور وہ مسلمان ہوگئے۔ پہر جس طرح سختی و شدت وہ مسلمانون پر کرتے تہے اوس سے بہی بڑہ کر وہ کفار پر کرنے لگے۔

۱۰۷۔ حضرت عمر کا رسول اللہ کے قتل کے لیے نکلنا اور اپنی بہن فاطمہ کے پاس جاکر اوسے مارنا اور پہر مسلمان ہوجانا۔

حضرت عمر کے اسلام کا سبب یہ ہوا۔ کہ اون کی بہن فاطمہ بنت الخطاب سعید بن زید بن عمرو العدوی کے نکاح مین تہی۔ یہ دونو مسلمان ہوگیے تہے۔ اور عمر سے اپنے اسلام کو چہپا رکہا تہا۔ اور نعیم بن عبداللہ النحام العدوی بہی مسلمان ہوگیا تہا۔ اور اپنی قوم کے خوف سے وہ بہی اپنے آپ کو چہپائے ہوئے تہا۔ اور خباب بن الارث فاطمہ کے پاس آتا جاتا تہا۔

ایک روز حضرت عمر کے دل مین آیا۔ کہ نبی صلعم اور مسلمانون کو قتل کرڈالین۔ اس ارادہ سے تلوار لی اور گہر سے نکلے۔ اس وقت نبی صلعم ارقم کے مکان مین صفا کے پاس تہے اور جو مسلمان حبش کو ہجرت کرکے نہین گئے تہے وہ بہی آپ کے پاس تہے جن کی تعداد کوئی چالیس آدمی کی تہی۔ راستہ مین نعیم بن عبداللہ حضرت عمر کو ملا۔ اور پوچہا عمر تلوار لیے آج کہان جاتے ہو۔ کہا محمد کے پاس جاتا ہون۔ اوس نے قریش کو متفرق کرکہا ہے اور اون کے دین کو برا بتاتا ہے۔ مین اوسے مارڈالونگا۔ نعیم بن عبداللہ نے

کہا۔ بے تجھے جنون ہوگیا ہے۔ کیا تو محمد کو مار کر یہ جانتا ہے کہ بنی عبد مناف تجھے ایسا ہی چلتا پھرتا دنیا میں چھوڑ دیں گے پہلے تو اپنے ہی لوگوں میں جا اور اون کا تو بند و بست کر لے۔ حضرت عمر بولے کیا میرے خاندان والے بھی مسلمان ہو گیے اور کون ہو گیے نعیم نے کہا تیرا بہنوئی اور چچا کا بیٹا سعید بن زید اور تیری بہن فاطمہ دونو مسلمان ہو گیے عمر یہ سنتے ہی پلٹے اور اون کی طرف چلے۔ اس وقت خباب بن الارث اونہیں قرآن سنا رہا تہا۔ جب سعید اور فاطمہ نے عمر کے آنے کی آہٹ معلوم کی تو فوراً خباب کو چھپا دیا۔ اور قرآن کے ورقوں کو لیکر فاطمہ نے اپنی رانوں کے تلے رکھ لیا۔ مگر حضرت عمر خباب کی آواز اور قرآن کا پڑہنا سن چکے تھے۔ جب گھر میں گھسے تو پوچھا۔ یہ کیسی آواز تھی۔ وہ بولی۔ کہ یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ عمر نے کہا بے شک ہے۔ میں نے سنا کہ تم دونو محمد کے تابع ہو گیے ہو۔ اور اپنے بہنوئی سعید بن زید کو پکڑا اور اوسے ایک دھکا دیا حضرت عمر کی بہن کھڑی ہوئی۔ کہ اوسے بچائے۔ عمر نے اوسے بھی مارا۔ کہ سر میں سے خون نکل آیا۔ جب یہاں تک نوبت پہونچ گئی تو اوس کی بہن نے کہا۔ کہ بے اب تو کیا کرتا ہے جو کرنا ہے کر لے۔ ہم تو مسلمان ہو گئے۔ اور اللہ اور اوس کے رسول پر ایمان لے آئے جب عمر نے اپنی بہن کا خون دیکھا۔ تو اونہیں ندامت ہوئی۔ اور اوس سے کہا۔ کہ یہ کتاب تو تو مجھے دکھا جسے میں نے ابھی تمہیں پڑھتے ہوئے سنا تہا۔ میں دیکھوں کہ محمد خدا کے یہاں سے کیا لایا ہے۔ وہ بولی۔ کہ مجھے ڈر ہے۔ کہ تو اوسے لیکر پھاڑ ڈالیگا۔ حضرت عمر نے قسم کھائی کہ نہیں میں اوسے تجھے واپس دیدوں گا۔ فاطمہ کہتی ہیں۔ کہ ان باتوں سے مجھے امید ہوئی۔ کہ حضرت عمر مسلمان ہو جائیں گے۔ میں نے کہا۔ کہ تو تو مشرک اور نجس ہے

ولا یمسہا الا المطہرون (اوسے تو وہی لوگ چہوتے ہین جو طہارت کر لیتے ہین)
تب حضرت عمر اُٹہے اور غسل کیا۔ پہر فاطمہ نے وہ اوراق اونہین دئے۔ اور اونہون نے پڑہے۔ اوس مین سورہ طٰہ تہی۔ اور حضرت عمر پڑہے لکہے آدمی تہے۔ جب کسی قدر اونہون نے پڑہا۔ تو بے ساختہ بولے کیا ہی احسن و اکرم کلام ہے۔
خباب یہ سنتے ہی گوشہ سے نکل آیا۔ اور کہا عمر مین جانتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی دعا قبول کر لی۔ اور بے تجہے اپنے کام کے واسطے مخصوص کر لیا۔ مین نے کل نبی صلعم کو دعا کرتے سنا تہا۔ آپ فرما رہے تہے۔ کہ اے اللہ عمر بن الخطاب یا ابو الحکم بن ہشام کے سبب سے اسلام کی مدد کر۔ اللہ اللہ عمر اس نعمت کو نہ کہو۔ بڑہ کر لے۔ یہ سنکر حضرت عمر نے کہا۔ کہ خباب چل تو مجہے محمد کے پاس لے چل۔ مین اوسکے پاس جا کر مسلمان ہو جاونگا۔ خباب اونہین لیکر چلے۔ اور اونہون نے اپنی تلوار ساتہہ لے لی۔ اور نبی صلعم اور آپ کے اصحاب کے پاس آئے۔ اور دروازہ کہٹکہٹایا رسول اللہ کے اصحاب مین سے ایک شخص اُٹہا اور دروازہ مین سے دیکہا کہ عمر اپنی تلوار کندہے پر ڈالے ہوئے ہین۔ اوس نے نبی صلعم سے جا کر یہ حال بیان کیا۔ حمزہ نے کہا۔ آپ مجہے اجازت دیجئے۔ اگر وہ نیک ارادہ سے آیا ہوگا تو ہم بہی اوسکے ساتہہ نیکی سے پیش آئین گے۔ اگر کچہہ بُرے ارادہ سے آیا ہوگا تو اوسی کی تلوار سے اوسے ہم قتل کر ڈالین گے رسول اللہ نے فرمایا اچہا۔ اور نبی صلعم خود بہی حضرت عمر کی طرف تشریف لائے۔ اور اون کے پاس آکر چادر کے کنارے سب طرف سے پکڑ لئے اور نہایت زور سے اونہین کہنچکر پوچہا۔ کہ تو کیون آیا ہے۔ ابہی تک تو اپنی شرارت سے باز نہین آتا۔ کیا خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہونا چاہتا ہے۔ حضرت عمر نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مین مسلمان ہونے کے واسطے آیا ہون کہ خدا اور اوس کے رسول پر

ایمان لاؤن - یہ سنتے ہی رسول اللہ صلعم نے اللہ اکبر کی آواز بلند کی - جس سے مکان کے سب لوگ جان گئے کہ عمر مسلمان ہو گئے۔

۱۰۸ - حضرت عمر کا علی الاعلان مکہ مین اپنے اسلام کو مشہور کرنا اور قریش سے جھگڑا۔

پھر جب حضرت عمر مسلمان ہو گیے - تو پوچھا کہ قریش مین ایسا کون شخص ہے جو بات کو بہت جلد مشہور کر دیتا ہے - کسی نے کہا جمیل بن معمر الجمحی ایسا شخص ہے۔ حضرت عمر اوس کے پاس آئے - اور اوس سے کہا - کہ مین مسلمان ہو گیا وہ سنتے ہی مسجد کی طرف چلا اور حضرت عمر اوسکے پیچھے ہوئے - جمیل نے پکارا کہ معشر قریش ابن الخطاب صابی ہو گیا۔ حضرت عمر نے اوس کے پیچھے سے کہا جھوٹا ہے مین مسلمان ہو گیا ہون - پھر قریش اوٹھے اور حضرت عمر سے اور اون سے خوب لڑائی رہی - اور لڑتے لڑتے دوپہر کا وقت ہو گیا اور حضرت عمر تھک کر بیٹھ گئے - اور قریش نے اونہین پکڑ لیا - حضرت عمر نے کہا کہ جو تمہارا جی چاہے اگر ہم تین سو مسلمان ہو جائین گے تو مکہ کو تمہارے لیے چھوڑ کر چلے جائین گے - یا تم اوسے ہمارے لیے چھوڑ کر چلے جانا۔

یہان یہی دنگہ ہو رہا تھا - کہ اسی مین ایک شیخ خوشنما حلہ پہنے ہوئے آیا - اور پوچھا کیا معاملہ ہے - لوگون نے کہا - کہ عمر صابی ہو گیا ہے - اوس نے کہا چپ رہو - اس نے اپنے نفس کے لیے ایک امر اختیار کر لیا - تم کو کیا مطلب - کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ بنی عدی ایسے ہی اپنے آدمی کو تمہارے حوالہ کر دین گے - اوس سے کچھ مت بولو یہ شخص عاص بن وائل السہمی تھا۔

حضرت عمر کہتے ہین - کہ جب مین مسلمان ہوا - تو مین ابوجہل بن ہشام کے دروازہ پر آیا - اور اوسکا دروازہ بجایا ابوجہل باہر نکلکر میرے پاس آیا - اور کہا بھتیجے خیر تو ہے آج کیسے آئے مین نے

کہا۔ مین تجھے یہ خبر سنانے آیا ہون کہ مین مسلمان ہوگیا۔ اور محمد صلعم پر ایمان لے آیا۔ اور اوس کی نبوت کی تصدیق کرلی۔ حضرت عمر کہتے ہین کہ یہ سنتے ہی اوس نے دروازہ بند کرلیا اور کہا خدا تجھے اور تیرے خبر کو غارت کرے۔ اس کے سوا اور بھی حضرت عمر کے مسلمان ہونے کی روایتین ہین۔

صحیفہ کا معاملہ

۱۰۹۔ قریش کا بنی ہاشم سے ترک مواخاۃ کا نوشتہ

جب قریش نے دیکھا۔ کہ اسلام روز بروز پھیلتا اور بڑھتا جاتا ہے۔ اور حمزہ اور عمر کے سبب سے مسلمان قوی ہوگئے ہین۔ اور اسی مین عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ابی امیہ نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے۔ اور ایسی خبر لائے جو اون کے منشا کے خلاف تھی۔ کہ مسلمانون کی اوس نے حمایت کی۔ اور اہل اسلام وہان امن و امان سے رہنے لگے ہین۔ تو اونھون نے آپس مین مشورہ کیا۔ اور یہ قرار دیا کہ ایک صحیفہ مین ایک نوشتہ لکھین۔ اور سب لوگ اوسمین یہ اقرار کرین۔ کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب سے نکاح کرنا موقوف کردین گے اور نہ اون سے کوئی چیز مول لین گے۔ اور نہ اون کے ہاتھ فروخت کرین گے۔ چنانچہ یہی بات اونھون نے ایک کاغذ پر لکھی۔ اور اوس کا سب نے آپس مین عہد کیا۔ پھر اس واسطے کہ اِس معاہدہ کا اون پر خوب اثر ہو تاکید کے لئے اس نوشتہ کو جوف کعبہ مین لٹکا دیا۔

جب قریش نے ایسا کیا تو بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب اکٹھے ہوکر ابوطالب کے پاس آئے۔ اور اون کے شعب مین اون کے پاس چلے گیے۔ اور وہان رہنے کے لیے

سب اکٹھے ہوگئے۔ صرف ایک ابولہب بن عبدالمطلب اون سے نکل کر قریش کے پاس چلا گیا۔ اور جب ہند بنت عتبہ سے ملا۔ تو کہنے لگا۔ دیکھا۔ مین نے لات وعزی کی کیسی نصرت وتائید کی۔ وہ بولی۔ کہ ہان بے شک بہت ہی خوب کیا۔ غرض دو تین برس تک اسی طرح گزر گئے۔ اس درمیان مین بنی ہاشم پر بہت سختی گزری۔ کوئی چیز اون کو علانیہ نہ ملتی تھی۔

کہتے ہین۔ کہ ابوجہل انہین ایام مین ایک مرتبہ حکیم بن حزام بن خویلد کو ملا۔ جس کے پاس کچھ گیہون تھے اور وہ اپنی پھوپی بی بی خدیجہ کو لیے جاتا تھا۔ جو رسول اللہ صلعم کے پاس اوسی گھاٹی مین تھین۔ ابوجہل اوسکو لپٹ گیا۔ اور کہا تجھے بغیر فضیحت کئے مین نہین جانے دون گا۔ اسی مین اُدہر سے ابوالبختری بن ہشام آگیا۔ اور ابوجہل سے کہا تجھے اس کھانے سے کیا مطلب جو وہ اپنی پھوپی کے پاس لئے جاتا ہے۔ کیا تو اوسے منع کرتا ہے کہ وہ اوسے جا کر نہ دے۔ چھوڑ اوسے جانے دے ابوجہل نے نہ مانا۔ اور اوسے گالی دی۔ ابوالبختری نے ایک اونٹ کی ہڈی سے اوسے مارا۔ جس سے سر مین خون نکل آیا اور بڑے زور سے ایک ٹھوکر بھی ماری۔ حمزہ یہ باتین دیکھ رہے تھے اور ابوجہل اور ابوالبختری اسے پسند نہ کرتے تھے کہ نبی صلعم اون کے اس معاملہ کو سنین اور وہ اور مسلمان سنکر خوش ہوئین۔

اس زمانہ مین رسول اللہ صلعم سر اُوجہر اُدعا کیا کرتے تھے۔ اور وحی برابر علی التواتر آیا کرتی تھی اسیطرح تین برس گزر گئے۔

۱۱۰۔ ہشام زہیر مطعم ابوالبختری اور زمعہ کا نقض صحیفہ کے لیے معاہدہ کرنا۔

پھر اس صحیفہ کے نقض کرنے کے واسطے قریش کے کچھ لوگ اُٹھہ کھڑے ہوئے۔ ان مین جس نے

بڑا حصہ لیا وہ ہشام بن عمرو بن الحارث بن عمرو بن لوی تھا جو نضلہ بن ہشام بن عبد مناف کا مادر زاد بھائی تھا۔ اونٹ پر گیہون لادتا اور رات کو لیکر اوس گھاٹی کی طرف چلتا جہان بنی ہاشم رہتے تھے۔ اور وہان اوس اونٹ کو چھوڑ کر چلا جاتا تھا۔ اور اونٹ اوس گھاٹی مین گھس جاتا تھا۔

جب اوس نے دیکھا۔ کہ اون پر اب بڑی سختی پڑ رہی ہے۔ اور ایک عرصہ اسی طرح اون پر گزر گیا ہے۔ تو وہ زہیر ابن ابی امیہ بن المغیرۃ المخزومی کے پاس گیا جو ام سلمہ کا بھائی تھا۔ اور بنی صلعم اور مسلمانون کا بڑا ہی طرفدار تھا۔ اوس کی مان عاتکہ بنت عبدالمطلب تھی اوس نے زہیر سے کہا کیا تجھے یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تو تو کھانا کھاوے کپڑے پہنے اور عورتون سے نکاح کرے اور تیرے ماموؤن کا وہ حال ہو جو تجھے معلوم ہے مین تو قسم کھا کر کہتا ہون۔ کہ اگر ابوالحکم یعنی ابوجہل کے ماموں ہوتے اور تو ایسے معاہدہ کے واسطے کہتا جیسے کہ اوس نے تجھ سے کہا ہے تو وہ اس کو کبھی نہین مانتا۔ زہیر نے کہا تو مین کیا کرون مین ایک ہی آدمی ہون اگر میرے ساتھ کوئی دوسرا شریک ہوتا تو مین اس معاہدہ کو نقض کر دیتا۔ ہشام نے کہا۔ دوسرا تو موجود ہے کہا کون ہے۔ کہا مین ہون۔ زہیر نے کہا ایک تیسرا اور تلاش کرو۔

ہشام اس لیے مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کے پاس گیا۔ اور کہا کیا تو اس سے خوش ہے۔ کہ بنی عدی بن عبد مناف کے دو بطن ہلاک ہو جائین۔ اور تو اوسے دیکھتا رہے۔ اور اوسمین موافقت کرے۔ اوس نے کہا تو مین کیا کرون مین ایک اکیلا شخص ہون۔ اوس نے کہا دوسرا ابھی موجود ہے۔ کہا دوسرا کون ہے۔ ہشام نے کہا مین ہون مطعم نے کہا ایک اور بھی تیسرا تلاش کرنا چاہیئے۔ ہشام نے کہا تیسرا ابھی موجود ہے۔

مطعم نے پوچھا وہ کون ہے۔ کہا زہیر بن ابی امیہ۔ کہا ایک اور چوتھا بھی ڈھونڈو۔
اس واسطے ہشام ابوالبختری بن ہشام کے پاس گیا۔ اور جو مطعم سے کہا تھا وہ اوس سے بھی کہا
اوس نے پوچھا کوئی اور بھی تیری امداد کے واسطے ہے۔ کہا ہان۔ پوچھا وہ کون ہے
کہا مین زہیر اور مطعم۔ کہا ایک پانچوان اور بھی مل جانا چاہیئے۔ اس واسطے وہ زمعہ
بن الاسود بن المطلب بن اسد کے پاس گیا۔ اور اوس سے اس کا ذکر کیا۔ اور اون کی
قرابت کا بھی بیان کیا اوس نے پوچھا کوئی اور بھی اس مین شریک ہے۔ کہا ہان اور
سب کے نام بتائے۔ پھر سب نے وعدہ کیا۔ کہ خطم الحجون مین جو مکہ کے اوپر کی طرف
ایک مقام ہے سب اکٹھے ہون۔ چنانچہ وعدہ کے بموجب وہ وہان آئے۔ اور نقض
صحیفہ کے واسطے سب نے آپس مین معاہدہ کرلیا۔ اور زہیر نے کہا مین اس کو سب سے
پہلے شروع کرون گا۔

۱۱۱۔ معاہدین کا جا کر صحیفہ کو چاک کرنا جب صبح ہوئی تو یہ لوگ قریش کی مجالس مین گئے
اور زہیر بھی گیا۔ اور بیت کا طواف کیا پھر لوگون کی طرف آیا۔ اور کہا مکہ والو۔ کیا یہ اچھی بات
ہے کہ ہم تو کھانا کھائین کپڑے پہنین۔ اور بنی ہاشم مرجائین۔ وہ نہ تو کچھ خرید سکین
اور نہ فروخت کرسکین۔ واللہ مین تو اوس وقت تک نہ بیٹھون گا جب تک کہ اس
قاطعۃ الرحم اور ظلم آمیز صحیفہ کو چاک نہ کرڈالون۔ ابوجہل نے کہا تو جھوٹ بکتا ہے کبھی
تو اوسے چاک نہین کرسکتا۔ زمعہ بن الاسود نے کہا واللہ تو جھوٹا ہے۔ جب وہ
لکھا گیا تھا تو ہم اوس سے راضی ہی نہ تھے۔ ابوالبختری نے کہا زمعہ سچ کہتا ہے۔ جو
اوسمین لکھا ہے ہم اوس سے راضی نہین ہین مطعم بن عدی نے کہا تم دونو سچے ہو۔
جو اس کے خلاف کہے وہ جھوٹا ہے۔ بعد ازان مطعم اٹھا۔ کہ صحیفہ کو پھاڑ ڈالے۔ دیکھتا

کیاہے کہ اوسے تو دیمک کہا گئی ہے۔ صرف اتنا ہی اوسمین باقی ہے باسمک اللھم جس سے اون کی تحریرات کی ابتدا کی جاتی تھی۔ یہ صحیفہ منصور بن عکرمہ نے اپنے ہاتھہ سے لکھا تھا۔ کہتے ہین۔ کہ اوس کے ہاتھہ شل ہوگئے تھے۔

۱۱۲۔ صحیفہ کے چاک کرنے کی ایک اعتقادی روایت

بعض کہتے ہین۔ کہ شعب ابی طالب سے اون کے نکلنے کا سبب اس طرح ہوا تھا کہ جب صحیفہ لکھا گیا اور کعبہ مین ٹنکایا گیا لوگون نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو چھوڑ دیا۔ اور رسول اللہ صلعم اور ابو طالب اور اون کے ساتھی اوس گھاٹی مین تین سال تک رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دیمک کو بھیجا۔ اوس نے جو کچھ ظلم اور قطع رحم کی باتین اوسمین لکھی تھین وہ کھا لین اور صرف اللہ تعالیٰ کے نام اوس مین سے چھوڑ دئے۔ پھر جبریل نبی صلعم کے پاس آئے۔ اور اونھین اس کی خبر دی۔ نبی صلعم نے اپنے چچا ابو طالب سے یہ بات بیان کی۔ ابو طالب آپ کی سب باتون کو سچ جانتے تھے کسی بات مین شک نہین کرتے تھے اس لیے وہ گھاٹی سے نکل کر حرم مین گیے۔ اور قریش کے عمائد کو جمع کیا۔ اور کہا میرے بھتیجے نے مجھ سے کہا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے صحیفہ کی طرف دیمک کو بھیجا اور وہ اوس کے قطع رحم اور ظلم کی تحریر کو کھا گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کا نام چھوڑ دیا ہے۔ اوسے لاکر دیکھو۔ اگر وہ سچا نکلے تو جان لو۔ کہ تم ظالم اور قاطع الرحم ہو۔ اگر وہ جھوٹا نکلے تو تم حق پر ہو۔ اور ہم باطل پر ہین۔ یہ سنتے ہی وہ جلدی سے اُٹھے۔ اور اوسے لاکر دیکھا۔ تو ویسا ہی پایا جیسا کہ رسول خدا نے فرمایا تھا۔ پھر تو ابو طالب زور پر چڑھ گئے اور اون کی آواز مین شدت آگئی اور کہنے لگے۔ بے شک تم ہی ظالم اور قاطع الرحم ہو۔ قریش نے سر جھکا لیے۔ اور پھر کہنے لگے تم لوگ سحر کرتے اور بہتان بناتے ہو۔

بعدازان یہ لوگ جن کا ذکر ہوا اُٹھ کھڑے ہوئے اور صحیفہ کو رد کر دیا۔ ابوطالب نے صحیفہ اور ظالمانہ اور قطع رحم کی باتون کو دیمک کے کھا لینے کی نسبت یہ اشعار کہے ہین ۵

وقد کان فی امر الصحیفۃ عبرۃ		متے ما یخبر غائب القوم یعجب

صحیفہ کے معاملہ مین ایک بڑی عبرت و نصیحت کی بات نظر آتی ہے اوسکی حال سے جب کسی غائب شخص کو اطلاع دیجاتی تو اوسی بڑا تعجب ہوتا تھا

محی اللہ منھم کفرھم و عقوقھم		وما نقموا من ناطق الحق معرب

جو کچھ اونھون نے کفر و عقوق کیا تھا اللہ تعالی نے اوسے محو کر دیا اور جو صریحی حق کے ساتھ اونھون نے خلاف کیا تھا وہ ظاہر ہو رہا ہے

فاصبح ما قالوا من الامر باطلا		ومن یختلق ما لیس بالحق یکذب

جو جو باتین اونھون نے کہی تھین وہ باطل ہو گئین سچ ہے جو شخص حق کے خلاف باتین بناتا ہے لوگ اوسے جھوٹا بتایا کرتے ہین

ابوطالب اور بی بی خدیجہ کی وفات اور رسول اللہ صلعم کا اپنے آپکو عربون پر ظاہر کرنا

۱۱۳- ابوطالب اور بی بی خدیجہ کی موت — جب گھاٹی سے بنی ہاشم نکل آئے تو ابوطالب اور بی بی خدیجہ ہجرت سے تین برس پیشتر دونو مر گیے۔ ابوطالب تو شوال یا ذیقعدہ مین مرے تھے۔ اس وقت اون کی عمر اسّی برس سے تجاوز کر گئی تھی۔ اور بی بی خدیجہ اون سے کوئی پینتیس ۳۵ روز اور ایک روایت مین ہے پچپن ۵۵ روز پہلے مر چکی تھین۔ بعض یہ بھی کہتے ہین کہ ان دونو کی وفات مین صرف تین ہی روز کا فرق ہے۔ غرض کچھ ہی ہو اس سے رسول اللہ صلعم پر بڑی مصیبت آپڑی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ جب تک ابوطالب زندہ تھے قریش مجھپر کچھ زیادتی نہ کر سکے جب ابوطالب مر گیے تو قریش آپکو ایسی ایسی اذیتین دینے لگے جو اون کی زندگی مین کبھی نہین دیتے تھے۔ یہان تک کہ کوئی کوئی شخص آپ کے سر مبارک پر مٹی ڈالدیتا تھا۔ اور بکری کے پیٹ کی آلائش عین نماز پڑھتے وقت آپ پر پھینک جاتے تھے۔ اور رسول اللہ صلعم

اوس آلایش کو لکڑی سے ہٹایا کرتے تہے اور اوسے جا کر ایک طرف راستہ مین پہینکدیتے
اور فرمایا کرتے تہے بنی عبد مناف یہ کیسا پڑوس کا حق تم ادا کرتے ہو۔

۱۱۴ - رسول اللہ کا ثقیف کے پاس جانا اور اون کی گستاخیان۔

جب ابوطالب کی وفات کے بعد آپ پر لوگ بہت سختی کرنے لگے۔ تو آپ نے زید بن حارثہ کو ساتہہ لیا اور مکہ سے باہر نکلے۔ اور ثقیف کی طرف تشریف لے گئے کہ اون سے کچہہ مدد مانگین۔ جب وہان پہونچے تو اون مین سے تین شخصون کے پاس گیے۔ جو اوس وقت ثقیف کے سردار تھے۔ اور وہ عبدیالیل مسعود حبیب تہے جو تینون بہائی تہے اور عمرو بن عمیر کے بیٹے تہے۔ جب آپ نے اونہین اللہ کی طرف بلایا۔ اور اسلام کی نصرت کے واسطے اون سے ذکر کیا اور کہا۔ کہ مجھے میرے مخالفین کے مقابلہ مین مدد دو۔ تو ایک نے اونہین سے کہا۔ اگر تجھے خدا تعالیٰ نے رسول کیا ہے تو ایسا ہے کہ کسی سرکش اور بیہودہ کو چھوڑ دیا ہو اور وہ کعبہ کے کپڑے نوچتا گھسوٹتا پھرے۔ دوسرے نے کہا "کیا خدا کو تیرے سوا کوئی اور رسول کرنے کے لیے نہ ملا"۔ تیسرے نے کہا "واللہ مین کبھی تجھہ سے بات نہ کرون گا۔ اگر تو خدا کا رسول ہے جیسا کہ تو کہتا ہے تو یہ نہایت ہی خطر کی بات ہے کہ مین تیری بات کو رد کر دون۔ اور اگر تو جھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتا ہے۔ تو یہ ہرگز سزاوار نہین ہے کہ تجھہ سے بات کی جائے"۔ اس واسطے رسول اللہ صلعم ثقیف سے مایوس ہوگئے اور اون سے کہا۔ کہ گو تم نے میری مدد سے انکار کیا۔ مگر جو بات کہ مین نے تم سے کہی ہے اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا آپ اسے اچھا نہین سمجھتے تھے کہ آپ کی قوم کو بھی اس ناکامیابی کا حال معلوم ہو۔ مگر اونہون نے آپ کی اس التجا کو بھی نہ مانا۔ بلکہ اپنے سفہا کو برانگیختہ کیا۔ اور وہ آپ پر چڑہ آئے۔ اور چارون طرف سے گھیر لیا

جس سے آپ کو عتبہ اور شیبہ کے ایک حائط مین پناہ لینا پڑا۔ حائط بستان کو کہتے ہین۔ اس وقت وہ دونو وہان موجود تھے۔ سفہایہ دیکھکر واپس چلے گئے اور آپ ایک انگور کے درخت کے سایہ مین جا بیٹھے۔

۱۱۵۔ رسول اللہ کی جناب باری مین دعا اور عتبہ اور شیبہ کا رحم اور عداس کا آپ کی عزت کرنا۔

یہان رسول اللہ صلعم نے جناب باری مین عرض کیا اللّٰھم الیك اشکو ضعف قوتی و قلۃ حیلتی و ھوانی علی الناس۔ اللھم یا ارحم الراحمین انت رب المستضعفین و انت ربی الی من تکلنی الی بعید یتجھمنی او الی عدو ملکتہ امری ان لم یکن بك علی غضب فلا ابالی ولکن عافیتك ھی اوسع۔ انی اعوذ بنور وجھك الذی اشرقت بہ الظلمات و صلح علیہ امر الدنیا والاخرۃ من ان تنزل بی غضبك او تحل بی سخطك۔

(اے میرے خدا مین اپنی ضعف قوت اور کوتاہی تدبیر کا اور مخلوق کی نگاہون مین جو میری ذلت ہو رہی ہے اوس کا حال تیری بارگاہ مین عرض کرتا ہون اے میرے خدا اور اے میرے ارحم الراحمین تو کمزورون کا پروردگار ہے اور تو ہی میرا رب ہے۔ مجھے تو کس کے سپرد کرتا ہے۔ کیا کسی اجنبی کے سپرد کرتا ہے کہ جس کے پاس جاؤن تو اپنا منہ بگاڑ لے۔ یا کسی دشمن کے مجھے توحوالہ کئے دیتا ہے۔ اگر مجھ پر تیرا غضب نہین ہے تب تو مجھے ان تکالیف کی کچھ پروا نہین۔ لیکن مین جانتا ہون کہ تیری مہربانی کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ تیرے چہرہ کے نور سے تمام تاریکیان روشن ہوئی ہین اور اوسی سے دنیا و آخرت کے کام بنتے ہین۔ تو اپنے اوس نور کی برکت سے مجھے اپنے غضب سے بچا۔ اور اپنا غصہ مجھ پر روا نہ رکھہ) جب ربیعہ کے بیٹون نے آپ کی یہ حالت دیکھی۔ تو اون کو رحم آگیا۔ اور ایک اپنے نصرانی غلام کو بلایا جس کا نام عداس تھا۔ اور کہا انگور کا یہ خوشہ لیجا کر اوس شخص کو دے آ۔ جب وہ لایا اور رسول اللہ صلعم کے سامنے

رکھا تو آپ نے اپنا ہاتھہ اوس طرف بڑہایا۔ اور کہا بسم اللہ۔ پہر اوسے کہایا۔ عداس نے
کہا۔ کہ یہ الفاظ تو اس ملک کے لوگ ہرگز نہین کہا کرتے ہین۔ رسول اللہ نے اوس سے
پوچہا کہ تو کہان کا رہنے والا ہے۔ اور تیرا دین کیا ہے۔ کہا مین نصرانی ہون اور نینوے کا
رہنے والا ہون۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کیا تو یونس بن متّٰی سے نیک مرد کے شہر کا
باشندہ ہے۔ اوس نے کہا یونس کا حال آپ نے کہان سے جانا۔ رسول اللہ نے
فرمایا۔ کہ یونس تو میرے بہائی تہے اور وہ بہی نبی تہے اور مین بھی نبی ہون یہ سنتے ہی
عداس آپ کے ہاتہہ پیرون پر جہک پڑا۔ اور اونہین بوسہ دینے لگا۔ جب وہ لوٹ کر
چلا۔ تو ربیعہ کے بیٹون مین سے ایک نے دوسرے سے کہا۔ کہ تیرے غلام کو اس شخص
نے تجھ سے بگاڑ دیا۔ جب عداس اون کے پاس پہونچا۔ تو اونہون نے اوس سے کہا۔
ارے کمبخت کیا تہا جو تو اوس کے ہاتہہ پانون کو بوسہ دے رہا تہا۔ وہ بولا کہ دنیا مین اس
شخص سے بہتر کوئی نہین ہے۔ اونہون نے کہا۔ کہ تیرا دین تو اسکے دین سے بہتر ہے۔

۱۱۶ جنون کے اسلام لانے کی روایت پہر رسول اللہ صلعم مکہ کی طرف لوٹ کر چلدیئے۔ اور
رات کے وقت ایک جگہہ نماز پڑہنے کو کہڑے ہوئے۔ وہان آپ کے پاس سے ہوکر
کچہ جنون کا گزر ہوا۔ جن کی تعداد سات تہی۔ اور نصیبین کے جنون مین سے تہے۔ یمن کو
جا رہے تہے۔ اونہون نے آپ کا کلام سنا۔ جب رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ
جن اپنی قوم مین گئے۔ اور اونہین جا کر عذاب دوزخ سے ڈرایا۔ اون پر اون کے کچھ لوگ
ایمان لائے اور اون کی تصدیق کی۔

۱۱۷ مطعم کی پناہ مین ہوکر آپ کا مکہ مین پہر آنا بعض لوگ بیان کرتے ہین۔ کہ جب رسول اللہ صلعم
ثقیف سے لوٹے۔ تو مطعم بن عدی کے پاس آدمی بہیجا۔ کہ آپ کو اپنے جوار مین لے

تاکہ آپ پروردگار کی رسالت کی تبلیغ کرین۔ مطعم نے آپ کو اپنے جوار مین لے لیا۔ اور صبح کو خود بہی اوس نے ہتیار باندہے اور اوس کے بیٹون اور بہائی کے بیٹون نے بہی ہتیار باندہے۔ اور مسجد کو گیے وہان ابوجہل نے کہا۔ مطعم کیا تو مجیر ہے اور محمد کو تو نے پناہ دی ہے یا تو اوس کا تابع ہوگیا ہے۔ اوس نے کہا مین تابع تو نہین ہوا ہون۔ صرف مجیر ہون۔ ابوجہل نے کہا۔ جس کو تو نے پناہ دی اوسے ہم نے بہی پناہ دی۔ پہر نبی صلعم مکہ مین داخل ہوئے اور وہان رہنے لگے۔

جب ابوجہل نے آپ کو دیکہا تو کہا عبد مناف یہ تمہارا نبی ہے۔ عتبہ بن ربیعہ نے کہا اگر ہم مین سے نبی یا بادشاہ ہو تو کیا کوئی تعجب کی بات ہے۔ جب اس بات کی رسول اللہ صلعم کو خبر ہوئی۔ تو آپ اون کے پاس گئے۔ اور عتبہ سے کہا کہ تو نے جو یہ بات کہی وہ اللہ کے واسطے نہ کہی۔ بلکہ اپنی ذاتی خیال سے کہی ہے۔ اور ابوجہل سے کہا کہ دیکہ تو جو یہ باتین کرتا ہے بہت جلد ایک دن ایسا آنے والا ہے۔ جو تو ہنسنا بہول جاے گا اور قسمت کو رویا کرے گا۔ اور قریش کے لوگون سے کہا۔ دیکہو چند روز کے بعد تم لوگون کو مجبوراً وہی بات ماننی پڑیگی جسے تم نہین مانتے ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور رسول اللہ کا فرمانا صحیح نکلا۔

۱۱۸۔ رسول اللہ کا موسم حج مین قبائل عرب کو اسلام کی طرف بلانا

رسول اللہ صلعم کا یہ قاعدہ تہا کہ جب موسم حج کا آتا تو آپ اپنی نبوت کا حال عرب کے قبائل سے بیان کیا کرتے تہے۔ چنانچہ رسول اللہ ایک مرتبہ کندہ کے پاس آئے۔ اور اون کے ساتہ جا کر فروکش ہوئے اس وقت جو اون کا سردار تہا اوس کا نام ملیح تہا۔ آپ نے اوس کو اللہ کی طرف بلایا۔ اور اپنی نبوت کا حال اوس سے بیان کیا۔ مگر اونہون نے نہ مانا۔ پہر آپ کلب کے

پاس آئے۔ اور اون کے ایک بطن کے پاس جسے عبد اللہ کہتے تھے گئے۔ اور اون کو بہی دعوت الی اللہ کی۔ اور اپنے آپ کو اون پر ظاہر کیا۔ مگر جو بات آپ نے اون سے کہی اونہون نے اوسے نہ مانا پہر وہ بنی حنیفہ کے پاس آئے۔ اور اون سے بہی نبوت کا اظہار کیا۔ اونہون نے ایسا بڑا جواب دیا کہ عرب مین کسی نے بہی آپ کو ایسا برا جواب نہ دیا ہوگا۔ پہر آپ بنی عامر کے پاس آئے۔ اور دعوت الی اللہ کی۔ اور اپنے آپ کو اون پر ظاہر کیا اون مین سے ایک شخص نے کہا۔ اگر ہم آپ کی اطاعت کرین اور مخالفون پر اللہ تعالیٰ آپ کو غالب کر دے۔ تو کیا آپ کے بعد حکومت ہمین ملجائیگی حضرت نے فرمایا۔ یہ بات اللہ کے اختیار مین ہے۔ وہ جسے چاہے عطا کرے گا۔ اوس نے کہا تیرے لئے عربون سے گردنین تو ہم اپنی ذبح کرائین اور جب تو غالب ہو جائے تو حکومت دوسرے لے لین۔ ایسے کام مین شریک ہونے کی ہمین کوئی ضرورت نہین ہے۔

پہر جب بنی عامر اپنے شیخ کے پاس لوٹ کر گیے۔ جو ایک بڑا بوڑہا آدمی تھا۔ اور اوس سے اس کا ذکر کیا۔ اور نبی صلعم کا اور آپ کے نسب کا بیان کیا۔ تو اوس نے اپنے ہاتھ سر پر رکہے۔ اور بڑا افسوس کر کے کہا۔ بنی عامر کیا اس غلطی کی تلافی ہو سکتی ہے واللہ اسماعیلی کبہی جہوٹ نہین کہتا سچ جو وہ کہتا ہے وہ حق ہے۔ تمہاری رائے نے اوس کی نسبت بڑی غلطی کی ہے۔ غرض رسول اللہ اسی طرح جو وہان آتا اور اوس کی کچہ شہرت و عزت ہوتی اوس کے پاس جاتے اور دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔

اور جب آپ کسی قبیلہ کے پاس جاتے اور اوسے دعوت الی اللہ کرتے تو ابو لہب آپ کا چچا بہی آپ کے پیچہے پیچہے جاتا۔ اور جب آپ اوس شخص سے کلام کر چکتے تو

ابو لہب اُٹھتا اور اون سے کہتا اے نبی فلان یہ شخص جو تم کو بہکاتا ہے وہ کہتا ہے
کہ لات اور عزیٰ کی تم اور تمہارے جو حلفا ہین عزت کرنا چھوڑ دین - اور ضلالت اور
بدعت کی باتین سکھاتا ہے - اس کی اطاعت مت کرو - اور نہ اس کی باتین سنو -

رسول اللہ کا انصار پر سب سے اول اپنی نبوت کا اظہار کرنا اور اون کا اسلام

۱۱۹ - سوید پر رسول اللہ کا اسلام کو پیش کرنا - اسی مین سوید بن الصامت بنی عمرو بن عوف
کا ایک شخص جو اوس کا ایک بطن ہے مکہ مین حج اور عمرہ کے واسطے آیا - اسے لوگ
اوس کی شجاعت اور شعر گوئی اور نسب کی شرافت کی وجہ سے کامل کہتے تھے اوسی
کے یہ اشعار ہین ؎

الا رب من تدعو صدیقا و لو تری	مقالتہ بالغیب ساءک ما یفری

یاد رکھو کہ کتنے ہی لوگ ایسے ہوتے ہین جنہین تو اپنا دوست کہتا ہے لیکن اگر تو اوسکی وہ باتین سنے
جو وہ تیری غیبت مین کہتا ہے تو تجھے ایسی بُری لگین کہ جیسے کسی نے تیرا پیٹ چاک کر دیا

مقالتہ کالشحم ما کان شاھدا	و بالغیب ماثور علی ثغرۃ النحر

جب وہ سامنے موجود ہوتا ہے تو اوس کی باتین ایسی شیرین ہوتی ہین کہ تجھ پر سحر کئے دیتی ہین - مگر جب وہ
تیرے سامنے نہ ہو تو اوسکی باتین ایک تلوار کی طرح ہوتی ہین جو گردن کی جڑ پر رکھی ہوئی ہو -

یسرک بادیہ و تحت ادیمہ	نمیمۃ غش تبتری عقب الظہر

اوسکی بیرونی صورت سے تو تجھے خوشی ہوتی ہے - مگر اوسکے اندر سے فریب کی نرم آواز آتی ہے جو تیری پیٹھ کے پیچھے مارنے کے لئے تیر تراشتی رہتی ہے

تبین لک العینان ما ھو کاتم	و ما جن بالبغضاء و النظر الشزر

لیکن تجھے اوسکی آنکھون سے معلوم ہوگا جو اوسمین چھپا ہوا ہے - اور جو بغض اور بُری نگاہ کا اثر اوسکے پیٹ مین مخفی ہے

فَخَيْرُ الْمَوَالِيْ مِنْ قُرَيْشٍ وَلَا بُرِيُ	فَرَاشْنِيْ بِخَيْرٍ طَالَمَا قَدْ بَرَيْتَنِيْ

اس لیے اے دوست تجھے چاہیے کہ تو میرے ساتھ اچھی سلوک سے پیش آئے اور اگرچہ تو مجھ سے بیزار ہو۔ مگر اوسکا کچھ خیال نہ کرے۔ کیونکہ اچھا دوست وہ ہی ہے جو دوست نوازی کرے اور اوسے آزردہ نہ کرے

رسول اللہ صلعم اس کے سامنے گئے۔ اور اوسے اسلام کی دعوت کی۔ اور قرآن اوسے سنایا۔ اوس نے رسول اللہ کی سب باتین سنین اور کچھ تنفر نہ کیا۔ اور کہا یہ تو اچھی باتین ہین۔ پھر وہ لوٹ گیا۔ اور مدینہ مین آیا۔ لیکن کچھ تھوڑے ہی دنون کے بعد خزرج نے اوسے جنگ بُعاث مین قتل کر دیا۔ اوسکے لوگ کہتے ہین کہ وہ مسلمان ہی مارا گیا ہے۔

۱۲۰۔ بنی عبد الاشہل پر اسلام کا پیش کرنا اور ایاس کا اسلام

ایسے ہی ابوالحیسر انس بن رافع کچھ بنی عبد الاشہل کے جوانون کو لیکر مکہ آیا اون مین ایک شخص ایاس بن معاذ بھی تہا۔ ان لوگون کا ارادہ تھا۔ کہ قریش سے خزرج کے برخلاف محالفہ کرین۔ اون کے پاس نبی صلعم بھی تشریف لے گئے۔ اور اون سے کہا کہ اگر اوس چیز سے بڑہ کر کوئی چیز ملے جسے تم ڈہونڈہتے ہوئے آئے ہو تو کیا اوس کا لینا پسند کروگے۔ اور اونہین اسلام کی دعوت کی۔ اور قرآن پڑہ کر سنایا۔ ایاس نے جو ایک جوان لڑکا تہا سنکر کہا واللہ یہ تو ہماری خواہش سے بڑہ کر ہے۔ اس پر ابوالحیسر نے زمین سے مٹی اُٹھا کر اوس کے منہ پر ماری اور کہا چپ رہو۔ ہم دوسرے کام کے لیے آئے ہین۔ ایاس چپ ہو گیا۔ اور رسول اللہ صلعم اُٹھ کر چلے آئے۔ لیکن ایاس ہی چند روز بعد مر گیا لوگون نے اوس کے مرتے وقت سنا تھا کہ وہ تہلیل و تکبیر پڑہتا تہا۔ اور اونہین اوس کے مسلمان مرنے مین کوئی شک نہین ہے۔



بیعۃ العقبۃ الاولیٰ اور اسلام سعد بن معاذ

۱۲۱ - مدینہ کے سات آدمیون کا سب سے اول مسلمان ہونا

پھر جب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ کہ اپنے دین کو ظاہر اور اپنے وعدہ کو پورا کرے تو رسول اللہ صلعم اوس موسم حج مین نکلے۔ جس مین انصار کے کچھ لوگون سے ملے۔ اور معمول کے بموجب قبائل عرب پر اپنی نبوت کا اظہار کیا۔ اسی مین جب آپ عقبہ کے پاس پہونچے تو خزرج کے چند آدمی آپ کو ملے۔ آپ نے اونہین اللہ کی طرف بلایا۔ اور اون پر اسلام کو پیش کیا۔ اونکے ملک مین یہود اون کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ اور یہ خزرج بت پرست تھے۔ اِن دونو فریق مین جب کبھی کچھ شر و فساد ہوتا تو یہود ان سے کہتے کہ اب ایک نبی پیدا ہوگا۔ اور ہم اوس کا اتباع کرینگے۔ اور اِسکے ساتھ تم کو ثمود اور عاد کی طرح قتل کرینگے۔ اس واسطے اون خزرج کے لوگون نے جن پر رسول اللہ نے اسلام کو پیش کیا آپس مین ایک نے دوسرے سے کہا۔ واللہ یہ تو وہی نبی ہے جس سے یہود تمہین ڈرایا کرتے ہین۔ اور پھر رسول اللہ کی بات کو مان لیا اور آپ کی نبوت کی تصدیق کی۔ اور آپ سے عرض کیا۔ کہ آج کل ہماری قوم مین باہم فساد ہو رہا ہے۔ کیا تعجب ہے کہ آپ کے سبب سے اللہ تعالیٰ اون مین اتفاق پیدا کر دے۔ اگر وہ اتفاق کرکے آپ کے مطیع ہو گئے تو آپ سے برابر کوئی عزت والا نہ ہوگا۔

پھر وہ مدینہ کو لوٹ گئے۔ یہ سب سات آدمی تھے اور خزرج کے قبیلہ کے تھے اون کے نام یہ ہین۔ ۱ اسعد بن زرارۃ بن عدس ابوامامہ ۲ عوف بن الحارث بن رفاعہ جسے ابن عفرا بھی کہتے ہین۔ یہ دونو بنی النجار سے تھے ۳ رافع بن مالک بن عجلان ۴ عامر بن عبد حارثہ بن ثعلبہ بن غنم یہ دونو بنی زریق سے تھے ۵ قطبہ بن عامر بن حدیدۃ بن

سواد جو بنی سلمہ سے تہا۔ عقبہ[۷] بن عامر بن نابی جو بنی غنم سے تہا۔ جابر[۸] بن عبداللہ بن ریاب جو بنی عبیدہ سے تہا۔

۱۲۲۔ بیعت عقبہ اولی اور مصعب کا مدینہ جانا جب یہ لوگ مدینہ آئے۔ تو اونہون نے نبی صلعم کا وہان ذکر کیا۔ اور اسلام کی لوگون کو دعوت دی۔ جس سے اسلام اونمین شایع ہوا۔ اور جب دوسرا سال ہوا تو انصار کے بارہ[۱۲] آدمی حج کو آئے۔ اور خدمت رسول اللہ سے عقبہ کے مقام مین شرف حاصل کیا۔ یہ ہی عقبہ اولی ہے۔ یہان اون لوگون نے آپ سے بیعت کی۔ جیسے عورتین بیعت کرتی ہین۔ بارہ[۱۲] آدمی یہ تھے۔ اسعد[۱] بن زرارہ عوف[۲]۔ معاذ[۳]۔ جو دونو حارث کے بیٹے تہے اور جنہین ابن عفرا بھی کہتے ہین۔ رافع[۴] بن مالک بن العجلان۔ ذکوان[۵] بن عبد قیس من بنی زریق۔ عبادہ[۶] بن الصامت جو بنی عوف بن الخزرج سے تہا۔ یزید[۷] بن ثعلبہ بن خزمہ ابو عبدالرحمن جو قبیلہ بلی سے اور انصار کا حلیف تہا۔ عباس بن عبادہ بن نضلہ من بنی سالم عقبہ بن عامر بن نابی قطبہ بن عامر بن حدیدہ یہ سب لوگ خزرج سے تہے اور اوس مین سے ان کے ساتہ تہا ابوالہیثم بن التیہان حلیف بنی عبدالاشہل اور عویم بن ساعدہ یہ بھی اونکا حلیف تھا۔ پہر یہ لوگ مدینہ لوٹ گئے۔ اور رسول اللہ صلعم نے مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار کو اون کے ساتہ بہیجا کہ اونہین قرآن پڑہائے۔ اور اسلام کے احکام کی اونہین تعلیم دے۔

۱۲۳۔ اسید سردار بنی عبدالاشہل کا مسلمان ہونا جب یہ لوگ مدینہ پہونچے تو مصعب اسعد بن زرارہ کے پاس جاکر ٹہیرا۔ بعد ازان اسعد بن زرارہ اوسے لیکر نکلا۔ اور بنی ظفر کے مکان مین جاکر بیٹہا۔ اور ان دونو کے پاس وہ لوگ آآکر جمع ہوئے۔ جو مسلمان ہو چکے تہے پہر اسکی

خبر سعد بن معاذ اور اُسَید بن حضیر کو بھی پہونچی۔ جو بنی عبد الاشہل کے سردار اور مشرک تھے۔ سعد نے اسید سے کہا۔ تو ان دونو آدمیون کے پاس جا۔ جو ہمارے گھر آئے ہین۔ اور اون سے اس حرکت کو منع کر۔ کہ لیسے تجیج نہ کرین۔ اسعد بن زرارہ ان مین میرے ماموں کا بیٹا ہے۔ اگر وہ اون مین نہ ہوتا تو مین خود بھی تیرے ساتھ جاتا۔ اس پر اسید نے اپنا برچھا لیا۔ اور اون دونو کے پاس آیا۔ اور کہا۔ یہ کیا باتین تم سیکھ آئے ہو۔ اور نادانون کو بہکاتے ہو۔ یہان سے نکل جاؤ۔ مصعب نے کہا ذرا یہان بیٹھو اور دیکھو۔ اگر یہ باتین جو ہم کہتے ہین اچھی معلوم ہوان تو انھین قبول کر لینا اور اگر بُری معلوم ہون تو اونھین مت ماننا۔ اُسید نے کہا ہان یہ بات انصاف کی ہے۔ اچھا سناؤ۔ پھر وہ اون دونو کے پاس بیٹھ گیا۔ اور مصعب نے اسلام کی سب حقیقت بیان کی۔ اسید نے سنکر کہا۔ یہ تو بہت ہی اچھی اور نیک باتین ہین۔ اور پوچھا کہ اس دین مین تم لوگ کیسے ہوا کرتے ہو۔ مین کس طرح مسلمان ہوؤن۔ اونھون کہا۔ کہ تو نہا اور کپڑے پاک کر۔ پھر شہادت حق ادا کر یعنی کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہو۔ پھر دو رکعت نماز پڑھو۔ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا۔ اور مسلمان ہو گیا۔ پھر اُسید نے اون سے کہا۔ کہ میرے ساتھ ایک اور شخص ہے۔ اگر وہ تمہارا تابع ہو گیا۔ تو اوس کی قوم مین پھر کوئی شخص ایسا نہین ہے جو تم سے مخالفت کرے مین اوسے یعنی سعد بن معاذ کو بھی بھیجتا ہون۔ پھر اسید سعد کے اور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا۔ سعد نے اوسے دیکھتے ہی کہا۔ کہ واللہ اس کا چہرہ تو ایسا نہین ہے۔ جیسا جاتے وقت تھا۔ جب اُسید پاس آیا۔ تو اوس سے پوچھا کہ کیا کیفیت گزری۔ اُسید نے کہا مین نے ان دونو سے باتین کین۔ اون کی تو کوئی بات بری

نہین ہے - اور یہ بہی اوس کے ساتھہ کہا کہ مین نے سنا ہے - کہ بنی حارثہ اسعد بن زرارہ کی طرف گئے ہین - کہ جاکر اوسے قتل کرڈالین -

۱۴۴ - سعد اور تمام بنی عبد الاشہل کا اسلام اور تمام انصار مین اسلام کی اشاعت -

سعد یہ سنتے ہی غضب آلود بگا یک اُٹھہ کھڑا ہوا اور اُسید نے جو قتل کا ذکر کیا تہا اوس کے اندیشہ سے بہت جلد اسعد کی مدد کے لیے چلا - پہر جب وہان ہونچا - اور دیکہا - کہ وہ بڑے اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہین تو اوس نے اُسیدؓ کا مقصد اس خبر کے بیان کرنے سے جو تہا وہ جان لیا - اور اون کے پاس جاکر بیٹھا - اور اسعد بن زرارہ سے کہا - کہ اگر میری تیری قرابت نہ ہوتی تو مین ایسی باتین کرنے کے لیے تجھے کبھی نہین چھوڑتا -

مصعب نے کہا ذرا آپ یہان بیٹھیے اور ہماری باتین سنئیے - اگر اچھی معلوم ہون تو اونہین مان لیجیے - اور اگر بری معلوم ہون تو اونہین جانے دیجیے - سعدؓ نے کہا اچھا سناؤ کیا سناتے ہو مصعب نے اسلام کی ساری کیفیت اوسکو سنائی - اور قرآن اوس کے روبرو پڑہا - سعد نے پوچھا تم لوگ جب اس دین کو اختیار کرتے ہو تو کیسے اوسمین داخل ہوتے ہو - مین بہی اوسمین داخل ہونا چاہتا ہون مصعب نے وہ ہی باتین جو اُسیدؓ کو بتائی تھین سعد کو بہی بتائین - اور وہ پاک ہوکر مسلمان ہوگیا -

پہر سعد وہان سے لوٹ کر اپنی قوم کی مجلس مین آیا - اور اُسید بن حضیر بہی اوسکے ساتھہ ہوا جب وہ اون کے پاس ہونچا تو کہا بنی عبد الاشہل - تم لوگ مجھے کیسا سمجھتے ہو - سب نے کہا تو ہمارا سید اور ہم مین افضل ہے - سعد نے کہا - سب سُن لو کہ جب تک تم لوگ مسلمان نہ ہوجاؤ گے - اور اللہ پر اور اوس کے رسول پر ایمان نہ لے آؤ گے تب تک تمہارے مرد ہون یا عورتین سب مجھے اون سے بات کرنا حرام ہے - کہتے ہین کہ شام تک

بنی عبدالاشہل مین کوئی گہر ایسا نہ رہا جہان مرد اور عورتین سب مسلمان نہ ہو گئے ہون۔

پہر مصعب اسعد بن زرارہ کے گہر مین لوٹ گیا۔ اور دعوت اسلام برابر کرتا رہا۔ اور کچہ روزون مین انصار کے گہرون مین سے کوئی گہر ایسا نہ رہا جہان مرد یا عورت کوئی مسلمان نہ ہو۔ صرف ایک بنی امیہ بن زید اور وائل اور واقف رہ گئے۔ یہ لوگ ابو قیس بن الاسلت کے مطیع رہے۔ وہ اونہین لیکر الگ رہا۔ اوس وقت تک مسلمان نہ ہوا۔ کہ رسول اللہ صلعم ہجرت کر کے مدینہ تشریف نہ لیگئے اور بدر اُحد اور خندق کے واقعات نہ ہو چکے۔ پہر مصعب مکہ کو واپس آگیا۔

بیعۃ العقبۃ الثانیہ

۱۲۵۔ مدینہ والون کا آکر رسول اللہ سے اپنے ملک مین لیجانے اور حمایت کرنیکیواسطے بیعت کرنا

جب انصار مین اسلام پہیل گیا۔ تو کچہ لوگون نے ملکر ارادہ کیا۔ کہ ایسے چہپ کر نبی صلعم کے پاس جائین کہ کسی کو خبر نہ ہو۔ چنانچہ یہ لوگ موسم حج مین ذی الحجہ کے مہینے مین اپنی قوم کے کفار کے ساتہہ مکہ کو آئے۔ اور رسول اللہ سے آکر ملے۔ اور آپ سے وعدہ کیا۔ کہ ایام تشریق کے وسط مین عقبہ کے مقام پر ملین۔ جب رات ہوئی۔ تو دو ثلث شب گزرنے کے بعد ایک ایک ہو کر نکلے۔ اور عقبہ مین جا کر سب اکہٹے ہو گئے۔ یہ سب ستر آدمی تہے۔ اور اون مین دو عورتین تہین۔ نسیبہ بنت کعب عمارہ کی مان اور اسماء عمرو بن عدی کی مان جو بنی سلمہ سے تہی۔

وہان رسول اللہ صلعم بہی تشریف لائے۔ اوس وقت آپ کے ساتہہ آپ کے چچا عباس بن عبد المطلب بہی تہے۔ جو اس وقت تک اگرچہ کافر تہے مگر اپنے بہتیجے کے ساتہہ عہد و پیمان

کی توثیق کرنے کے لیے گئے تھے۔ اور اسی وجہ سے سب سے اول اونہین نے محفل مین کلام کیا اور کہا۔ یا معشر الخزرج۔ عربون کا یہ قاعدہ تھا کہ خزرج مین ہی اُوس کو بھی گِن لیا کرتے تھے۔ (اسی واسطے خزرج کے ہی نام سے خطاب کیا حالانکہ اون مین اُوس کے لوگ بھی شامل تھے) جیسا کہ تم جانتے ہو محمد ہم مین بعزت و بحفاظت تمام رہتے ہین۔ مگر تمہاری خوشی ہے کہ ہمین چھوڑ کر تمہارے پاس چلے جائین۔ اس لیے اگر تم اوس وعدہ کو پورا کرو جو تم اون سے کرتے ہو اور آپ کی حمایت اچھی طرح کرو تو تم اور وہ خوش رہو فهو المراد۔ اور اگر تم اونہین کسی وقت چھوڑ دو تو اونہین اسی وقت چھوڑ دو۔ وہ ہمارے پاس بعزت و حرمت رہینگے اور ہم اون کی حفاظت کرین گے۔ مگر انصار نے اون کی بات پر بہت توجہ نہ کی۔ بلکہ کہا اچھا اچھا جو تو نے کہا وہ ہم نے سن لیا اور آپ کی طرف مخاطب ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ فرمائے۔ اور جو آپ چاہتے ہین اور خدا کا جس طرح حکم ہے ہمین اطلاع دیجیے پھر رسول اللہ صلعم نے گفتگو کی۔ اور قرآن سنایا۔ اور اونہین اسلام کی ترغیب دی۔ پھر کہا میری ایسی حفاظت کرنا جیسے تم اپنی عورتون اور بچون کی کرتے ہو۔

پھر براء بن معرور نے رسول اللہ کا ہاتھ پکڑا۔ اور کہا قسم ہے اوس کی جس نے آپ کو سچا نبی کر کے بھیجا ہے۔ ہم آپ کی ایسی حفاظت کرین گے جیسے ہم اپنے بچون کی کرتے ہین۔ یا رسول اللہ ہم سے آپ بیعت لیجیے۔ ہم لوگ اہل حرب ہین اور جنگ و جدال کے عادی ہین۔

اسی مین ابو الهیثم بن التیهان درمیان مین بول اُٹھا۔ اور کہا رسول اللہ ہمارے اور اور لوگون کے درمیان بندھن رسیون کے بندھے ہوئے ہین۔ اور اون سے یعنی یہود سے معاہدے ہین۔ آپ سے بیعت کرتے ہین ہمین وہ سب توڑنا پڑین گے۔ اگر اللہ تعالی

آپ کو فتح دیدے اور آپ اوس وقت اپنی قوم کیطرف لوٹ آئین اور ہمین چھوڑ دین تو کچھ تعجب نہین ہے۔ اوس وقت ہم کیا کرین گے رسول اللہ صلعم نے تبسم کر کے فرمایا بل الدم الدم والھدم الھدم انتم منی وانا منکم اسالم من سالمتم واحارب من حاربتم (ایسا ہرگز نہین ہوگا۔ بلکہ میرا خون تمہارا خون ہے اور میرے کپڑے تمہارے کپڑے ہین تم میرے ہو اور مین تمہارا ہون۔ جس سے تم صلح کرو گے مین بھی اوس سے صلح کرون گا جس سے تم لڑو گے مین بھی اوس سے لڑون گا۔)

پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ اپنے لوگون مین سے بارہ نقیب منتخب کرو۔ کہ وہ اپنی قوم کی نگرانی کرین۔ اس لیے اونھون نے نو آدمی تو خزرج سے لیے اور تین اوس مین سے نکالے۔

عباس بن عبادہ بن نضلہ الانصاری نے کہا۔ یا معشر خزرج تمہین معلوم ہے۔ کہ اس شخص سے جو تم بیعت کرتے ہو وہ بیعت احمر و اسود (یعنی عرب و عجم) کی لڑائی کے لیے ہے۔ اگر تم اوس وقت جب تمہارے اموال پر مصیبت آ گئے اور تمہارے اشراف قتل ہو جائین اوسے چھوڑ دو تو ابھی چھوڑ دینا بہتر ہے۔ کیونکہ اوس وقت چھوڑ دینا دنیا و آخرت کی خرابی ہے۔ اور اگر تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ ہم اپنے عہد و پیمان کو پورا کرین گے تو بیشک اوسے لو۔ وہ ہی دنیا و آخرت کی سب سے اچھی نعمت ہے۔ اون سب نے کہا کچھ ہی ہو ہمارے اموال جائین ہماری جانین جائین ہم نے اوسے لیا۔ مگر یا رسول اللہ ہمین اس کے عوض کیا ملے گا فرمایا جنت۔ اونھون نے کہا تو ہاتھ پھیلائیے۔ اور سب نے بیعت کر لی۔

عباس بن عبادہ نے جو یہ کہا تھا اوس سے اوس کا مقصد تھا کہ عہد و پیمان کو استحکام ہو جائے

بعض نے کہا ہے کہ وہ اس لیے تاخیر کرنا چاہتا تھا۔ کہ عبداللہ بن ابی بن سلول بھی آجائے اور قوم کو اوس سے زیادہ قوت حاصل ہوجائے۔

ان مین سب سے اول ابو امامہ اسعد بن زرارہ نے اور بعض کہتے ہین کہ ابو الہیثم بن التیہان نے اور ایک قول مین ہے کہ براء بن معرور نے بیعت کی تھی۔ پھر اور لوگون نے بیعت کی۔ اور سب نے بیعت کر لی۔ جس وقت اون لوگون نے بیعت کی۔ تو شیطان نے راس العقبہ پر چلا کر کہا۔ مکہ والو تمھین کچھہ مذمم (نعوذ باللہ منہا یعنی محمد) کی اور اوس کے صباۃ (یعنی دین اسلام) کی بھی خبر ہے۔ اوس کے ساتھہ لوگ تمھاری لڑائی پر مجتمع ہو گئے ہین۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اے عدو اللہ یاد رکھہ مین تیری خوب خبر لونگا پھر رسول اللہ نے فرمایا۔ اب آپ لوگ اپنے منازل مین چلے جائین۔ عباس بن عبادہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم صبح ہی اہل منیٰ پر اپنی تلوارین کھنچین۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہمین اس کا حکم نہین ہے۔ تب سب لوگ اپنی اپنی جگھون کو چلے گیے اور مجلس برخاست ہوئی۔

۱۲۶۔ براء کا کعبہ کی طرف نماز پڑھنا اور قریش کا مسلمانون پر سختی کرنا۔

پھر جب صبح ہوئی تو قریش کے دو آدمی مدینہ والون کے پاس آئے۔ اور کہا ہم نے سنا ہے کہ تم لوگ ہمارے آدمی کے پاس آئے ہو۔ کہ اوسے نکال لیجاؤ اور اوس سے ہماری لڑائی کے واسطے بیعت کی ہے۔ واللہ عرب کے جتنے قبائل ہین اون مین سے کسی کی لڑائی ہم کو اس قدر بری نہین معلوم ہوتی جس قدر ہم کو تمھاری لڑائی بری معلوم ہوتی ہے۔ وہان انصار کے ساتھہ اون مین کچھہ مشرکین بھی تھے۔ اونھون نے کہا یہان اس قسم کا کوئی معاملہ نہین ہوا۔

جب انصار مکہ سے واپس ہوئے - تو براءبن معرور نے کہا - خزرج میرے نزدیک تو یہ بہتر ہے کہ مین اپنی نماز مین کعبہ کی طرف پشت نہ کرون - اونہون نے کہا رسول اللہ تو شام کی طرف منہ کیا کرتے ہین - ہم آپ کے خلاف نہین کرسکتے - مگر براء نے نہین مانا وہ کعبہ کی ہی طرف نماز پڑہتا رہا - جب وہ مکہ آیا - تو رسول اللہ صلعم سے پوچھا - تو آپ نے فرمایا ہان وہ ہی قبلہ تہا - اگر تو اوسی پر صبر کرتا تو بہتر ہوتا - پہر وہ رسول اللہ کے قبلہ کی طرف نماز پڑہنے لگا -

غرض جب انصار نے آپ سے بیعت کرلی - اور مدینہ کو لوٹ گئے - تو وہ ذی الحجہ مین ہی وہان پہونچے - اور رسول اللہ صلعم بقیہ ذی الحجہ اور محرم اور صفر کے مہینون مین مکہ مین رہے - پہر ربیع الاول کے مہینے مین مدینہ کو ہجرت فرمائی - اور بارہوین تاریخ وہان پہونچے -

اُدہر قریش نے جب سنا - کہ انصار مسلمان ہوگیے - تو وہ مکہ کے مسلمانون پر بہت سختی کرنے لگے - اور اونہین ایسی ایذائین دین کہ جس سے وہ اپنے دین کو چہوڑ دین - اس سے اون پر بہت ہی بڑی مصیبت پڑگئی - یہ آخری فتنہ تہا - پہلا فتنہ وہ تہا جو حبش کی ہجرت سے پہلے ہوا تہا -

یہ جو عقبہ ثانیہ کی بیعت تہی اوس کی شروط وہ نہ تہین جو عقبہ اولی کی شرائط تہین - عقبہ اولی مین بیعت عورتون کی سی بیعت ہوئی تہی - اور یہ بیعت عقبہ ثانیہ مین احمر و اسود اور عرب و عجم کی لڑائی کے واسطے ہوئی تہی -

۱۲۷ - اصحاب رسول اللہ کی ہجرت کی ابتدا مدینہ کو	پہر نبی صلعم نے اپنے اصحاب کو مدینہ کی طرف ہجرت کر جانے کے لئے حکم دیا اور اونہون نے ہجرت شروع کردی - سب سے

اول ان مین ابو سلمہ بن عبد الاسد گیا۔ یہ اس بیعت سے ایک سال پہلے ہی چلا گیا تھا
پھر اوس کے بعد عامر بن ربیعہ حلیف بنی عدی نے اپنی بی بی لیلی بنت ابی حثمہ کے
ساتھ ہجرت کی۔ پھر عبد اللہ بن جحش اور اوس کا بھائی ابو احمد اور اوس کا جمیع کنبہ ہجرت کر گیا
اور اون کے گھر مین قفل پڑ گیا۔ اس کے بعد علی التواتر صحابہ مدینہ کو یکے بعد دیگرے
چلدئے۔ اور عمر بن الخطاب اور عباس بن ابی ربیعہ بھی چلے گیے۔ اور بنی عمرو بن عوف
مین جا کر قیام پذیر ہوئے۔

جب یہ عباس مدینہ چلا گیا۔ تو ابو جہل بن ہشام اور حارث بن ہشام اوس کے پاس مدینہ
کو گئے۔ وہ ان کی مان کا بیٹا تھا۔ اونہون نے جا کر اوس سے کہا۔ کہ تیری مان نے
نذر مانی ہے۔ کہ جب تک تو اوس کے پاس نہ جائیگا تب تک نہ تو وہ سایہ مین بیٹھے گی
اور نہ بالون مین کنگھی کرے گی۔ اس سے عباس کا دل نرم پڑ گیا۔ اور مکہ کو لوٹ آیا۔ لیکن
اور صحابہ برابر ایک ایک دو دو ہجرت کرتے چلے گئے اور جب تک رسول اللہ صلعم
نے ہجرت نہ کی اوس وقت تک برابر ہجرت جاری رہی۔

ہجرت نبی صلعم

۱۲۸۔ عمائد قریش کا دار الندوہ مین آ کر رسول اللہ کے قتل کا مشورہ کرنا

جب رسول اللہ کے اصحاب یکے بعد دیگرے ہجرت کرنے لگے۔ تو آپ اس انتظار مین مکہ ہی مین ٹھیرے
رہے کہ آپ کے واسطے جناب باری سے کیا حکم ہوتا ہے۔ اور آپ کے ساتھ حضرت
علی بن ابی طالب اور حضرت ابو بکر الصدیق بھی مکہ ہی مین قیام پذیر رہے۔
جب قریش نے دیکھا۔ کہ اصحاب ہجرت کئے جاتے ہین۔ تو اونہین اندیشہ ہوا کہ کہین

رسول اللہ بھی نہ چلے جائین۔ اس لیے وہ سب دارالندوہ مین جو قصی بن کلاب کا مکان تھا مجتمع ہوئے۔ اور وہان مشورہ کرنے لگے۔ ان مین ابلیس بھی ایک شیخ کی صورت بنا کر داخل ہوا۔ اور کہنے لگا۔ مین نجد کا رہنے والا ہون۔ تمہارا حال مین نے وہان سنا تھا اسواسطے تمہارے پاس آیا۔ ممکن ہے کہ مین بھی کوئی صلاح دون اس مجلس مین جو لوگ جمع تھے اون کے نام یہ ہین۔ عتبہ شیبہ ابوسفیان۔ طعیمہ بن عدی جبیب بن مطعم حارث بن عامر نضر بن الحارث ابوالبختری بن ہشام ربیعہ بن الاسود حکیم بن خرام ابوجہل نبیہ منبہ حجاج کے بیٹے امیہ بن خلف وغیرہ پھر انہون نے ایک دوسرے سے کہا۔ کہ اس شخص کا معاملہ جو ہے وہ تمہین معلوم ہے ہمین اوس سے یہ اندیشہ ہو گیا ہے۔ کہ وہ اپنے متبعین کو لیکر کبھی ہم کو کچھ نقصان نہ پہونچائے۔ اسواسطے اس کی کوئی تدبیر کرنا چاہیئے۔ کسی نے کہا کہ اوسے قید کر دو اور زنجیرین ڈالکر اوسے ایک مکان مین بند کر دو۔ اور پھر اوسی (موت) کا انتظار کرو جو پہلے زمانہ مین شاعرون کا کام تمام کر دیا کرتی تھی۔ نجدی نے کہا یہ رائے تو ٹھیک نہین ہے اگر ہم نے اوسے قید کر دیا۔ تو دروازہ کے پیچھے ہی سے اوسکے اصحاب کو اسکی خبر پہونچ جائے گی۔ اور وہ تم پر چڑھ کر آئین گے اور اوسے چھٹا کر لیجائین گے دوسرے نے کہا۔ کہ اسے نکالدینا چاہیئے۔ ہمارے شہر سے جب وہ چلا گیا تو ہمین کچھ پروا نہین کہین چلا جائے۔ ہمارا پیچھا چھوٹ جائیگا۔ نجدی نے کہا۔ یہ بھی مناسب نہین ہے۔ تم اوس کے حسن بیان اور حلاوت منطق کو نہین پہچانتے۔ اگر تم نے اوسے نکالدیا۔ تو وہ کسی نہ کسی عرب کے قبیلہ مین چلا جائیگا۔ اور اپنی شیرین گفتاری سے اون پر غالب آجائے گا۔ پھر تمہاری طرف آئیگا۔ اور تمہین پائمال کر کے

تمہارا سب کچھ چھین لے گا۔

اس پر ابوجہل نے کہا۔ میری رائے مین یہ سب سے بہتر ہے۔ کہ ہر قبیلہ سے ہم ایک آدمی لین جو نسب کا شریف ہو۔ اور اون مین سے ہر ایک کو الگ الگ تلوار دین پھر وہ سب اس شخص کے پاس جائین۔ اور اکٹھے ہو کر یکبارگی اوس پر تلوارین چلائین اور مار ڈالین۔ اگر ایسا کیا جائے گا۔ تو اوس کا خون تمام قبائل کے ذمہ ہو جائے گا اور بنی عبد مناف کو ان سب قبائل سے لڑنے کی طاقت نہ رہے گی اس واسطے وہ ہم سے دیت پر راضی ہو جائین گے۔ نجدی نے کہا۔ ہان یہ رائے بہت ہی اچھی ہے پھر اس کے بعد مجلس برخاست ہو گئی۔ اور سب نے اس رائے سے اتفاق کر لیا۔

۱۲۹۔ رسول اللہ کی ہجرت کی روایت اور اعتقادی باتین۔

پھر اس کی رسول اللہ صلعم کو بھی خبر لگ گئی یعنی جبریل آپ کے پاس آئے۔ اور کہا کہ آج آپ اپنے بستر پر نہ سوئے۔ پھر جب شام ہوئی تو قریش رسول اللہ کے دروازہ پر جمع ہوئے۔ اور یہ انتظار کرنے لگے۔ کہ کب آپ خوابگاہ مین آرام کرین۔ اور وہ آپ پر وعدہ کے موجب حملہ کرین۔ جب رسول اللہ صلعم نے یہ دیکھا۔ تو حضرت علی بن ابی طالب سے یہ فرمایا کہ تم میرے فرش پر سوار ہو۔ اور میری سبز چادر اوڑھ لو۔ اوس کو اوڑھ کر سونے سے تمہین کچھ رنج نہ پہونچے گا۔ اور اونہین حکم دیا۔ کہ ہمارے جانے کے بعد جو جو چیزین یہ تمہین دیجاتی ہین۔ یہ جن جن لوگون کی امانت ہے اونہین دیدینا۔ اور اسی طرح کی جو مناسب باتین تھین اون کے ہدایت کر دی۔

پھر رسول اللہ صلعم نکلے۔ اور ایک مشت خاک لیکر اون کے سر پر ڈالی۔ اور یہ آیت پڑھی یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ

لتنذر قوما ما انذر اباؤھم فھم غافلون ۔ لقد حق القول علی اکثرھم فھم لا یؤمنون ۔ انا جعلنا فی اعناقھم اغلالا فھی الی الاذقان فھم مقمحون ۔ وجعلنا من بین ایدیھم سدا ومن خلفھم سدا فاغشیناھم فھم لا یبصرون ۔ (قرآن کی قسم جس مین سراسر دانائی کی باتین ہین ۔ کہ محمد بے شک تم رسولون مین سے ہو ۔ اور سیدھے راستہ پر ہو ۔ یہ قرآن خدا ے زبردست اور رحیم نے اتارا ہے ۔ تاکہ تم اوس کے ذریعہ سے ایسے لوگون کو عذاب سے ڈراو جنکے باپ دادو ے نہین ڈرائے گئے ۔ اور اس وجہ سے وہ غافل ہین ۔ ان مین اکثر پر تو فرمودۂ خدا پورا ہو جائے گا یہ کسی طرح ماننے والے نہین ۔ ہم نے اون کی گردنون مین بھاری بھاری طوق ڈالدئے ہین ۔ جن مین وہ ٹھوڑیون تک پھنس گیے ہین اور اون کے سر جکڑ گئے ہین ۔ اور ہم نے ایک دیوار تو ان کے آگے بنائی ۔ اور ایک دیوار اُن کے پیچھے ۔ اور اوپر سے اون کو ڈہانک دیا ہے ۔ جس سے یہ دیکھہ نہین سکتے) پھر رسول اللہ چلدے اور کسی نے آپ کو نہ دیکھا ۔

پھر کوئی شخص قریش کے پاس آیا ۔ اور کہا کس کے انتظار مین کھڑے ہو ۔ بولے محمد کے انتظار مین کھڑے ہین ۔ کہا تمھین خدا غارت کرے ۔ وہ سامنے سے گیا ۔ اور جتنے تم ہو تمھارے سب کے سرون پر خاک ڈال گیا ۔ اور اپنی منزل مقصود کو روانہ ہوا ۔ جب سر پر اونھون نے ہاتھہ ڈالکر دیکھا تو سب کے سرون پر خاک تھی ۔

(غرض یہ تو اعتقادی بات تھی) وہ رات بھر دیکھتے رہے ۔ حضرت علی کو سوتا ہوا دیکھتے تھے ۔ جن پر رسول اللہ صلعم کی چادر پڑی تھی اور وہ آپس مین کہتے تھے کہ محمد سو رہا ہے اسی انتظار مین اونھین تمام رات گزر گئی ۔ اور صبح کو حضرت علی بستر پر سے اُٹھے تو اونھین معلوم ہوا کہ محمد نہین بلکہ علی ہین ۔ چنانچہ یہ آیت اس باب مین نازل ہوئی ہے ۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ط وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ (اور اے پیغمبر یاد کرو وہ وقت جب کافر لوگ تم پر داؤ چلانا چاہتے تہے کہ تم کو گرفتار کر رکھین یا تم کو مار ڈالین یا تم کو شہر بدر کردین - اوس وقت کافر تو اپنا داؤ کر رہے تہے اور اللہ اپنا داؤ کر رہا تہا - اور اللہ سب داؤ کرنے والون سے بہتر داؤ کرنے والا ہے -)

پہر اونہون نے حضرت علی سے پوچہا کہ نبی صلعم کہان گئے - اونہون نے کہا مجہے کچہ نہین معلوم - تم نے اونہین نکل جانے کے لیے کہا تہا وہ نکل گئے - اس پر اونہون نے حضرت علی کو سخت پکڑا اور پکڑ کر مسجد کو لے گیے - اور کچہ دیر تک پکڑے رکہا پہر چہوڑ دیا اور اس طرح اللہ تعالی نے اپنے رسول کو دشمنون سے بچا دیا - اور آپ کو ہجرت کا حکم دیا - پہر حضرت علی نے نبی صلعم کی امانتین لین اور جس طرح آپ حکم دے گئے تہے اوس کی تعمیل کی -

۱۷۰ - رسول اللہ کا حضرت ابو بکر کو ساتہ لیکر ہجرت کرنا اور غار ثور مین تین روز چہپکر مدینہ کو روانہ ہونا

بی بی عایشہ فرماتی ہین - کہ رسول اللہ صبح یا شام ایک مرتبہ ہر روز حضرت ابو بکر کے مکان پر تشریف لایا کرتے تہے - لیکن جب آپ کو ہجرت کا حکم ہوا - تو آپ ہمارے یہان دوپہر مین آئے - حضرت ابو بکر یہ خلاف عادت آپ کے تشریف لانے کو دیکہ کر بولے - کہ اس وقت جو آپ تشریف لائے تو کوئی بات پیدا ہوئی ہے - جب اندر آئے - اور چوکی پر بیٹہے تو فرمایا - کہ اگر یہان کوئی غیر ہو تو اوسے باہر نکال دو - حضرت ابو بکر نے عرض کیا - یا رسول اللہ میری دو بیٹیان ہین - کیا ہے فرمائیے - آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے مجہے حکم دیا ہے کہ آپ یہان سے نکل جاؤ - حضرت ابو بکر نے عرض کیا - کہ مین بہی ساتہ چلون - فرمایا - کہ چلو اس کی حضرت ابو بکر کو اس قدر خوشی ہوئی - کہ فرحت

کے مارے رو پڑے۔ اور عبداللہ بن اریقط کو جو بنی الدیل بن بکر سے تھا اور مشرک تھا اجرت پر لیا کہ وہ اون کو راستہ بتائے۔

رسول اللہ کے نکلنے کا حال بجز حضرت ابوبکر اور آل ابی بکر کے اور کسی کو معلوم نہین تھا ان مین سے حضرت علی کو تو رسول اللہ نے حکم دیا تھا کہ وہ مکہ ہی مین رہ جائین۔ اور جو وودائع اون کو آپ نے دے دی تھین اونہین جن جن کے ہین اون کے حوالہ کر دین بعدازان آپ کے پاس چلے آئین۔

اور آپ حضرت ابوبکر کے مکان مین جو پیچھے کھڑکی تھی اوس سے نکل کر چلے تھے۔ تاکہ کسی کو خبر نہ ہو۔ پھر وہ دونو صاحب ثور پہاڑ کے غار مین گیے اور اوسمین جاکر گس گئے۔ حضرت ابوبکر اپنے بیٹے عبداللہ کو حکم دے گئے تھے۔ کہ مکہ مین جو جو واقعات آپ کے پیچھے ہون وہ دن مین سنتا رہے اور رات مین آپ کے پاس غار مین آکر سب سنادیا کرے۔ اور عامر بن فہیرہ کو جو حضرت ابوبکر کا مولی تھا یہ کہدیا تھا کہ دن مین وہ بکریان چرایا کرے اور رات کو بکریان اون کے پاس لے آیا کرے۔ اسیطرح اسما بنت ابی بکر بھی شام کے وقت غار پر دونو صاحبون کیواسطے کھانا لیجایا کرتی تھین۔ اسی طرح دونو غار مین تین روز رہے۔ ادہر قریش نے یہ اشتہار دیدیا تھا۔ کہ جو کوئی محمد کو پکڑ لائے اوسے سو اونٹ دین گے ادہر جب عبداللہ بن ابی بکر صبح کے وقت آپکے پاس سے لوٹتے تو عامر پیچھے پیچھے اون کے اپنی بکریان لے جاتا اور اوس سے عبداللہ کے پیرون کے نشان مٹ جاتے تھے۔

جب تین روز گزر گئے۔ اور لوگ چپ چاپ ہو گیے۔ تو اون کے پاس اون کا راہبر آیا۔ اور دو اونٹ لایا۔ ایک اوس سے رسول اللہ صلعم نے قیمت دیکر لے لیا اور اوس پر سوار ہو گئے۔ اور آپ کے واسطے اسما بنت ابی بکر توشہ لائین۔ لیکن تسمہ بھول آئین جس سے اوسے باندھ کر لٹکاتے ہین۔ اس واسطے اونہون نے اپنا کمر بند کھولا۔ اور اوس سے

توشہ کو باندہا۔ اور اون کے کمربند سے باندہ کر توشہ لٹکایا گیا۔ اسی وجہ سے اسماء کو ذات النطاقین (دو کمربند والی) کہتے ہین۔

پہر دونو سوار ہو کر چلدیئے۔ اور حضرت ابوبکر نے اپنے مولی عامر بن فہیرہ کو اپنے پیچہے بیٹہا لیا کہ راستہ مین خدمت کرتا جائے اسی طرح تمام رات چلے اور صبح سے ظہر تک برابر چلے گیے وہان اونہون نے ایک پتہر کی چٹان دیکہی جو بہت لنبی تہی۔ اوس کے قریب مین حضرت ابوبکر نے ایک جگہہ ہموار کی۔ کہ رسول اللہ صلعم کچہہ دیر وہان قیلولہ کرلین۔ اور اوس کے سایہ مین ذرا آرام لےلین وہان رسول اللہ نے تہوڑا آرام کیا اور سو رہے۔ اور حضرت ابوبکر آپ کی نگہبانی کرتے رہے۔ پہر جب آفتاب ڈہل گیا تو اپنی منزل مقصود کو روانہ ہوئے۔

۱۳۱۔ قریش کا رسول اللہ کی گرفتاری کے لیے اشتہار اور سراقہ کا آپ کے پاس پہونچکر لوٹنا۔ قریش نے یہ اشتہار دیا تہا۔ کہ جو کوئی نبی صلعم کو پکڑکر لائے گا اوسے انعام دین گے اسواسطے ایک شخص سراقہ بن مالک بن جعشم المدلجی آپ کی جستجو مین روانہ ہوا۔ اور جہان زمین سخت آگئی تہی یعنی ریت نہ تہا وہان آپ کو جالیا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ پکڑنے والے آپہونچے۔ آپ نے فرمایا کچہہ اندیشہ نہین اللہ ہمارے ساتہہ ہے۔

اور رسول اللہ نے سراقہ پر بددعا کی۔ اوس کا گہوڑا پیٹ تک زمین مین دہس گیا۔ اور اوسکے نیچے سے کچہہ دہوان سا نکلا سراقہ نے عرض کیا کہ محمد دعا کرو۔ کہ مجہے اللہ اس بلا سے بچادے اور مین جو لوگ آپ کی تلاش مین آرہے ہین اونہین لوٹادونگا آپ نے اوس کے لیے دعا فرمائی۔ وہ چہوٹ گیا۔ مگر اوس نے پہر بہی پیچہا کیا۔ پہر جناب رسالتمآب نے اوس کے حق مین بددعا کی۔ اور گہوڑے کے پیر زمین مین پہلے سے بہی زیادہ گہس گیے۔ سراقہ نے

کہا۔ محمد مین جان گیا۔ کہ یہ آپ کی ہی دعا سے ہے اب دعا کیجئے مین اس امر کا ذمہ لیتا ہون۔ کہ آپ کے متلاشیون کو واپس کرو ون گا۔ رسول اللہ نے دعا کی۔ اور وہ چھوٹ گیا پھر نبی صلعم کے نزدیک آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ترکش مین سے تیر لے لیجئے۔ اور فلان مقام پر میرے اونٹ ہین اون مین سے جتنے چاہئین اونٹ لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے تیرے اونٹون کی حاجت نہین ہے پھر جب وہ لوٹنے لگا تو (اس اعتقادی کہانی کے سوا آپ نے اوس سے یہ) فرمایا۔ کہ سراقہ اگر تجھے کسریٰ کے کنگھن مل جائین تو تو خوش ہوگا یا نہین۔ کہا کیا کسریٰ بن ہرمز کے۔ آپ نے فرمایا ہان۔ یہ سنکر (اوس نے کہا ہان خوش ہون گا) اور لوٹ گیا۔ پھر جو کوئی راستہ مین ملا اوس سے اوس نے کہدیا کہ ادہر تو مین دیکھ آیا اب تمہاری کوئی ضرورت نہین ہے اور سب کو پھیر دیا۔

۱۳۲۔ کفار کا حضرت ابوبکر کے گھر آکر اون کے گھر والون کو ستانا۔

بی بی اسماء بنت ابی بکر کہتی ہین۔ کہ جب رسول اللہ صلعم ہجرت کر گئے۔ تو کچھ لوگ قریش کے ہمارے یہان آئے۔ جن مین ابوجہل بھی تھا۔ اور آکر حضرت ابوبکر کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہے۔ مین نے کہا مجھے نہین معلوم۔ ابوجہل نے ہاتھ اُٹھا کر میرے گال پر ایک ایسا زور سے طپانچہ مارا کہ جس سے میرا بُندہ گر پڑا۔ وہ بڑا بدکار خبیث آدمی تھا۔ اور ہم سست غمگین تھے۔ اور ہمین یہ نہین معلوم تھا۔ کہ رسول اللہ صلعم کہان گئے ہین۔ کہ اسی مین ایک جن مکہ کے اسفل کی طرف سے آیا۔ لوگ اوس کے پیچھے پیچھے چلتے اور آواز سنتے جاتے تھے۔ مگر وہ نظر نہ آتا تھا وہ یہ کہتا تھا ؎

رَفِیْقَیْنِ حَلَّا خَیْمَتَیْ اُمِّ مَعْبَدٍ		جَزَی اللّٰہُ رَبُّ النَّاسِ خَیْرَ جَزَائِہٖ

اللہ تعالیٰ جو مخلوق کا پروردگار ہے اون دو نون رفیقون کو جزاے خیر عطا فرمائے جو خیمہ ام معبد مین جا کر اُترے تھے

فَاَفْلَحَ مَنْ اَمْسٰی رَفِیْقُ مُحَمَّدٍ	هُمَا نَزَلَا بِالْهُدٰی وَاغْتَدَتْ بِهٖ
وہ دونون ہدی مقام مین ٹہیرے اور وہان صبح کو ہوپہنچے واقع مین جو شخص محمد کا رفیق ہوا - اوسکو فلاحیت نصیب ہوگئی	
بِهٖ مِنْ فِعَالٍ لَا تُجَارٰی وَسُوْدَدٍ	فَیَا لَقُصَیٍّ مَا زَوَی اللّٰهُ عَنْکُمُ
اے بنی قصی اوس رسول کے سبب سے اسد تعالی نے تم مین وہ افعال اور سیادت برقرار رکھی ہے جسکا نظیر نہین ہے	
وَمَقْعَدُهَا لِلْمُؤْمِنِیْنَ بِمَرْصَدٍ	لِیَهْنِ بَنِیْ کَعْبٍ مَکَانُ فَتَاتِهِمْ
اے بنی کعب تمہاری (ام معبد سی) نوجوان عورتون کا مکان اور نشست گاہ یا بنگاہ مبارک ہو جو مومنین کے راستہ مین واقع ہے	

بی بی اسما کہتی ہین - کہ جب ہم نے یہ آواز سنی تو ہم جان گئے کہ آپ کا رخ مدینہ کی طرف تہا - اوسی طرف گئے ہون گے -

۱۲۳ - رسول اسد اور ابو بکر کا قبا مین بامن وامان جا کر داخل ہونا -

پہر آپ کے رہبر نے آپ کو قبا مین جا کر پہونچا دیا - اور رسول اسد صلعم بارہوین ربیع الاول کو بروز دوشنبہ عین اعتدال شمس کے قریب بنی عمرو بن عوف کے یہان جا کر اترے - اور رسول اسد صلعم کلثوم بن الہدم کے یہان ٹہیرے جو بنی عمرو بن عوف مین سے تہا - بعض نے یہ بہی بیان کیا ہے - کہ خیثمہ کے یہان ٹہیرے تہے - جو ایک مجرد آدمی تہا - اور اوس کے مکان مین رسول اسد کے وہ اصحاب ٹہیرتے تہے جو مجرد ہوتے تہے - اور اسی لیے اوس کے مکان کو بیت العزاب (مجردون کا گہر) کہنے لگے تہے - واسد اعلم -
اور حضرت ابو بکر خبیب بن اساف کے یہان سنح مین مقیم ہوئے - ان کی نسبت بہی بعض نے کہا ہے - کہ وہ خارجہ بن زید کے یہان ٹہیرے تہے جو بنی حارث بن الخزرج مین سے تہا -

۱۲۴ - حضرت علی کی ہجرت مدینہ کو اور سہل بن حنیف -

اب حضرت علی کا حال سنئے - جب وہ اون امور سے فارغ ہوئے جس کے کرنے کا رسول اسد صلعم نے اوتہین

حکم دیا تھا۔ تو اونہون نے بھی مدینہ کو ہجرت کی۔ اس سفر مین اون کا یہ قاعدہ تھا
کہ رات کو چلتے اور دن کو کہین چھپ رہتے تھے۔ اسیطرح رفتہ رفتہ مدینہ
پہونچے۔ مگر سفر کی ماندگی سے پیرون کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے تھے نبی صلعم
نے جب سنا۔ کہ علی آئے ہین تو فرمایا کہ اونہین میرے پاس بلاؤ۔ لوگون
نے کہا کہ اون مین چلنے کی مطلق طاقت نہین ہے اس لیے خود نبی صلعم
اون کی قیام گاہ پر تشریف لائے اور اونہین سینہ سے چپٹایا۔ اور اون کے
پیرون کا ورم دیکھکر آبدیدہ ہوگیے پھر اپنے ہاتھون کو لب لگایا۔ اور اون
کے پیرون پر ملدیا۔ اس کے بعد حضرت علی اپنے قتل تک پیرون کی طرف
سے پھر کبھی درماندہ نہین ہوئے۔

حضرت علی مدینہ مین ایک ایسی عورت کے پاس جاکر ٹھیرے تھے جس کا شوہر نہ تھا
وہان اونہون نے دیکھا۔ کہ اوسکے پاس ایک آدمی ہر روز شب کو آیا کرتا ہے۔ اور کچھ دے
جایا کرتا ہے۔ اس سے حضرت علی کو اوس کے چال چلن کی نسبت شبہ پیدا ہوا اوس
عورت سے پوچھا۔ کہ یہ کون ہے۔ اوس نے کہا۔ کہ یہ سہل بن حنیف ہے وہ جانتا ہے
کہ مین بیوہ ہون۔ میرا شوہر نہین ہے اس واسطے وہ اپنی قوم کے بت توڑتا ہے۔ اور میرے
لئے اُٹھا کر لاتا ہے اور کہتا ہے۔ اس کا تو ایندہن کرلے۔ (یہ بت لکڑی کے بنے ہوئے
ہون گے) جب سہل بن حنیف مرگئے۔ تو حضرت علی اس بات کا اون کی خوبیون مین
ذکر کیا کرتے تھے۔

۱۳۵ - مسجد قبا اور اول جمعہ اور دوشنبہ مین رسول اللہ کے کام۔	اور رسول اللہ صلعم قبا مین دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ کے دن رہے اور وہان ایک مسجد کی

بنیاد ڈالی۔ پہر جمعہ کے روز وہان سے نکلے۔ بعض لوگون نے یہ بیان کیا ہے کہ اس سے کچھ زیادہ دنون تک وہان رہے تہے۔ واللہ اعلم۔

پہر رسول اللہ صلعم کو جمعہ کی نماز کا وقت بنی سالم بن عوف مین آگیا۔ وہان آپ نے اوس مسجد مین نماز پڑہی جو بطن وادی مین ہے۔ یہی اول جمعہ تہا جسکی نماز مدینہ مین ہوئی ہو۔ ابن عباس کہتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلعم دوشنبہ کو پیدا ہوئے۔ اور دوشنبہ کو ہی نبی ہوئے اور دوشنبہ کو حجر اسود اٹہا کر رکہا اور دوشنبہ ہی کو ہجرت فرمائی۔ اور دوشنبہ ہی کو وفات پائی۔

۱۳۶۔ رسول اللہ کا قیام مکہ مین نزول وحی کے بعد اس امر مین علما کا اختلاف ہے۔ کہ نزول وحی کے بعد رسول اللہ مکہ مین کہان رہا کرتے تہے۔ ابوسلمہ نے انس اور عباس سے روایت کی ہے۔ اور بی بی عائشہ بہی کہتی ہین۔ کہ آپ مکہ مین بعد وحی دس سال رہے اور ایسے ہی تابعین مین سے ابن المسیب اور حسن اور عمرو بن دینار نے بہی بیان کیا ہے اور بعض نے تیرہ برس بعد وحی کے آپ کا قیام مکہ مین تبلایا ہے۔ یہ روایت ابو حمزہ اور عکرمہ کی ہے جو اونہون نے ابن عباس سے سنا ہے۔ شاید اس کا مطلب یہ ہو گا کہ جو لوگ آپ کا قیام دس سال بتاتے ہین وہ اظہار دعوت کے بعد بتاتے ہین۔ اور اس کی تائید صرمۃ بن ابی انس الانصاری کے قول سے بہی ہوتی ہے جو کہتا ہے۔

ثوی فی قریش بضع عشرۃ حجۃ	یذکر لو یلقی صدیقا مواتیا

رسول اللہ قریش مین دس سال سے کچہ اوپر قیام پذیر رہے۔ اور اونمین اللہ تعالی کے اوامر و نواہی کا ذکر کرتے رہے کہ کوئی دوست اپکو ملجائے

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ تیرہ برس مکہ مین رہے۔ کیونکہ اوس نے دس سال سے قیام زائد بتایا ہے۔ اگر پندرہ برس قیام ہوتا تو وہ بجائے بضع عشرہ کے خمس عشرہ کہتا اور اوس سے وزن شعر درست ہوجاتا۔ اور اسی طرح سولہ سترہ سال ہوتے جب بہی

ست عشرہ اور سبع عشرہ کہنے سے وزن ٹھیک ہوجاتا۔ چونکہ ثلاثہ عشرہ (تیرہ برس) کہنے سے وزن درست نہین ہوتا تھا۔ اس واسطے بضع عشرہ (دس سے کچھ اوپر) شعر مین بیان کیا۔ اور جن لوگون نے اوس سال سے آپ کا قیام مکہ مین زائد بیان کیا ہے اونہون نے تیرہ اور پندرہ سال بیان کیا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی روایت نہین ہے۔ ہان البتہ ایک نہایت عجیب قول قتادہ سے مروی ہے اوس نے کہا ہے کہ نبی صلعم پر مکہ مین آٹھہ برس قرآن شریف نازل ہوا۔ مگر اس قول کی کسی دوسرے شخص نے تائید نہین کی۔

واقعات سنہ اوّل ہجرت نبوی

۱۳۷۔ آپ کا مدینہ پہونچکر اپنی مسجد اور اپنا مکان بنوانا اور مسجد قبا

ان مین سے ایک تو یہ ہے۔ کہ آپ جس روز قبا سے تشریف لائے۔ اور بنی سالم مین آئے تو اوس روز آپ نے جمعہ کی نماز وہان کے بطن وادی مین پڑہی۔ یہی جمعہ ہے۔ جس کی نماز رسول اللہ صلعم نے اسلام مین سب سے اول پڑہی اور اسی روز سب سے اوّل خطبہ کیا ہے۔ اس وقت مدینہ کے ارادہ سے مقام قبا سے روانہ ہوئے تھے۔

پھر آپ ناقہ پر سوار ہوئے اور اوس کی نکیل ڈھیلی چھوڑدی۔ کہ وہ اپنی مرضی سے جدہر چاہیے چلی جائے۔ وہ جس دروازہ پر انصار کے ہوکر گزرتی تھی لوگ التجا کرتے تھے۔ یارسول اللہ یہان اُترئیے۔ ہم بڑی جماعت اور ہتیارون سے آپ کی حمایت کو موجود ہین۔ آپ فرماتے تھے کہ ناقہ کو چھوڑدو۔ اوسے خدا کا حکم پہونچ چکا ہے۔ اپنی جگہہ وہ جا کر ٹھیرے گی۔ آخر کار رفتہ رفتہ وہ اوس جگہہ پہونچی جہان اس

وقت آپ کی مسجد ہے۔ وہان وہ مسجد کے دروازہ پر بیٹھی۔ جو اس وقت اونھون کے
رہنے کی جگہہ تھی۔ اور دو یتیم لڑکون کی ملک تھی۔ یہ لڑکے معاذ بن عفرا کی نگرانی
مین پرورش پاتے تھے۔ اور ان کے نام سہل اور سہیل تھے۔ اور قبیلہ نجار سے تھے
جب اونٹنی بیٹھہ گئی تو ابھی آپ اُترے نہ تھے۔ کہ پھر اٹھہ کھڑی ہوئی اور تھوڑی دور
چلی گئی۔ رسول اللہ صلعم اوس کی نکیل ڈالے ہوئے تھے۔ کھینچتے نہ تھے اس مین
ناقہ نے پھر منہ پھیرا۔ اور اوسی جگہہ آگئی جہان پہلے بیٹھی تھی۔ اور وہین بیٹھہ گئی۔ اور
اپنی گردن نیچی کر دی۔ تب رسول اللہ صلعم اوس سے اُتر پڑے۔ اور ابو ایوب انصاری
نے آپ کا اسباب سفر اٹھا لیا۔

پھر رسول اللہ نے پوچھا۔ کہ یہ مربد (جہان اونٹ باندھے جاتے تھے) کس کا ہے۔ معاذ
بن عفرا نے کہا۔ کہ یہ دو یتیم بچون کا ہے۔ مین اونہین قیمت دیکر راضی کرلون گا۔ تب
رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ یہان مسجد بنائی جائے۔ جب تک کہ وہ مسجد تیار نہ ہوئی اور آپ کا
مکان نہ بنا اوس وقت تک رسول اللہ ابو ایوب کے پاس رہے۔ لبعض نے
یہ بھی بیان کیا ہے کہ مسجد کا مقام بنی نجار کا تھا۔ اور اوسمین کھجور کے درخت تھے اور
کھیتی بھی ہوتی تھی۔ اور مشرکین کی قبرین بھی وہان بنی ہوئی تھین رسول اللہ نے فرمایا
کہ اوسے میرے لیے مول لے لین۔ اونھون نے کہا۔ کہ ہم قیمت نہین لین گے
بلکہ اللہ کے واسطے دین گے۔ اس پر رسول اللہ نے حکم دیا۔ اور وہان مسجد بنائی گئی
اس سے پہلے جہان نماز کا وقت آجاتا وہان نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ اس مسجد کو آپ نے
اور مہاجرین انصار نے بنایا تھا۔ اور یہی قول صحیح ہے۔ اور اسی سال مین قبا کی مسجد بھی
بنی ہے۔

۱۳۸- بعض لوگون کی پیدایش وفات اور ہجرت اور نکاح بی بی عائشہ اور نماز عصر-

اسی سال مین کلثوم بن الہدم نے وفات پائی اور اس کے بعد اسعد بن زرارہ بھی مرگیا یہ بنی نجار کا نقیب تہا- اس کے مرنے کے بعد بنی نجار اکٹھے ہوکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئے کہ کسی کو اون کا نقیب مقرر کرین- آپ نے فرمایا- کہ تم میرے بہائی ہو- مین ہی تمہارا نقیب ہون- اوس سے اون کو ایک فضیلت حاصل ہوگئی-

اسی سال ابو احیحہ طائف مین اور ولید بن المغیرہ اور عاص بن وائل السہمی مکہ مین اپنے شرک پر مرے-

اسی سال جب رسول اللہ مدینہ مین آئے تو اوس سے آٹھ مہینے بعد اور بعض کہتے ہین سات مہینے بعد ذیقعدہ مین اور ایک روایت مین ہے کہ شوال مین آپ نے بی بی عائشہ سے مباشرت کی- اون سے آپ کا نکاح بی بی خدیجہ کی وفات کے بعد ہجرت سے تین سال پیشتر ہو چکا تہا اوس وقت عائشہ چھہ سال کی اور بعض کہتے ہین کہ سات سال کی تہین

اسی سال مین سودہ بنت زمعہ رسول اللہ صلعم کی بی بی نے اور آپ کی بیٹیون نے بی بی زینب کے سوا مدینہ کو ہجرت کی- اور حضرت ابو بکر کے عیال بھی ہجرت کر آئے- اور اون کے ساتھہ عبد اللہ اور طلحہ بن عبید اللہ بہی آئے-

اور اسی سال جب آپکو مدینہ تشریف لائے دو مہینے گزر گیے تہے- تو عصر کی نماز مین دو رکعتین زیادہ ہوئین

اور اسی سال عبد اللہ ابن الزبیر اور بعض کہتے ہین کہ دوسرے سال شوال مین پیدا ہوئے- جو مہاجرین مین سب سے اول مدینہ مین پیدا ہوئے تہے- اور اسی سال نعمان بن بشیر بھی پیدا ہوا تھا- جو انصار مین ہجرت کے بعد سب سے اول پیدا ہوا ہے- اور کہتے ہین کہ مختار بن ابی عبید اور زیاد بن ابیہ بہی اسی سال پیدا ہوئے ہین

۱۳۹- حمزہ اور عبیدہ اور سعد کو لوا اور قریش سے چہیڑ چہاڑ

اسی سال ساتوین مہینے کے شروع مین

رسول اللہ نے اپنے چچا حمزہ کے لیے ایک لوا بنایا۔ (یعنی اونہین رسالدار کیا) یہ لوا ابیض تھا۔ اور اون کے ساتھ تیس مہاجرین تھے۔ تاکہ وہ جاکر قریش کے قافلہ سے چھیڑ چھاڑ کرین وہان اون سے ابوجہل سے سامنا ہوا۔ اوسکے ساتھ تین سو آدمی تھے مگر مجدی بن عمرو الجہنی اون کے درمیان آگیا۔ حضرت حمزہ کا لوا ابو مرثد اُٹھائے ہوئے تھا۔ یہی لوا ہے جو رسول اللہ نے سب سے اول کھڑا کیا ہے۔

اسی سال آپ نے عبیدۃ بن الحارث بن عبد المطلب کا لوا بھی کھڑا کیا ہے۔ یہ بھی ابیض تھا اور مسطح بن اثاثہ علم بردار تھا۔ عبیدہ اور مشرکین کا مقابلہ ہوا اور فریقین مین تیر اندازی ہوئی مگر شمشیر زنی کی نوبت نہین آئی۔ سعد بن ابی وقاص نے فی سبیل اللہ سب سے اول تیر چلایا تھا۔ مقداد بن عمرو اور عتبہ بن غزوان دو شخص مسلمان تھے۔ اور مکہ مین رہتے تھے وہ بھی مشرکین کے ساتھ مکہ سے آئے تھے۔ کہ اس بہانہ سے نکلکر مدینہ مین چلے جائین جس وقت مسلمانون کا اون سے مقابلہ ہوا تو وہ دونو اون سے جدا ہوکر مسلمانون مین آملے۔ بعض کہتے ہین کہ عبیدہ کا سب سے اول لوا ہے جو رسول اللہ نے کھڑا کیا ہے مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ چونکہ اون کے عقد کا زمانہ بہت قریب قریب ہے اس سے اشتباہ ہوگیا ہے۔ مشرکین کا سردار اس وقت ابوسفیان بن حرب تھا۔ اور بعض کہتے ہین مکرز بن حفص بن الاخیف اور ایک روایت مین ہے کہ عکرمہ بن ابی جہل تھا۔

اسی سال مین حضرت نے سعد بن ابی وقاص کا لوا بھی کھڑا کیا۔ اور اوسے ابوا کی طرف بھیجا اس لوا کا اُٹھانے والا مقداد بن الاسود تھا۔ اور یہ لوگ ذیقعدہ مین گئے تھے۔ اور سعد کے ساتھ سب مہاجرین تھے۔ کوئی انصار نہ تھا۔ مگر لڑائی نہین ہوئی۔

۱۴۰۔ غزوات کی تاریخون مین اختلاف اور غزوہ الابوا	واقدی نے اِن تمام سریون کو ہجرت کے سن

اول ہین بیان کیا ہے۔ مگر ابن اسحق نے دوسرے سال ہین لکھا ہو وہ کہتا ہو کہ رسول اللہ صلعم جب مدینہ آئے تھے تو اوس سے بارہوین مہینے کے شروع ہین آپ غزاے کے لیئے نکلے۔ اور مدینہ پر سعد بن عبادہ کو خلیفہ کیا۔ اور آپ اوس سے نکلکر ودّان تک پہونچے۔ کہ قریش اور بنی ضمرہ سے جو کنانہ ہین سے تھے کچھ چھیڑ چھاڑ کرین۔ اسی کو غزوۃ الابوا کہتے ہین ودان اور ابوا ہین چھ میل کا فاصلہ ہے۔ بنی ضمرہ نے آپ سے صلح کرلی۔ اون کا رئیس مخشی بن عمرو تھا۔ پھر آپ مدینہ لوٹ گئے۔ اور کوئی لڑائی نہین ہوئی۔ پھر اس غزوہ کے بعد ابن اسحق نے عبیدہ بن الحارث کے غزوہ کا اور اوسکے بعد غزوہ حمزہ بن عبد المطلب کا بیان کیا ہے۔

۱۴۱ - غزوہ بواط و غزوہ العشیرہ اور بوتراب کا لقب۔

اسی سال ہین غزوہ بواط بھی ہوا ہے۔ رسول اللہ صلعم دو سو اصحاب کو لیکر ربیع الآخر ہین نکلے اور قریش پر چلے۔ اور بواط تک پہونچے۔ جو رضوی کی طرف ہے۔ قریش کے قافلے ہین امیہ بن خلف الجمحی ایک سو آدمی کے ساتھ تھا اور اوس کے ساتھ دو ہزار پانچ سو اونٹ تھے۔ لیکن بغیر لڑائی لڑے رسول اللہ لوٹ آئے۔ اس وقت آپ کا لوا سعد بن ابی وقاص اٹھاتے ہوئے تھے اور مدینہ پر آپ اپنے پیچھے سعد بن معاذ کو خلیفہ کر گئے تھے۔

اسی سال ہین آپ غزوہ العشیرہ کو بھی تشریف لے گیے ہین۔ جو ینبع کے پاس ہے۔ یہ جمادی الاولی کے مہینے کا واقعہ ہے۔ اور قریش کی طرف آپ گئے تھے۔ وہ اس وقت شام کو جاتے تھے۔ جب آپ عشیرہ ہین پہونچے۔ تو بنی مدلج اور اون کے حلفا بنی ضمرہ نے آپ سے صلح کرلی۔ اور آپ بغیر لڑائی بھڑائی لوٹ آئے۔ اس وقت مدینہ کی نگرانی کے واسطے آپ ابو سلمہ بن عبد الاسد کو چھوڑ گئے تھے۔ لوا آپ کا حمزہ کے پاس تھا۔ بعض لوگ

کہتے ہین۔ کہ اسی غزوہ مین آپ نے حضرت علی کو ابوتراب کا لقب دیا ہے۔

۱۴۲۔ کرز کی تاخت مدینہ پر اور ابوقیس اسی سال کرز بن جابر الفہری نے اطراف مدینہ پر تاخت کی۔ اور رسول اللہ صلعم اوس کے پیچھے نکلے۔ اور اوس وادی تک گئے جس کا نام سفوان ہے۔ اور جو بدر کی طرف ہے۔ مگر کرز نکل گیا۔ آپ کے ہاتھ نہ آیا۔ آپ کا لوا اس وقت حضرت علی کے پاس تھا۔ اور مدینہ پر زید بن حارثہ کو خلیفہ کر گئے تھے (اسی غزوہ کو غزوۂ بدر اولی کہتے ہین۔)

اسی سال آپ نے سعد بن ابی وقاص کو آٹھ آدمی دئے۔ اور دشمنون کی تاک جھانک کے لیے بھیجا۔ وہ جا کر لوٹ آیا اور کہین لڑائی نہ ہوئی۔

اسی سال ابوقیس بن الاسلت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ آپ نے اوس سے اسلام لانے کو کہا۔ اوس نے کہا چیز تو بڑی اچھی ہے۔ مگر اس معاملہ کو کچھ سوچون گا۔ اور لوٹ کر پھر آؤن گا۔ تو جواب دوں گا۔ اسی مین اوسے عبداللہ بن ابی منافق ملا۔ اور کہا کیا تو خزرج کی لڑائی سے گھبرا گیا۔ اس واسطے ابوقیس نے کہا۔ مین ایک سال تک مسلمان نہین ہوتا۔ لیکن وہ اسی سال ذیقعدہ مین مر گیا۔

سنہ ۲ ہجری

۱۴۳۔ غزوۂ ابوا اور حضرت علی کا بی بی فاطمہ سے نکاح ایک روایت مین ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم غزوہ ابوا کو اسی سال گئے ہین۔ جسے غزوہ ودّان بھی کہتے ہین ان دونو مقامات مین چھ میل کا فرق ہے۔ اور اپنے پیچھے مدینہ پر سعد بن عبادہ کو چھوڑ گئے تھے۔ اور آپ کا لوا سپید رنگ کا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے پاس تھا جس کا ذکر

اوپر آچکا ہے۔

اسی سال کے مہینے صفر مین رسول اللہ نے اپنی بیٹی فاطمہ کا حضرت علی سے نکاح کر دیا تھا۔

عبداللہ بن جحش کا سریہ

۱۴۴۔ ابوعبیدہ کے بجاے عبداللہ بن جحش کا دشمن کی تلاش مین جانا اور سب سے اول قریش کو لوٹنا اور سب سے اول خمس نکالنا۔

رسول اللہ صلعم نے ابوعبیدہ بن الجراح کو حکم دیا کہ غزا کے لیے تیار ہون۔ اونہون نے اوّلاً تو تیاری کی۔ مگر جب چلنے کا ارادہ کیا۔ تو رسول اللہ کے فراق سے رو پڑے اس واسطے آپ نے اون کے بجاے عبداللہ بن جحش کو جمادی الاخری مین غزا کو بھیجدیا۔ اور آٹھہ مہاجرین اوس کے ساتھہ گئے۔ ایک روایت مین یہ بھی ہے کہ اوس کے ساتھہ بارہ آدمی تھے۔ اور اوسے ایک نوشتہ دیا اور حکم دیا کہ اوسے اوس وقت تک نہ پڑھے جب تک کہ دو روز چلا نہ جائے دو منزل پر جا کر دیکھے۔ اور جو حکم اوسمین ہو اوس کی تعمیل کرے۔ مگر اپنے ساتھیون مین سے کسی کو مجبور نہ کرے۔ ہر ایک کو اپنا اختیار ہے عبداللہ نے ایسا ہی کیا۔ اور دو منزل پر جا کر نوشتہ کو پڑھا۔ لکھا تھا۔ کہ نخلہ مین جا کر ٹھہرے جو مکہ اور طائف کے درمیان ہے۔ اور قریش کا وہان انتظار کرے۔ اور اون کا حال دریافت کرے۔ عبداللہ نے اس سے اپنے ساتھیون کو اطلاع دی۔ وہ سب اوسکے ساتھہ چلے۔

سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان کا ایک اونٹ تھا۔ وہ باری باری سے اوس پر چڑھتے تھے۔ یہ راستے مین گم ہو گیا۔ اس لیے یہ دونون اوس کی تلاش مین رہ گئے۔ مگر عبداللہ آگے بڑھ گیا۔ اور نخلہ مین جا کر قیام کیا۔ وہان قریش کے اونٹ آگئے

اون پر انجیر وغیرہ لدے ہوئے تھے۔ اور اون کے ساتھہ عمرو بن الحضرمی اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ اور اوس کا بھائی نوفل اور حکم بن کیسان تھے۔ اون پر عکاشہ بن محصن کی نظر پڑ گئی (جس نے اپنے آپکو معتمر ظاہر کرنے کے لئے) اپنے بال منڈا دئے تھے۔

جب اونہون نے دیکھا۔ کہ قافلہ آگیا۔ تو بولے کہ یہ تحفہ آیا ہے ۔ ان سے لو کیا حرج ہے یہ دن ماہ رجب کا آخری دن تھا۔ واقد بن عبد اللہ التیمی نے عمرو بن الحضرمی کے تیر مارا اور اوس کو قتل کر دیا۔ پہر عثمان اور حکم نے قید قبول کر لی۔ اور نوفل بہاگ گیا۔ اور جو مال واسباب اون کے ساتھہ تہا وہ مسلمانون نے سب لے لیا۔

عبد اللہ بن جحش نے اپنے اصحاب سے کہا۔ کہ اس غنیمت مین پانچوان حصہ رسول اللہ صلعم کا بہی ہے۔ اس وقت تک خمس فرض نہین ہوا تہا یہ سب سے اول غنیمت ہے جو مسلمانون کے ہاتہہ لگی تہی۔ اور یہی اول خمس ہے جو اسلام مین لیا گیا تہا۔

۱۴۵۔ ماہائے حرام مین لڑائی کی ممانعت اور یہودیون کا اول لڑائی سے فال نکالنا۔

پہر عبد اللہ بن جحش اور اوس کے ساتھی اونٹون کو اور قیدیون کو لیکر مدینہ آئے جب وہ مدینہ پہونچے تو رسول اللہ نے فرمایا۔ مین نے ماہائے حرام مین تم سے قتال کے لیے نہین کہا تہا پہر جب اونٹ اور قیدی آپ کے سامنے آئے تو آپ حیران ہو گئے کہ کیا کرین۔ اور مسلمانون نے عبد اللہ اور اوس کے ساتھیون کو ملامت کی۔ اُدہر قریش بولے کہ محمد نے اور اوس کے اصحاب نے ماہ ہائے حرام کو بہی لڑائی کے لیے حلال کر دیا۔

ادہر یہود نے اس واقعہ سے رسول اللہ کی نسبت ایک فال نکالی۔ اور بولے عمرو بن الحضرمی کو واقد بن عبد اللہ بن عمرو نے قتل کیا ہے عمرو سے عمرت الحرب (جہان مین لڑائی پہیل گئی) اور حضرمی سے حضرت الحرب (ہر جگہہ لڑائی حاضر ہو گئی) اور واقد سے

وقدت الحرب (لڑائی مشتعل ہوگئی) نکلتا ہے۔

اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ یَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْہِ ط قُلْ قِتَالٌ فِیْہِ کَبِیْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَکُفْرٌ بِہٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَھْلِہٖ مِنْہُ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰہِ ط وَالْفِتْنَۃُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط وَلَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْکُمْ عَنْ دِیْنِکُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ط وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَیَمُتْ وَھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ج وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ط اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰہِ

(اے پیغمبر لوگ تم سے پوچھتے ہین۔ کہ ماہائے حرم مین لڑائی کی نسبت کیا حکم ہے کہدو۔ کہ اون مین لڑنا بڑا گناہ ہے مگر اللہ کی راہ سے روکنا اور اوس سے کفر کرنا اور مسجد حرام مین نہ جانے دینا اور اوس کے لوگون کو اوس مسجد سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اوس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اور دنگہ فساد قتل سے بھی بڑھ کر برا ہے۔ یہ کفار تم سے لڑتے ہی رہین گے۔ یہان تک کہ اگر ممکن ہو تو تم کو تمہارے دین اسلام سے پھیر دین۔ اور جو تم مین اپنے دین سے برگشتہ ہوگا۔ اور کفر کی ہی حالت مین مرجائیگا تو ایسے لوگون کا کیا کرایا دنیا و آخرت دونو مین اکارت جائیگا۔ اور یہی لوگ دوزخی ہین اور ہمیشہ دوزخ مین ہی رہین گے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اونھون نے اللہ کی راہ مین ہجرتین بھی کین اور جہاد بھی کئے۔ یہی ہین جو خدا کی رحمت کی امید لگائے بیٹھے ہین۔) جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالی نے مسلمانون سے رنج و غم کو دور کردیا۔ تو رسول اللہ صلعم نے مال کے اونٹ لے لیے۔ یہ پہلی ہی غنیمت تھی جو مسلمانون کو ملی تھی۔ رسول اللہ نے دونو قیدیون کا فدیہ دیا۔ ان مین سے حکم رسول اللہ کے پاس رہ گیا۔ اور یوم بیر معونہ مین مارا گیا۔

کہتے ہین کہ عمرو بن الحضرمی کا قتل اور ان اونٹون کی گرفتاری جمادی الاخری کے آخر دن

اور رجب کی اول رات مین ہوئی ہے۔

۱۴۶ - بیت المقدس سے کعبہ کی طرف قبلہ کا بدلنا اور روزہ رمضان وصدقہ فطر و نماز عید کا مقرر ہونا۔

اسی سال مین قبلہ جو شام کی طرف تھا اب کعبہ کی طرف مقرر ہوا۔ پہلے جو قبلہ فرض ہوا تھا وہ بیت المقدس کی طرف تھا اوس وقت نبی صلعم مکہ مین رہتے تھے اور چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کیا کرین۔ چونکہ آپ مکہ مین نماز پڑہا کرتے تھے اس لیے نماز کے وقت کعبہ کو وہ اپنے اور بیت المقدس کے درمیان کر لیا کرتے تھے۔ لیکن جب مدینہ کو آپ ہجرت کر گیے تو یہ بات ناممکن ہو گئی اور آپ کی خواہش تھی۔ کہ کعبہ کی ہی طرف منہ کیا جائے اس واسطے اللہ تعالی نے بروز سہ شنبہ نصف شعبان مین آپ کے مدینہ تشریف لانے سے اٹھارہوین مہینے کے شروع مین اور ایک روایت مین ہے کہ سولہوین مہینے کے ابتدا مین عین نماز ظہر مین حکم دیا۔ کہ کعبہ کی طرف منہ کیا کرین۔ اور اسی شعبان مین ماہ رمضان کے روزے بھی فرض ہوئے۔ آپ جب مدینہ تشریف لائے ہین۔ تو یہودیون کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ اور آپ نے بھی روزہ رکھا اور اورون کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے۔ تو اوس کے بعد پھر عاشورہ کے روزہ کا نہ تو حکم دیا اور نہ اوس کی ممانعت فرمائی۔

اور اسی سال مین عید الفطر سے ایک یا دو روز پیشتر لوگون کو صدقہ فطر بھی نکالنے کا حکم ہوا تھا اور اسی سال آپ مصلی یعنی عیدگاہ کو شہر سے باہر گئے۔ اور وہان عید کی نماز لوگون کے ساتھ پڑھی۔ اسی وقت سب سے اول عیدگاہ کو آپ باہر گئے ہین۔ اس وقت آپ کے آگے آگے زبیر عنزہ (یعنی ایک چھوٹا سا نیزہ جو عصا اور نیزہ کے درمیان ہوتا ہے) لے

جاتے تھے۔ یہ عصا ؎ نجاشی نے اونہین دیا تھا۔ اور اب اس وقت مدینہ کے موذنون کے پاس موجود ہے۔

غزوہ بدر الکبریٰ

۱۴۷- بدر کی لڑائی کا سبب اور ابو سفیان کا شام سے مال لیکر آنا۔ اسی سنہ ۲ ہجری مین ماہ رمضان کی سترہوین یا اونیسوین کو بروز جمعہ بدر الکبریٰ کی لڑائی ہوئی اس لڑائی کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ ادہر تو عمرو بن الحضرمی مارا گیا۔ اُدہر ابو سفیان بن حرب شام سے آیا۔ جس کے ساتھ قریش کے بہت اونٹ تھے۔ اور اون پر کثرت سے مال لدا ہوا تھا۔ اور اوس کے ساتھ تیس ۳۰ چالیس ۴۰ اور ایک روایت مین ہے کہ قریب ستر ۷۰ قریش کے آدمی تھے۔ جن مین مخرمہ بن نوفل الزہری اور عمرو بن العاص بھی تھے۔

جب رسول اللہ صلعم نے سنا۔ کہ وہ آرہے ہین۔ تو مسلمانون کو اون کی طرف جانے کے واسطے متوجہ کیا اور فرمایا۔ کہ یہ قریش کے اونٹ ہین اور اون پر بہت مال واسباب ہے اون کی طرف جاؤ۔ شاید اللہ تعالیٰ یہ تم کو دلاوے۔ اسواسطے لوگ تیار ہوئے۔ کسی نے تو بہت جلدی کی اور کوئی کوئی سستی سے نکلے۔ کیونکہ اون لوگون کو یہ خیال نہ تھا۔ کہ رسول اللہ صلعم لڑائی لڑین گے۔

ادہر ابو سفیان کو یہ خبر لگ گئی تھی۔ کہ نبی صلعم اوس کی طرف نکلنے والے ہین اوس نے اپنا بچاؤ کیا۔ اور ضمضم بن عمرو الغفاری کو کچھ دیا اور اوسے مکہ بھیجا۔ کہ وہان سے قریش کو مدد کے لیے بلائے۔ اور اونہین جا کر یہ خبر کردے۔ چنانچہ ضمضم ابو سفیان کے کہنے کے بموجب روانہ ہو گیا۔

۱۴۸- عاتکہ کا خواب مکہ والون کی تباہی کی نسبت عاتکہ بنت عبد المطلب نے ضمضم کے مکہ مین پہونچنے

اور ضمضم کا مکہ مین ابو سفیان کیطرف سے خطرہ کی خبر لانا۔

سے تین روز پہلے ایک خواب دیکھا تھا۔ جس سے وہ بڑی گھبرا گئی تھی۔ اس خواب کا حال اوس نے عباس سے کہا۔ اور کہا کہ اسے کسی سے کہے نہین۔ اوس کا خواب یہ تھا۔ کہ مین نے ایک شتر سوار دیکھا۔ کہ وہ آکر بطحا مین کھڑا ہوا ہے۔ اور بہت چلا کر پکارتا ہے کہ اے مکارو۔ اپنے مقتلون کی طرف چلو۔ یہ تین مرتبہ اوس نے آواز دی۔ وہ کہتی ہے۔ کہ پھر مین نے دیکھا کہ لوگ اوس کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر وہ مسجد مین داخل ہوا۔ اور اپنے اونٹ کو کعبہ پر کھڑا کیا اور وہان بھی یہ ہی کہہ کر پکارا۔ پھر وہ اپنا اونٹ ابو قبیس پہاڑ کی چوٹی پر لے گیا۔ اور وہان بھی یہ ہی آواز دی۔ پھر ایک بڑی چٹان لی اور اوسے لڑکا دیا۔ جب وہ وادی کے نیچے آئی تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ اور مکہ کا کوئی گھر ایسا نہین رہا۔ کہ اوس مین کا کوئی ٹکڑا جا کر وہان نہ گرا ہو۔

یہ سنکر عباس نکلے اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے جو اون کا دوست تھا اوسے کہا۔ اور کہا کہ کسی سے ذکر نہ کرے۔ مگر ولید نے اپنے بیٹے عتبہ سے اس کا ذکر کیا۔ پھر یہ خبر تمام مین مشہور ہو گئی۔ پھر جب عباس سے ابو جہل ملا۔ تو کہا ابو الفضل ہمارے پاس تو آ عباس کہتے ہین۔ کہ جب مین طواف کر چکا۔ تو مین اوسکے پاس گیا۔ اوس نے کہا۔ کہ نبیہ تمہارے یہان کب پیدا ہوئی اور عاتکہ کے خواب کا تذکرہ کیا۔ پھر بولا۔ کیا اس سے آپ لوگون کی تمنا پوری نہ ہوئی۔ کہ آپ مین مرد نبی ہونے لگے کہ جس سے اب تمہاری عورتین بھی نبوت کو پہونچ گئین۔ اچھا ہم ان تین دن کا انتظار کرتے ہین۔ اگر یہ سچ نکلا تو خیر ورنہ ہم یہ لکھکر مشہور کر دین گے کہ تمہارے خاندان کے برابر عرب مین کوئی جھوٹا نہین ہے عباس کہتے ہین۔ کہ مجھکو اور تو کچھ اس کا جواب بن نہ آیا صرف مین نے یہ ہی کہا۔

کہ اوس کا انکار کیا۔ اور کہا کہ کسی نے ایسا نہین کہا ہے۔
جب شام ہوئی تو بنی عبد المطلب کی عورتین میرے پاس آئین۔ اور بولین کہ تم لوگ اس فاسق خبیث سے ایسے دب گئے ہو۔ کہ تمہارے مردون کو بھی یہ بُرا کہتا ہے اور اب عورتون سے بھی درگزر نہین کرتا۔ مگر تم اوسے کچھ نہین کہتے۔ عباس کہتے ہین کہ مین نے اون سے کہا۔ کہ ہان بات تو صحیح ہے۔ مگر تم اوس سے کچھ مت بولو۔ اگر اب وہ کچھ کہے گا تو مین اوسے سمجھ لون گا۔
پھر وہ کہتے ہین کہ عاتکہ کے خواب کے تیسرے روز مین صبح کو نکلا۔ اور مجھے نہایت غصہ تھا۔ اور چاہتا تھا کہ ابوجہل کو جا کر ڈانٹون۔ اسی مین مین نے اوسے مسجد مین دیکھا اور اوس کی طرف چلا کہ اوس سے چھیڑ چھاڑ کرون۔ اگر وہ کچھ کہے تو اوس سے اولجھ جاؤن۔ اتنے مین وہ مسجد کے دروازہ کی طرف جھپٹا۔ عباس کہتے ہین کہ مین نے کہا اوسے کیا ہوا کیا یہ اس سے ڈرا ہے کہ کہین مین اوسے گالیان نہ دون۔ پھر معلوم ہوا۔ کہ اوس نے ضمضم بن عمرو کی آواز سن لی تھی جو مین نے نہین سنی تھی۔ ضمضم کو مین نے دیکھا۔ کہ وہ بطن وادی مین اونٹ پر ہے۔ جس کے کان کٹے اور کجاوہ اُلٹا ہے اور ضمضم کا قمیص پھٹا ہے۔ اور وہ چلا چلا کر کہتا ہے ”اے قریش دوڑو دوڑو۔ تمہارا مال تجارت جو ابوسفیان کے ساتھ ہے وہ خطرہ مین ہے۔ محمد اور اوس کے اصحاب نے اوسے روکا ہے۔ مین نہین جانتا کہ وہ اب تم کو مل سکے۔ فریاد فریاد۔ دہائی ہے دہائی ہے“ اسکو سنکر ابوجہل اپنے دھیان مین لگ گیا۔ اور مین بھی اوسے بھول گیا۔

۱۴۹۔ قریش کا ابوسفیان کی مدد کو تیار ہو کر نکلنا	عباس کہتے ہین کہ یہ سنتے ہی لوگ جلدی جلدی تیار ہو گئے اور قریش کے اشراف مین سے بجز ابولہب کے اور کوئی نہین رہا

جو اوسمین نہ گیا ہو - ابولہب نے اپنے عوض عاص بن ہشام بن المغیرہ کو بہیجا تہا - اور امیہ بن خلف الجمحی نے بہی چاہا تہا کہ نہ جائے - کیونکہ وہ بڑا موٹا اور بہاری اور بوڑہا تھا - یہ سنکر اوسکے پاس عقبہ بن ابی معیط آیا - اور آگ کی بہری ہوئی انگیٹھی لایا - اور بخور کی چیزین بہی لایا - اور کہا انگیٹھی مین خوشبو جلا جلا کر سونگہا کر کیونکہ تو عورت ہو گیا ہے - امیہ نے کہا خدا تجھے اور جو چیز تو لایا ہے دونو کو غارت کرے - اور پہر تیار ہو کر اون کے ساتھ ہوا - عتبہ بن ابی ربیعہ نے بہی جانے سے جی چرایا تہا - اوس سے اوس کے بہائی شیبہ نے کہا - اگر تو ہمارے ساتھ نہ چلا تو یہ امر ہمارے واسطے بڑی شرم کی بات ہوگی - اس لیے تو ہمارے ساتھ چل - پہر وہ بہی ساتھ چلا -

جب یہ لوگ چلنے کے لئے سب مستعد ہو گئے تو اونہین یاد آیا - کہ اون مین اور بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن الحارث مین رنج ہے اس سے اونہین اندیشہ ہوا - کہ کہین وہ ہمارے گہرون پر ہمارے پیچہے نہ آوین - اس واسطے ابلیس اون کے پاس سراقہ بن جعشم المدلجی کی صورت بنا کر آیا - جو کنانہ کے اشراف مین سے تہا - اور کہا کہ مین اون کا ذمہ دار ہون تم یہان سے نکلکر جاؤ - دیر نہ کرو -

یہ سب ساڑہے نو سو (۹۰۰) آدمی تہے - اور ایک روایت مین ہے کہ ہزار آدمی تہے - اور اونکے پاس گہوڑے سو تہے - ستر تو بچکر نکل گئے تہے اور تیس مسلمانون کو غنیمت مین سے ملے تہے - اور مشرکین کے پاس سات سو اونٹ بہی تہے -

۱۵۰ - رسول اللہ کا ابوسفیان کے ارادہ سے نکلنا اور لشکر کی کیفیت -

اور رسول اللہ صلعم تین سو تیرہ (۳۱۳) یا چودہ اور ایک روایت مین ہے کہ تین سو دس سے کچھ اوپر اور بعض کے قول کے بموجب تین سو اٹھارہ آدمی لیکر ماہ رمضان کی تیسری تاریخ روانہ ہوئے

تھے۔ کہتے ہین۔ کہ ان مین آپ کے ساتھ ستتّر اور ایک روایت مین ہے کہ ترا۸۳سی مہاجرین اور باقی انصار تھے۔ اور یہ بھی کہتے ہین۔ کہ اون سب لوگون کی تعداد جن کے لیے رسول اللہ صلعم نے حصہ لگائے تھے اتنی تھی کہ تراسی مہاجرین اور اَوس کے اکہتر اور خزرج کے ایکسو ستّر آدمی تھے (یعنی سب ۳۲۴ تھے) ان مین دو کے سوا اور کوئی سوار نہ تھا۔ ایک تو مقداد بن عمرو الکندی تھا۔ اور اوس کی نسبت کچھ اختلاف نہین ہے۔ اور دوسرا بعض تو کہتے ہین زبیر بن العوام تھا اور بعض کہتے ہین مرثد بن ابی مرثد تھا۔ اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ مقداد اکیلا ہی سوار تھا۔ اور ستّر اونٹ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اون مین سے ہر ایک کے ساتھ دو دو تین تین چار چار آدمی تھے۔ اور باری باری سے سوار ہوتے تھے رسول اللہ صلعم کے اور علی کے اور زید بن حارثہ کے پاس ایک تھا۔ اور ایسے ہی ابو بکر اور عمر اور عبدالرحمن بن عوف کے ساتھ ایک اونٹ تھا اور یہی حال اوروں کا بھی تھا۔ مقداد کے گھوڑے کا نام سبحہ اور زبیر کے گھوڑے کا نام سیل تھا۔ اور آپ کا لوا مصعب بن عمیر بن عبدالدار کے ساتھ اور رایت علی بن ابی طالب کے ساتھ تھا۔ اور ساقہ یعنی چنداول پر قیس بن ابی صعصعہ الانصاری تھا۔

۱۵۱۔ رسول اللہ کے پاس ابو یسار اور اسلم کا پکڑا آنا اور اون سے قریش کے آنے کی خبر معلوم ہونا

پھر جب آپ صفرا مقام کے قریب پہونچے تو آپ نے بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغبا جہنیون کو ابو سفیان کے حالات دریافت کرنے کو بھیجا۔ پھر آپ وہان سے چلدئے اور صفرا کو دست چپ کی طرف چھوڑ دیا۔ اسی مین بسبس بن عمرو آپ کے پاس لوٹ آیا۔ اور بیان کیا کہ قافلہ بدر کے قریب پہونچا ہے۔ رسول اللہ صلعم کو یہ حال معلوم نہ تھا

کہ قریش مکہ سے قافلہ کی حفاظت کے واسطے آئے ہین۔ مگرآپ نے بدر کی طرف علی زبیر اور سعد کو بدر کے گرد و نواح کی خبر دریافت کرنے کے لیے بہیجا۔ اونہین وہان قریش کا پانی کا اونٹ مل گیا۔ اوس کے ساتھ اسلم بنی الحجاج کا غلام اور ابویسا بنی العاص کا غلام تھا اونہین دونو کو وہ رسول اللہ کے پاس پکڑ لائے۔ اپ اِس وقت نماز پڑہتے تھے اور لوگون نے ان غلامون سے پوچھا۔ کہ تم کون ہو۔ اوتہون نے کہا۔ کہ ہم قریش کے پانی والے ہین۔ اونہون نے ہمین پانی لینے کے لیے بہیجا تھا۔ مسلمانون نے اون کی بات کو جہوٹ سمجھا۔ اور اونہین مارا کہ ابوسفیان کا حال بتاوین اس واسطے وہ کہنے لگے کہ ہم ابوسفیان کے آدمی ہین۔ مسلمانون نے تب مارنا چھوڑ دیا۔ جب رسول اللہ صلعم نماز سے فارغ ہوے۔ توآپ نے فرمایا۔ کہ جب اونہون نے سچ کہا توتم نے اونہین مارا۔ اور جب اونہون نے جہوٹ بولا۔ توتم نے اونہین چہوڑ دیا۔ یہ وہ سچ کہتے ہین کہ وہ قریش کے آدمی ہین۔

اور پہر اون سے پوچھا۔ کہ قریش کہان ہین۔ کہا وہ عدوہ قصوئ مین اس ریت کے ٹیلے کے پرے ہین جو آپ کو دکہائی دیتا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے اون سے پوچھا۔ کہ وہ کتنے ہین۔ کہا بہت ہین۔ کہا بہلا اون کی تعداد کتنی ہے۔ وہ بولے کہ ہمین نہین معلوم کہا وہ کتنے اونٹ ذبح کیا کرتے ہین کہا ایک روز نو اور ایک روز دس۔ آپ نے فرمایا تو وہ لوگ نو سو سے ہزار تک ہین۔

پہر اون سے آپ نے پوچھا۔ کہ قریش کے اشراف مین سے اون مین کون کون ہے کہا عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹے ولید ابوالبختری بن ہشام حکیم بن حزام حارث بن عامر طعیمۃ بن عدی نضر بن الحارث زمعہ بن الاسود ابوجہل امیہ بن خلف نبیہ ومنبہ حجاج

کے بیٹے سہیل بن عمرو اور عمرو بن عبدود - پھر رسول اللہ نے اپنے اصحاب کی طرف توجہ کی - اور فرمایا - کہ یہ مکہ کی آمد ہے - اور اوس نے اپنے جگر گوشون کو نکالکر بھیجا ہے -

۱۵۲ - رسول اللہ کا مشورہ مہاجرین اور انصار سے اور انصار کی مستعدی لڑائی کے واسطے اور آپ کا بدر مین پہونچنا -

پھر رسول اللہ نے اصحاب سے مشورت کی - کہ کیا کرنا چاہیئے - ابو بکر نے کچھ راے دی اور اچھی راے دی - پھر ایسے ہی عمر نے بھی اپنی راے دی اور اچھی راے دی - پھر مقداد بن عمرو اوٹھا - اور کہا یارسول اللہ چلئے جہان اللہ تعالی نے آپ کو حکم دیا ہے - واللہ ہم ایسے نہین کہتے جیسا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ (تو اور تیرا خدا دونو جاؤ - اور اون سے لڑو - ہم تو یہین بیٹھے ہین) بلکہ ہم یہ کہتے ہین - کہ آپ اور آپ کا خدا دونو چلین اور لڑین اور ہم بھی آپ کے ساتھہ دشمنون سے لڑین گے - قسم ہے اوس خدا کی جس نے آپ کو سچا نبی کر کے بھیجا ہے - کہ اگر آپ ہم کو برک الغماد یعنی شہر حبشہ تک بھی لے جائین گے تو ہم آپ کے ساتھہ وہان چلنے کو موجود ہین - اور جو لوگ راستہ مین روکین گے اون سے ہم لڑکر وہان آپ کو لے جائین گے - رسول اللہ نے اوسکے حق مین دعاے خیر فرمائی -

پھر فرمایا - اے لوگو ہمین کچھ مشورہ دو - یہ خطاب آپ کا انصار سے تھا - کیونکہ وہ ہی دشمنون کے مقابلہ مین آپ کے قوت بازو تھے آپکو یہ خیال تھا - کہ انصار آپ کو مدد دینا اوس وقت شاید اپنے اوپر لازم سمجھین گے جب کہ کوئی چڑھ کر مدینہ پر آئے - اور اون پر یہ ضرور نہین ہے کہ وہ آپ کے ساتھہ کسی دوسرے پر چڑھ کر جائین - یہ سنکر سعد بن معاذ نے کہا - شاید آپ کا خطاب ہماری طرف ہے

آپ نے فرمایا۔ ہان۔ سعد نے کہا ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کی ہے اور آپ کے ساتھہ عہد کیے ہین۔ یا رسول اللہ جہان آپ کو حکم ہوا ہے وہان چلئے اگر آپ ہم کو اس سمندر پر بہی لے جائین گے اور آپ اوسمین قدم رکہین گے تو ہم آپ کے ساتھہ اوس مین بہی گہس پڑین گے ہم اس سے جی نہین چُراتے کہ آپ کل ہم کو لیکر دشمن کے سامنے ہون۔ اور ہم لڑائی کے وقت بڑے صابر اور معرکہ جنگ مین ثابت قدم رہنے والے لوگ ہین۔ اللہ سے امید ہے کہ جو کچھہ ہم کرین گے اوس سے آپ کی آنکھین دیکھہ کر ٹھنڈی ہون گی۔ اللہ کا نام لیکر آپ جہان چلئے ہم ساتھہ ہین۔

پہر رسول اللہ صلعم آگے بڑہے اور فرمایا خوش ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونو طائفون مین سے مجہے ایک پر قابو عطا فرمانیکا وعدہ کیا ہے۔ اور اوس کا مجہے یقین ہے کہ گویا مین ان کے مقتل اپنی آنکھون سے دیکھہ رہا ہون۔ پہر آپ بدر کی جانب نیچے کو اترے اور اوس کے قریب مین جاکر فروکش ہوئے۔

۱۵۲۔ ابوسفیان کا بچ جانا زہرہ اور عدی کا لوٹنا اور جہیم کا خواب اور طالب کی واپسی

ابوسفیان راستہ چہوڑ کر ساحل بحر پر چلا گیا۔ اور بدر کو دست چپ کی طرف چہوڑ گیا۔ اور وہان سے تیزی کے ساتھہ نکل کر بچ گیا۔ پہر جب ابوسفیان نے جان لیا۔ کہ اوس نے اپنے اونٹ بچا لئے۔ تو قریش سے جو اس وقت جحفہ مین تہے کہلا بہیجا۔ کہ تمہارا قافلہ تو اللہ تعالیٰ نے بچا دیا اور تمہارا مال و اسباب امن مین ہے۔ تمکو چاہیئے کہ لوٹ جاؤ۔ مگر ابوجہل بن ہشام نے کہا۔ کہ ہم بدر کو بغیر جائے نہ لوٹین گے۔ بدر مین عرب کے اور میلون کیطرح ایک میلہ ہوا کرتا تہا وہان ہر سال لوگ اکٹہے ہوتے اور بازار لگا کرتا تہا۔ ابوجہل نے کہا کہ ہم وہان تین روز رہین گے اور وہان اونٹون کو ذبح کرین گے اور کہانا کہائین گے اور شراب پئین گے۔ تاکہ عرب اس کا

حال سنین اور ہم سے ہمیشہ ڈرتے رہین۔

اس پر اخنس بن شریق الثقفی نے جو بنی زہرہ کا حلیف تھا کہا۔ اسے بنی زہرہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اموال اور تمہارے آدمی کو بچا دیا اب لوٹ چلو۔ چنانچہ وہ لوگ لوٹ گئے۔ اور بدر کے معرکہ مین کوئی زہری اور عدوی نہین گیا۔ باقی قریش کے تمام بطون اوسمین شریک تھے۔

اس جگہہ جب کہ قریش حجفہ مین تھے تو جہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف نے ایک خواب دیکھا۔ وہ کہتا تھا۔ کہ مین نے دیکھا ایک شخص گھوڑے پر آرہا ہے اور اوس کے پاس ایک اونٹ بھی ہے۔ اور کہتا ہے کہ عتبہ اور شیبہ و ابوجہل وغیرہ (مقتولین بدر) مارے گئے۔ اور مین نے دیکھا۔ کہ اوس نے اپنے اونٹ کی گردن زخمی کی۔ اور اوسے لشکر مین چھوڑ دیا۔ پھر اوس کا خون تمام ڈیرون مین جا لگا۔ کوئی جگہہ اوسکی خون بغیر نہ رہی۔ ابوجہل نے یہ سنکر کہا۔ یہ تو بنی المطلب مین ایک اور نبی پیدا ہوا۔ کل معلوم ہوگا کہ کون مقتول ہے۔

طالب بن ابی طالب جو انہین لوگون کے ساتھہ تھا۔ اوس سے اور کسی اور ایک قریش کے آدمی سے کچھ سخت گفتگو ہو پڑی۔ قریش بولے کہ ہمین معلوم ہے تم لوگ محمد کا ہی دم بھرتے ہو۔ یہ سنکر طالب اون لوگون کے ساتھہ مکہ کو لوٹ گیا۔ جو وہان سے لوٹ گئے تھے کہتے ہین۔ کہ وہ قریش کے ساتھہ بددلی سے آیا تھا۔ اس کے بعد اوس کا کچھ پتا نہ چلا۔ نہ تو وہ اسیرون مین آیا۔ اور نہ مقتولون مین اوسکی لاشس ملی اور نہ مکہ کو لوٹ کر گیا۔ اسی نے یہ اشعار کہے ہین۔

یَا رَبِّ اِمَّا یَغْزُوَنَّ طَالِبٌ	فِی مِقْنَبٍ مِنْ ھٰذِہِ الْمَقَانِبِ

اسے پروردگار اگر ان مسلمانون کے مقنبون مین سے طالب کسی مقنب پر چڑھائی کرے مقنب تیس چالیس سوار کو کہتے ہین

ولیکن المغلوب علی الغالب		فلیکن المسلوب غیر السالب

توچاہیئے کہ اوسکے کپڑے چھینے جائین اور وہ مغلوب ہو نہ وہ کسی کے کپڑے چھینے اور نہ غالب ہو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلا مسلمان تھا جو مقتول ہوا

۱۵۴ - بارش سے مسلمانون کو فائدہ اورخباب کی رایے کے بموجب رسول اللہ کا پانی کا بندوبست

غرض قریش ہوتے ہوتے عدوۃ قصوی میں پہنچے جو وادی مین سب سے اونچے ہے ۔ وہان اللہ تعالی ابر کو بہیجا ۔ اس وادی کی زمین نہ تو ریتلی ہی تھی اور نہ اوسمین خاک تھی نرم مٹی تھی ۔ جب مینہ برسا تو رسول اللہ اور آپ کے اصحاب کی طرف کی زمین تو سخت ہو گئی ۔ کہ جس سے چلنے پہرنے مین دقت نہ رہی لیکن قریش کی طرف اوس کی یہ حالت ہو گئی ۔ کہ جس سے چلنا دشوار ہو گیا ۔

پہر رسول اللہ جلدی سے پانی کی طرف روانہ ہوئے ۔ اور جب بدر کا نہایت قریب کا چشمہ آیا تو وہان قیام کیا ۔ خباب بن المنذر بن الجموح نے کہا ۔ یا رسول اللہ یہان اوترنے کے واسطے کیا اللہ تعالی نے آپ کو حکم دیا ہے کہ جس سے نہ تو ہم آگے بڑہ سکتے ہین اور نہ پیچھے ہٹ سکتے ہین ۔ یا یہ آپ کی رایے ہے اور لڑائی کا موقع آپنے تلاش کیا ہے اور دشمن کے مقابلہ کے واسطے اچھی جگہ جانی ہے ۔ رسول اللہ نے فرمایا ۔ کہ یہ میری رایے ہے ۔ اسے مین نے فنون جنگ کے مواقق خیال کیا ہے ۔ خباب نے کہا تو یہ ٹھیرنے کی جگہہ ٹھیک نہین ہے ۔ یہان سے آپ لوگون کو لے چلئے ۔ اور اس کے سوا اوس چشمہ پر چلئے جو مخالفون کے بالکل قریب ہو ۔ وہان ہم جا کر اوترین گے ۔ پہر ہمارے کنوے کے سوا جتنے کنوے ہین اون کا پانی غارت کر ڈالین گے ۔ اور اپنے کنوے کے پاس ایک حوض بنائین گے ۔ اور اوسے پانی سے بہرلین گے ۔ اور ہم پانی پیتے گے اور دشمنون کے پیئے پانی نہ رہیگا پہر ہم اون سے لڑینگے ۔ رسول اللہ صلعم نے یہی کیا ۔

۱۵۵- بدر میں رسول اللہ کے واسطے سعد کا عریش بنانا۔

جب رسول اللہ فروکش ہو گئے۔ تو سعد بن معاذ آپ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ آپ کے واسطے ہم کھجور کی ڈالیون کا عریش (سائبان) بنائے دیتے ہین۔ اوس مین آپ قیام کرین۔ اور کچھ اونٹنیان آپ کے پاس چھوڑے دیتے ہین۔ اور پھر دشمن سے لڑنے کو جاتے ہین۔ اگر اللہ تعالی نے ہم کو غلبہ دیا۔ اور ہماری دشمنون پر فتح ہوئی تب تو ہمارے دل کی جو مراد تھی وہ پوری ہو گئی۔ اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی۔ تو آپ اون اونٹون پر سوار ہو جائے اور جو لوگ کہ ہماری قوم کے باقی رہ گئے ہین اون مین جا ملیئے وہ لوگ بھی آپ کی وفاداری مین ہم سے کچھ کم نہین ہین۔ یہان تک کہ اگر اون کو معلوم ہوتا کہ آپ کو لڑائی کا اتفاق ہو گا تو وہ بھی ضرور ساتھ ہی آتے۔ اللہ کی اگر مرضی ہو گی تو وہ آپ کی مدد کرین گے اور مناسب رائین دینگے اور ساتھ ہو کر دشمنون سے لڑین گے۔ اس سے رسول اللہ نے اوس پر بڑی آفرین و تحسین کی۔ پھر آپ کے لیے ایک عریش بنایا گیا اور آپ اوس مین ٹھیرے

۱۵۶- قریش کا غرور اور خفاف کا مدد کا پیغام اور حکیم وغیرہ کا حوض نبی سے پانی پینا۔

قریش جب بدر مین آئے تھے تو بڑے غرور اور گھمنڈ کے انداز سے آئے تھے جب رسول اللہ صلعم نے اونہین دیکھا تو فرمایا۔ اللہ یہ قریش ہین اور بڑے غرور اور گھمنڈ سے آئے ہین کہ تجھ سے لڑین اور تیرے رسول کو جھٹلا دین۔ اور اللہ تو نے جو نصرت کا وعدہ کیا ہے اوسے تو پورا کر۔ اور اون کی صبح ہی پیٹھ توڑ دے۔

پھر آپ نے دیکھا۔ کہ عتبہ بن ربیعہ ایک سرخ اونٹ پر سوار ہے۔ تو فرمایا۔ کہ اگر کوئی شخص اِن لوگون مین اچھا ہے تو یہی سرخ اونٹ والا ہے۔ اگر وہ اس کی بات مانین گے تو راستہ پر لگ جائین گے۔

جب قریش بدر کو آتے وقت خفاف بن ایما بن رحضہ الغفاری کی طرف ہو کر گزرے

تھے تو اوس نے یا اوس کے باپ ایماء نے اپنا بیٹا اونکے پاس ہدیہ کے طور پر کچھ اونٹ دیکر بھیجا تھا۔ اور اون سے کہا تھا کہ اگر فوج اور ہتھیاروں کی ضرورت ہے تو ہم مدد کے لئے موجود ہین۔ قریش نے کہا اگر ہم آدمیون سے لڑنے کو جاتے ہین تو ہم اون سے مقابلہ کے لیے کافی ہین۔ کوئی قوت کی ہم مین کمی نہین ہے۔ اور اگر اللہ سے لڑنے جاتے ہین جیسا کہ محمد کا خیال ہے تو اللہ کے مقابلہ مین کسی کی طاقت کافی نہین ہو سکتی اس لیے آپ لوگون کی مدد کی ہمین ضرورت نہین ہے۔

جب قریش بدر مین آکر اُترے۔ تو اون کے کچھ لوگ جن مین حکیم بن حزام بھی تھا آگے بڑھے اور نبی صلعم کے حوض تک آ گئے رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ اون سے کچھ مت بولو۔ جو کوئی اوس کا پانی پئے گا وہ آج ہی قتل ہو گا۔ بجز حکیم بن حزام کے۔ جو اپنے گھوڑے وجیہ نام پر سوار ہو کر نکل بھاگا تھا۔ اور اوس کے بعد مسلمان ہو گیا تھا۔ اور اچھا مسلمان تھا۔ جس وقت وہ اپنی قسم پر زیادہ زور دیتا تو کہا کرتا تھا ”قسم ہے اوس خدا کی جس نے مجھے بدر کے روز بچایا تھا“

۱۵۷۔ عمرو کا مسلمانون کی تعداد دریافت کرنا اور اوس کی اور حکیم اور عتبہ کی راے کے خلاف ابو جہل کی لڑائی کے لئے تیاری۔

جب قریش بدر مین آئے اور وہان قیام کیا۔ اور اونہین اطمینان ہو گیا تو اونہون نے عمرو بن وہب الجمحی کو بھیجا۔ کہ مسلمانون کی تعداد دریافت کرے۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ اور مسلمانون کے گرد چکر مارا۔ اور پھر اون کے پاس لوٹ کر آیا۔ اور بیان کیا کہ وہ تین سو سے کچھ کم و بیش ہین۔ مگر مین نے دیکھا کہ اون کے اونٹون پر موت لدی ہوئی ہے۔ اور یثرب کے پانی کے اونٹون پر ایسی موت کا بار ہے کہ جس سے بچنا مشکل ہے۔ اون کے پاس بجز شمشیر بران کے اور کوئی چیز بچاؤ کی نظر نہین آتی اون مین سے اگر کوئی شخص مارا جائے گا تو وہ بھی ضرور ایک کو تم مین سے مار کر ہی

مرے گا۔ پھر اگر تم مین سے استنے آدمی مرگئے جن کی تعداد اون کے برابر ہو۔ تو زندگی کا کیا مزہ رہا۔ اس واسطے اون سے لڑائی کے باب مین آپ رائے سوچین اور دیکھین کہ کیا کرنا چاہئے جب حکیم بن حزام نے یہ بات سنی تو لوگون کو لیکر عتبہ بن ربیعہ کے پاس آیا۔ اور کہا ابو الولید تو قریش مین بڑا اور سید ہے۔ کوئی کام ایسا کر جس سے ہمیشہ تک تیری نیک نامی کی لوگون مین شہرت رہے۔ اوس نے کہا وہ کیا کام ہے۔ حکیم نے کہا تو قریش کو لیکر لوٹ جا۔ اور اپنے حلیف عمرو بن الحضرمی کا خون اپنے ذمہ لے۔ عتبہ نے کہا بہت اچھا مین نے اوس کا خون اپنے اوپر لیا اوس کی دیت دون گا۔ اور جو مال اوس کا گیا ہے وہ بھی دون گا۔ تو ابن الحنظلہ یعنی ابوجہل کے پاس جا۔ مین جانتا ہون کہ اوس کے سوا اور کوئی نہین ہے جو لوگون کو بہکائے۔

اس پر عتبہ لوگون کے سامنے اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا کہ محمد سے اور اوس کے اصحاب سے لڑکر تم لوگ کیا فائدہ اُٹھاؤ گے۔ واللہ اگر تم نے اون کو مار ڈالا۔ تو یہ ہوگا۔ کہ جب تم مین کا ایک شخص دوسرے کو دیکھے گا تو کہے گا یہ وہ شخص ہے جس نے میرے بھتیجے یا بھائی بچے کو یا اور کسی میرے خاندان کے آدمی کو قتل کیا ہے۔

حکیم بن حزام کہتا ہے۔ کہ اس پر مین ابوجہل کے پاس گیا۔ دیکھتا کیا ہون۔ کہ اوس نے اپنی زرہ اُتاری ہے اور اوسے درست کر رہا ہے۔ مین نے اوس سے وہ سب باتین کہین جو عتبہ نے مجھسے کہی تھین۔ ابوجہل بولا۔ کہ جب محمد اور اوسکے اصحاب کو عتبہ نے دیکھا تو ڈر کے مارے اوس کا کلیجہ پھول گیا ہے۔ واللہ ہم اوس وقت تک نہین لوٹین گے کہ اللہ تعالیٰ ہم مین اور محمد مین فیصلہ نہ کردے۔ مین جانتا ہون عتبہ نے جس واسطے یہ بات کہی ہے۔ اوسکا بیٹا ابوحذیفہ مسلمانون مین ہے اوسے اوس کا خوف ہے

کہ کہین تم اوسے نہ مار ڈالو۔
پھر ابوجہل نے عامر بن الحضرمی کو بلایا۔ اور کہا یہ تیرا حلیف چاہتا ہے کہ لوگون کو لیکر مکہ کو لوٹ جائے اور تو نے اپنی آنکھون سے اپنا ثار دیکھ لیا ہے۔ تو اپنے حق کے اور اپنے بھائی کے قتل کی چلّی پکار مچا۔ اس پر عامر اُٹھا۔ اور واعمراہ واعمراہ کی پکار مچائی۔ جس سے آتشِ جنگ مشتعل ہوئی۔ اور لوگون مین لڑائی کا جوش اٹھ کھڑا ہوا۔
جب عتبہ نے سنا کہ ابوجہل کہتا ہے اوس کا کلیجہ پھول گیا ہے۔ تو کہا کہ اوسکو مطلق جرأت وہمت نہین ہے اوسے جلد معلوم ہو جائیگا کہ کس کا کلیجہ پھول گیا۔ میرا یا اوس کا۔ پھر اپنے سر کا خود تلاش کیا مگر سر اتنا بڑا تھا کہ اوسکے سر کے موافق کہین خود نہ ملا مجبوراً چادر کا عمامہ سر پر باندھ لیا۔ اور لڑائی کے لیے تیار ہو گیا۔

۱۵۸۔ اسود کا نکلکر حوض مین گھسنا اور حمزہ کے ہاتھ سے مارا جانا

پھر اسود بن عبد الاسد المخزومی نکلا جس کی شکل بدنما تھی اور کہا کہ مین اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہون۔ کہ مسلمانون کے حوض کا پانی پیون گا۔ اور اوسے توڑ ڈالون گا۔ یا اسی کوشش مین مر جاؤن گا۔ جب حمزہ نے اوسے آتے دیکھا تو یہ بھی اوسکی طرف جھپٹے۔ اور اوسکے ایک تلوار ایسی ماری۔ کہ نصف ساق کٹ گئی۔ اور وہ زمین پر گر پڑا۔ پھر بھی اوس نے حوض کا رخ نہ چھوڑا۔ اور یکایک آکر اوسمین گھس گیا۔ کہ اپنی قسم پوری کرے۔ حمزہ بھی اوس کے پیچھے پیچھے لگے چلے گئے۔ اور جا کر اوسے حوض مین ہی قتل کر دیا۔

۱۵۹۔ عبیدہ حمزہ اور علی کا عتبہ شیبہ اور ولید کو قتل کرنا۔

پھر عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ میدان مین نکلے۔ اور لشکر اسلام سے مبارز طلب کیا۔ ادھر سے عوف اور معوذ عفرا کے بیٹے اور عبد اللہ بن رواحہ میدان مین آئے۔ جو تینون کے تینون

انصار مین سے تھے۔ قریشیون نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اونھون نے کہا ہم انصار ہین۔ قریشیون نے کہا بے شک تم ہمارے اکفاء کرام سے ہو۔ مگر ہم تم سے لڑنا نہین چاہتے چاہیئے کہ کوئی شخص ہماری قوم مین سے ہمارا کفو نکلے۔ یہ سنکر نبی صلعم نے فرمایا۔ حمزہ اُٹھو۔ عبیدہ بن الحارث اُٹھو۔ علی اُٹھو۔ اور میدان مین جاؤ۔ یہ لوگ اُٹھے اور میدان مین گیے وہان فریقین ایک دوسرے کے مقابل ہوئے۔ عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب جو امیر قوم تھا عتبہ کے مقابل ہوا۔ اور حمزہ شیبہ کے اور علی ولید کے مقابل ہوئے حمزہ نے تو شیبہ کو ذرا بھی مہلت نہ لینے دی۔ اور اوسے قتل کر دیا۔ اور ایسے ہی علی نے ولید کو ایک لمحہ مین مار ڈالا۔ عبیدہ اور عتبہ مین دو چوٹین ہوئین۔ اور ہر ایک نے اپنے مقابل پر پورا وار کیا۔ اس مین علی اور حمزہ عتبہ پر دوڑ پڑے۔ اور اوسے قتل کر ڈالا۔ اور عبیدہ کو اپنی فوج مین اُٹھا لائے۔ جس کا پیر کٹ گیا تھا۔ جب یہ لوگ نبی صلعم کے پاس آئے۔ تو عبیدہ نے رسول اللہ سے عرض کیا۔ کیا مین شہید نہین ہون۔ فرمایا۔ ہان تو شہید ہے پھر عبیدہ نے کہا۔ کہ اگر ابو طالب ہوتے تو وہ جان جاتے کہ اون کے اس قول کے مصداق ہونے کے ہم احق ہین ۵

ونذهل عن أبنائنا والحلائل		ونسلمه حتى نصرع حوله

اور چھوڑ دین گے ہم اوسے اور اپنے بچون اور بیبیون کو اوس وقت جب کہ ہم اوسکے گرد قتل ہو جائین گے

پھر عبیدہ مر گیا۔

۱۶۰۔ ابوجہل کی دعا اور رسول اللہ کی دعا اور مسلمانون کو لڑائی کے لیے برانگیختہ کرنا۔

پھر فریقین نے حملہ کیا۔ اور ایک دوسرے کے مقابل ہو گئے اس وقت ابوجہل کہہ رہا تھا کہ اے اللہ جو شخص ہم مین قرابت کو قطع کرتا ہے اور ایسی باتین کہتا ہے جسے ہم نہین جانتے

اوسے تو غارت کر ڈال - اس سے اوس نے خود ہی اپنے اوپر ہلاکت کا راستہ کھولا -
رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا - کہ جب تک مین نہ کہون تم لوگ حملہ نہ کرنا
اور کہدیا تھا - کہ اگر وہ لوگ تمہین آکر گھیر لین - تو تم اونہین تیرون سے مارنا -
اس وقت رسول اللہ صلعم عریش مین تھے - اور حضرت ابوبکر آپ کے ساتھ تھے
اور آپ دعا مانگتے اور کہتے تھے - اے اللہ اگر یہ جماعت مسلمانون کی ہلاک ہو گئی - تو
پھر روے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا - اے اللہ جو تو نے مجھ سے
وعدہ کیا ہے اوسے پورا کر - اس دعا مین آپ ایسے مشغوف ہوئے - کہ آپ کی چادر
مبارک نیچے اُتر گئی - ابوبکر نے اوسے اُٹھا دیا اور عرض کیا - کہ آپ کا پروردگار سے اس
قدر دعا مانگنا کافی ہے - جو اوس نے وعدہ کیا وہ ضرور پورا کرے گا -
اسی مین رسول اللہ صلعم کو غنودگی آگئی - اور اوس عریش مین آنکھ لگ گئی اور یکایک
بیدار ہو گیے - پھر فرمایا - کہ ابوبکر اللہ کی مدد آگئی یہ جبریل اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے آگے
آگے جاتے ہین - اور اون کے دانتون پر گرد و غبار ہے - اور یہ آیت بھی اللہ تعالی نے
اسی موقع کی نسبت نازل کی - اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ
مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ (جب کہ تم اپنے
پروردگار سے فریاد کرتے تھے - تو اوس نے تمہاری دعا سن لی - اور فرمایا کہ ہم لگاتار ہزار فرشتون سے
تمہاری مدد کرینگے - اور یہ فرشتون کی امداد جو خدا نے کی تو صرف تمہارے خوش کرنے کو کی - اور تاکہ تمہارے
دل اوسکی وجہ سے مطمئن ہو جائین - ورنہ فتح تو اللہ ہی کی طرف سے ہے -)
پھر رسول اللہ صلعم عریش سے نکلے - اوس وقت آپ فرماتے جاتے تھے - اب دشمنون
کو شکست ہوتی ہے - اور پیٹھ پھیر کر بھاگے جاتے ہین - اور مسلمانون کو لڑائی کے لیے

برانگیختہ کرتے تھے۔ یہان یہ بہی حضرت نے فرمایا۔ کہ آج جو شخص لڑے گا اور مارا جائیگا اور وہ صبر کرکے اللہ کے ہی واسطے لڑا ہو۔ اور آگے ہی ٹرہتا گیا ہو۔ پیٹھ نہ پہیری ہو تو اوسے یقیناً اللہ تعالی جنت مین داخل کرے گا۔

۱۶۱۔ عمیر مہجع حارثہ عوف وغیرہ کا قتل اور اہل اسلام کی فتح اور سعد کا رسول اللہ کی حراست کرنا۔

جب رسول اللہ کے یہ کلمات عمیر بن الحمام الانصاری نے سنے جس کے ہاتہہ مین خرمے تھے اونہین وہ کہا رہا تھا۔ تو اوس نے کہا واہ واہ مجہہ مین اور جنت مین اتنا ہی فرق ہے کہ یہ لوگ مجہے قتل کردین۔ تو مین دنیا مین رہ کر کیا کرون گا۔ یہ کہا اور خرمے پہینک مرنے کو چلا گیا اور لڑکر مارا گیا۔ خدا اون مسلمانون کو جزائے خیر دے جو آخرت کے سامنے جان کی کچھ حقیقت نہین سمجھتے تھے۔ مہجع جو حضرت عمر بن الخطاب کا مولی تہا۔ اوسکے اکر ایک تیر لگا۔ اور سب سے اول اہل اسلام مین یہی مارا گیا۔ پہر حارثہ بن سراقۃ الانصاری کے تیر لگا اور وہ بہی مارا گیا۔ عوف بن عفرا جاکر میدان مین لڑا اور قتل ہوا۔ غرض کہ خوب شدت سے لڑائی ہونے لگی۔ پہر رسول اللہ صلعم نے ایک مٹہی بہر خاک لی۔ اور قریش کی طرف پہینک کر فرمایا۔ اون کے منہ کالے ہو گئے۔ اور اصحاب سے کہا۔ کہ اون پر حملہ کرو اسی مین دشمنون کو شکست ہو گئی۔ اور مشرکین قتل اور اسیر ہوئے۔

جس وقت رسول اللہ عریش مین تھے اور سعد بن معاذ عریش کے دروازہ پر کچھ انصار کے ساتھہ تلوار لئے کہڑا ہوا تہا۔ اور دشمن کے حملہ کے اندیشہ سے رسول اللہ صلعم کی حفاظت کررہا تہا۔ تو رسول اللہ صلعم نے سعد بن معاذ کے چہرہ پر کچھ آزردگی کے آثار دیکھے۔ کیونکہ لوگ دشمنون کو قید کررہے تھے۔ رسول اللہ نے اوس سے کہا۔ مجہے ایسا شبہ ہوتا ہی کہ سعد تو اسے برا سمجہتا ہے۔ سعد نے کہا ہان یا رسول اللہ مین اسے برا سمجہتا ہون

یہ پہلی ہی لڑائی ہے جو مشرکین سے ہوئی ہے۔ اس ہین دشمنون کے زندہ رکھنے سے
اون کا قتل کر دینا میرے نزدیک بہتر ہے۔

۱۴۲ - ابوجہل کو معاذ معوذ اور ابن مسعود کا مارنا | اول شخص جو ابوجہل کے سامنے پہونچا ہے۔ وہ
معاذ بن عمرو بن الجموح تھا قریش اس وقت ابوجہل کو گھیرے کھڑے تھے۔ اور کہتے تھے
کہ ابو الحکم تک دشمن نہ آنے پائین۔ معاذ کہتا ہے کہ مین نے ابوجہل کے قتل کا ارادہ کیا
پھر جب میرا موقع پڑا تو مین نے اوس پر حملہ کیا۔ اور ایک تلوار ایسی ماری کہ اوس کا پانو
کاٹ ڈالا اور نصف ساق اڑگئی۔ مگر اسی کے ساتھ اوسکے بیٹے عکرمہ نے مجھ پر تلوار کا
وار کیا۔ اور میرے کندہے سے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا کچھ کہال لگی رہی جس سے وہ میرے
جسم سے لٹکتا رہا۔ اسی طرح مین تمام دن لڑتا رہا۔ اور ہاتھ کو اپنے ساتھ کھینچے کھینچے
پھرتا پھرا جب اوس سے مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ تو مین نے اوسے ایک پیر کے
نیچے دبایا۔ اور انگڑائی لی۔ کہ جس سے وہ ٹوٹ کر گر گیا۔ پھر معاذ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کے زمانہ تک زندہ رہا تھا۔

پھر معوذ بن عفرا کا ابوجہل پر گزر ہوا۔ اوس نے بھی اوس کے ایک تلوار ماری اور ایسا کر دیا کہ پھر
اوس مین بجز ایک رمق کے اور کچھ باقی نہ رہا۔

پھر ابن مسعود اوس کی طرف ہو کر نکلے۔ رسول اللہ صلعم نے حکم دیا تھا کہ اوسے مقتولون مین دیکھین
ابن مسعود نے اوسے دیکھا تو اوسمین کچھ رمق جان باقی تھی وہ کہتے ہین۔ کہ مین نے اپنا پانون
اوسکی گردن پر رکھا۔ اور کہا اے اللہ کے دشمن اللہ نے کیا تجھے تباہ کر ڈالا۔ کہا مجھی کیا تباہ کیا
کیا مین ایک آدمی سے کچھ بڑہ کر ہون۔ سوا یک کو تم نے قتل کر دیا۔ مجھے یہ بتا کہ غلبہ کس کو رہا
مین نے کہا اللہ اور اوس کے رسول کو۔ پھر ابوجہل نے کہا کہ اے بکریون کے چرواہے تو تو بڑی

دشوار گزار جگہہ پر چڑہہ گیا۔ عبداللہ کہتے ہین۔ مین نے کہا۔ کہ مین تیرا قاتل ہون۔ کہا یہ اول ہی مرتبہ نہین ہے کہ غلام نے اپنے آقا کو قتل کیا ہو۔ لیکن آج جس بات کا مجھے بڑا رنج ہے وہ یہ ہے کہ تو نے مجھے قتل کیا۔ اور کسی شخص نے مطلبین اور احلاف مین سے مجھے نہ مارا۔ پہر عبداللہ بن مسعود نے اوس کے تلوار ماری۔ اور اوسکا سر اون کے پیرون مین آگرا۔ اوسے وہ رسول اللہ صلعم کے پاس اوٹہا لائے۔ آپنے اوسے دیکہکر سجدۂ شکر ادا کیا۔

۲۱۶۳۔ امیہ بن خلف اور اوس کے بیٹے کا قتل بلال کے سبب سے۔

عبدالرحمن بن عوف نے کچہہ زرہین لوٹی تھین اسی مین اون کا امیہ بن خلف اور اوس کے بیٹے علی پر گزر ہوا۔ وہ بولے کہ ان زرہون سے تو اگر ہمین گرفتار کرے تو بہتر ہے۔ اونہون نے زرہین پہینک دین اور باپ بیٹے دونو کو پکڑ لیا۔ اور اونہین لے چلے۔ پہر امیہ نے پوچہا۔ کہ یہ کون شخص ہے جسکے سینہ پر شتر مرغ کے پر لگے ہوئے ہین۔ عبدالرحمن نے کہا یہ حمزہ بن عبدالمطلب ہے امیہ نے کہا یہی شخص ہے کہ جس نے ہم پر یہ سب آفت ڈالی ہے اسی مین بلال نے امیہ کو دیکہا۔ جس نے اونہین مکہ مین بڑے عذاب مین مبتلا کر رکہا تہا۔ کہ وہ اونہین مکہ کی گرم چٹانون پر لیجاتا۔ اور چیت لٹاتا اور حکم دیتا تھا۔ تو بڑا پتھر اون کے سینہ پر رکہدیا جاتا تہا۔ اور کہتا تہا کہ جب تک تو محمد کے دین کو نہ چہوڑے گا تب تک مین تیرے ساتہہ یہی سلوک کرتا رہون گا۔ بلال کہتے تہے اَحَدٌ اَحَدٌ (خدا ایک ہے خدا ایک ہے) جب بلال نے اوسے دیکہا۔ تو کہا کہ امیہ رئیس الکفار ہے۔ اگر وہ بچ گیا تو مین نہ بچون گا پہر اونہون نے پکارا۔ کہ یا انصار اللہ رئیس الکفار امیہ بن خلف اگر وہ بچ گیا تو مین نہین بچون گا۔ یہ سنتے ہی مسلمانون نے اوسے گہیر لیا۔ اور امیہ اور اوس کے بیٹے کو مار ڈالا۔ عبدالرحمن کہتے ہین بلال پر خدا رحمت کرے۔ میرے زرہین بہی گئین۔ اور

اون کے سبب سے قیدی بھی میرے ہاتھ سے گئے۔

۱۶۴۔ حنظلہ بن ابی سفیان کا قتل علی کے ہاتھ سے اور ابو البختری کا قتل۔ اور حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب بھی مارا گیا۔ اوسے حضرت علی نے مارا تھا۔ جب مشرکون کو شکست ہوگئی۔ تو رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ابو البختری بن ہشام کو کوئی قتل نہ کرے۔ کیونکہ جب آپ مکہ مین تھے تو اوس وقت وہ آپ کے ساتھ نرمی سے پیش آتا تھا۔ اور نقض صحیفہ مین بھی اوس نے بڑی کوشش کی تھی۔ مجذر بن زیاد البلوی سے اوس کا سامنا ہوگیا جو انصار کا حلیف تھا۔ ابو البختری کے ساتھ ایک رفیق بھی تھا۔ مجذر نے ابو البختری سے کہا۔ کہ رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ تجھے قتل نہ کیا جائے ابو البختری نے کہا کیا میرے رفیق کے قتل کو بھی منع کیا ہے۔ مجذر نے کہا نہین اوس کے قتل کو تو منع نہین کیا۔ تو کہا مین اور وہ دونو ساتھ ساتھ مرین گے۔ تاکہ قریش کی عورتین نہ کہین مین نے زندگی کے واسطے رفیق کو چھوڑ دیا۔ پھر وہ مارا گیا۔ اور رسول اللہ صلعم کو اس کی خبر دی گئی۔

۱۶۵۔ عباس بن عبد المطلب کی گرفتاری۔ بعد ازان قیدیون مین عباس پکڑے آئے ابو الیسر نے اونھین گرفتار کیا تھا اور مشکین باندھکر لایا تھا۔ عباس بڑے موٹے جسیم آدمی تھے۔ لوگون نے ابو الیسر سے پوچھا۔ کہ تو نے اونھین کس طرح قید کیا۔ کہا ایک شخص نے میری مدد کی۔ اور مین نے اونھین گرفتار کر لیا۔ اس سے پیشتر مین نے اوس شخص کو کبھی نہین دیکھا تھا۔ اوس کی شکل ایسی ایسی تھی۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ایک بڑے فرشتہ نے اس مین تیری مدد کی تھی۔ جب عباس کو قید مین رات ہوگئی۔ تو رسول اللہ صلعم کو نیند نہ آئی۔ اور ابتداے شب مین برابر جاگتے رہے۔ رسول اللہ کے اصحاب نے کہا۔ کہ آج آپ کیون نہین سوتے۔ آپ نے فرمایا کہ عباس تو بندھے ہین اور اوس سے بیتاب

ہو رہے ہین۔اس سے مجھے نیند نہین آتی ہے۔اس واسطے لوگ اُٹھے اور اونہین جاکر کھول دیا۔تب رسول اللہ صلعم کو نیند آئی۔اور آپ نے آرام فرمایا۔

۱۶۶۔رسول اللہ کا بنی ہاشم کو پناہ دینا اور ابو حذیفہ

رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب سے کہا تھا۔کہ آج مجھے بنی ہاشم وغیرہ کے وہ لوگ معلوم ہوگئے۔جو اپنی مرضی کے خلاف نکل کر لڑائی مین آئے تھے۔اگر کوئی شخص بنی ہاشم مین سے کسی کو دیکھے تو اوسے قتل نہ کرے۔اور عباس بن عبد المطلب کو قتل نہ کرے۔کیونکہ وہ بھی اپنی مرضی کے خلاف نکل کر آئے ہین۔یہ سنکر ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے کہا۔کیا ہم اپنے ابنا اور اپنے آبا اور بھائیون کو تو قتل کرین اور عباس کو چھوڑ دین۔اگر وہ میرے ہاتھ آگیا تو مین اوس کے منہ مین تلوار کی لگام چڑھاؤن گا۔جب یہ بات نبی صلعم نے سنی۔تو حضرت عمر سے کہا۔ابو حفص تم نے ابو حذیفہ کا قول سنا وہ رسول اللہ کے چچا کے منہ پر تلوار مارتا ہے۔ابو حذیفہ کہا کرتا تھا۔کہ یہ بات سنکر مجھے اس کے بعد ہمیشہ خوف رہا۔اور مین چاہتا تھا کہ اس کا کفارہ دون۔اس کا کفارہ بجز شہادت کے اور کچھ نہین ہے۔چنانچہ وہ یمامہ کی لڑائی مین شہید ہوا۔

۱۶۷۔اعتقادی باتین کہ فرشتے لڑائی مین شریک تھے

رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تھا کہ مین نے جبریل کو دیکھا کہ اون کے ہونٹون پر گرد وغبار تھا۔اس پر بنی غفار کے ایک شخص نے کہا۔کہ مین اور میرا ایک چچیرا بھائی دونو لڑائی کا تماشہ دیکھنے آئے تھے۔اور ایک پہاڑ پر چڑھے تھے جہان سے بدر کا مقام نظر آتا تھا۔دونو مشرک تھے اور دیکھتے تھے کہ کسے فتح و شکست ہوتی ہے۔تاکہ ہم بھی لوٹ مین شریک ہوجائین۔اسی مین ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے پاس آیا۔اوسمین ہم نے گھوڑون کی آواز سنی اور کسی کو کہتے ہوئے سنا کہ حیزوم آگے بڑھو۔غفاری کہتا ہے۔کہ اس پر میرا چچیرا بھائی تو وہین مرگیا۔اور مین بھی ہلاک کے

قریب ہوگیا۔ مگر سنبھل گیا۔
ابو داؤد المازنی نے بیان کیا ہے۔ کہ مین مشرکین مین سے کسی کے پیچھے جاتا۔ اور چاہتا کہ اوسے مار ڈالون۔ کہ میری تلوار اوس تک پہونچنے سے پہلے اوس کا سر نیچے کٹ کر گر جاتا تھا۔ اس سے مین جانتا تھا کہ اوسے کسی اور نے قتل کیا ہے۔ اور سہل بن حنیف نے بیان کیا ہے۔ کہ ہم مین سے کوئی کوئی اپنی تلوار سے مشرکین کی طرف اشارہ کرتے تھے کہ ہماری تلوار پہونچنے سے پہلے ہی اون کے سر کٹ کٹ کر نیچے گر پڑتے تھے۔

۱۶۸۔ مشرک مقتولون سے رسول اللہ کا خطاب اور ابو حذیفہ۔

غرض جب اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو ہزیمت دیدی۔ اور جو لوگ اون کے قتل و اسیر ہونا تہے وہ ہوگیے۔ تو رسول اللہ صلعم نے حکم دیا۔ کہ ان مقتولون کو ایک گڑھے مین ڈالدیا جائے۔ اور وہ اوس مین ڈالدے گیے مگر امیہ بن خلف کی لاش رہ گئی۔ کیونکہ وہ اتنا پہول گیا تہا۔ کہ زرہ اوس کے بدن مین جکڑ گئی تہی جب لوگ گئے اور چاہا۔ کہ زرہ اوسکی نکالین تو اوسکی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگیے۔ اس لیے اوس پر مٹی اور پتھر ڈالکر اوسے چھپا دیا جب لوگون کو گڑھے مین ڈالا تو رسول اللہ صلعم وہان آکر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے گڑھے والے لوگو۔ تم نبی کے خاندان والے ہو۔ مگر اپنے نبی سے بہت ہی بری طرح پیش آئے۔ تم نے اوسے جھٹلایا اور اور لوگون نے اوس کی تصدیق کی۔ پھر فرمایا اے عتبہ اے شیبہ اے امیہ بن خلف اے ابی جہل بن ہشام اور جو گڑھے مین تھے اون کے نام لیکر کہا۔ وہ بات تمھین سچی دکھائی دی یا نہین جس کا تمھارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ مجھ سے جو اوس نے وعدہ کیا تھا۔ وہ تو سچ سچ اوس نے کر دکھایا۔ اس پر اصحاب نے عرض کیا کیا آپ مُردون سے باتین کرتے ہین۔ آپ نے فرمایا جو کچھ مین کہتا ہون اوسے وہ

ایسے ہی سنتے ہین جیسے تم سنتے ہو صرف فرق یہی ہے کہ وہ جواب نہین دے سکتے۔

جب رسول اللہ صلعم نے گڑہے والون سے اوپر کی باتین مخاطب ہوکر فرمائین تو ابو حذیفہ بن عتبہ کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ اور کراہیت کے آثار دکھائی دیے۔ آپ نے کہا ابو حذیفہ تجھے اپنے باپ کا کچھ خیال ہوا ہے۔ ابو حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے اپنے باپ کی طرف سے اور اوس کے مارے جانے کی نسبت تو کچھ خیال نہین ہوا۔ مگر مجھے یہ تعجب آتا ہے۔ کہ وہ صاحب عقل اور بڑے فضل والا شخص تھا مجھے امید تھی کہ وہ مسلمان ہو جائیگا۔ اب جب کہ مین نے دیکھا کہ وہ کفر کی حالت مین ہی مرگیا۔ تو اوس سے مجھے بڑا افسوس ہوا اس پر رسول اللہ نے ابو حذیفہ کی نسبت دعائے خیر فرمائی۔

۱۶۹۔ مال غنیمت کی نسبت اختلاف اور اوس کی تقسیم۔

پھر رسول اللہ نے حکم دیا تو جو کچھ مال و اسباب کفار کے لشکر مین تھا وہ سب جمع کیا گیا۔ مگر اوس کی نسبت مسلمانون مین اختلاف ہوا۔ جنہون نے جمع کیا تھا وہ کہنے لگے۔ کہ یہ مال ہمارا ہے۔ اور جو لوگ دشمنون سے لڑتے تھے وہ کہنے لگے کہ اگر ہم اون سے نہ لڑتے اور اونہین نہ روکتے تو تم کو یہ مال کیسے ملتا۔ ادہر جو لوگ کہ عریش کے پاس رسول اللہ کی حراست پر کھڑے تھے کہنے لگے کہ تم لوگ ہم سے زیادہ حقدار نہین ہو۔ ہم دیکھ رہے تھے کہ یہ مال ہماری آنکھون کے سامنے پڑے تھے اور کوئی اون کا حفاظت کرنے والا نہ تھا ہم چاہتے تو اوسی وقت اوسے لے سکتے تھے۔ مگر ہم نے دیکھا کہ کہین دشمن رسول اللہ پر حملہ نہ کرین۔ اس سے ہم آپ کی حراست پر کھڑے رہے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے انفال یعنی مال غنیمت کو اون لوگون کے ہاتھون سے لے لیا۔ اور رسول اللہ صلعم کو اوس کا اختیار عطا فرمایا۔ آپ نے اوسے مسلمانون کے درمیان علی السویہ تقسیم کردیا۔

۱۷۰ - فتح کی خوشی اور بی بی رقیہ کا انتقال پھر رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ بن رواحہ کو مدینہ کی اہل العالیہ کی طرف اور زید بن حارثہ کو اہل السافلہ کی طرف فتح کی خوشخبری سنانے کو بھیجا۔ جس وقت زید وہان پہونچا ہے۔ تو رقیہ بنت رسول اللہ صلعم کو قبر مین گاڑ کر مٹی دے چکے تہے یہ رقیہ حضرت عثمان بن عفان کی بی بی تہین جنہین رسول اللہ صلعم قسم دیکر مدینہ چہوڑ آئے تہے۔

جب رسول اللہ صلعم مدینہ واپس تشریف لائے۔ اور آپ سے لوگ ملے تو لوگون نے آپ کو مبارکبادیان دین۔ اور اس فتح کی خوشی کا اظہار کیا۔ اس پر سلمہ بن سلامہ بن وقش الانصاری نے کہا۔ کہ جن دشمنون سے ہمارا مقابلہ ہوا۔ وہ بوڑہے پسلیان نکلے ہوئے تہے جیسے دہنگنا وسے ہوئے اونٹ دُبلے ہوتے ہین۔ اونہین ہم نے ذبح کر دیا۔ رسول اللہ نے مسکرا کر فرمایا وہ اسے برادر کیا کہتا ہے یہ قریش کے سادات تہے۔

۱۷۱ - نضر اور عقبہ کا قتل۔ جو قیدی پکڑے آئے تہے اون مین نضر بن الحارث اور عقبہ بن ابی معیط بہی تہے آپ نے حضرت علی کو حکم دیا۔ کہ نضر کو قتل کر دین۔ علیؑ نے اوسے صفرا کے مقام پر قتل کر دیا۔ اور عاصم بن ثابت سے آپ نے کہا کہ عقبہ بن ابی معیط کو مار ڈالے۔ جب عاصم نے چاہا کہ اوسے قتل کرے۔ تو عقبہ بڑا گھبرایا۔ اور کہا کیا مین اون کے یعنی قیدیون کے برابر نہین ہون (جو مجھ سے فدیہ نہین لیتے اور قتل کرتے ہو) پہر کہا اے محمد بچون کے لیے کون رہیگا۔ آپ نے فرمایا آگ۔ پہر عاصم نے اوسے عرق الظبیہ مین کہڑا کر کے مار دیا۔

۱۷۲ - رسول اللہ کا سلوک قیدیون کے ساتھ اور سہیل اور بی بی سودہ۔ انہین قیدیون مین سہیل بن عمرو بہی تہا۔ جسے مالک بن دخشم الانصاری نے اسیر کیا تہا

جب اوسے رسول اللہ کے پاس لائے۔ تو حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجئے کہ مین اوسکے دو نو دانت نکالڈالون۔ تاکہ وہ آیندہ آپ کے برخلاف کبھی خطبہ کرنے کو کھڑا نہ ہو۔ اس سہیل کا اوپر کا لب کٹا ہوا تہا۔ رسول اللہ نے فرمایا عمر اوسے چھوڑدو۔ یہ ایسے خطبہ کرے گا کہ تم اوس کی تعریف کروگے۔ چنانچہ جس وقت رسول اللہ صلعم کی وفات ہوئی ہے تو ایسا ہی ہوا۔ جسکا ذکر ہم انشا اللہ ردت کے حال مین بیان کرینگے

جب رسول اللہ مدینہ تشریف لائے تو سودہ بنت زمعہ نبی صلعم کی بی بی نے سہیل سے کہا کہ تم نے اپنے ہاتھ فاتحین کے ہاتھون مین ایسے دیدئے جیسے عورتین دیدیا کرتی ہین۔ عزت کے ساتھ کیون نہ مرگئے۔ رسول اللہ صلعم نے اس کو سنکر فرمایا۔ سودہ کیا اللہ اور اللہ کے رسول کے مقابلہ مین تم ایسا کہتی ہو۔ بی بی سودہ بولین۔ کہ یہ الفاظ اوسے دیکھکر میرے منہ سے بیساختہ نکل گئے۔

رسول اللہ صلعم نے حکم دیا تہا۔ کہ اسیرون کے ساتھ اچھی طرح سے پیش آئین اور اونہین آرام سے رکھین۔ اس لئے جن لوگون کے پاس قیدی تہے اون کا یہ حال تھا۔ کہ کھانا جب کہاتے تو پہلے اپنے قیدیون کو کہلا لیتے تہے۔

۱۷۴- قریش کی تباہی کی خبر مکہ مین پہونچنا اور ابولہب کی موت اور اسود کے اشعار۔ قریش کی تباہی کی خبر سب سے اول مکہ مین حیسمان بن ایاس الخزاعی نے پہونچائی تھی جب یہ مکہ مین آیا۔ تو لوگون نے پوچہا کہ کہو کیا خبر ہے۔ کہا عتبہ شیبہ ابوالحکم نبیہ منبہ حجاج کے بیٹے اور بڑے بڑے قریش کے سردار مارے گئے۔ صفوان بن امیہ جو وہان موجود تہا کہنے لگا کہ اس کے ہوش جاتے رہے ہین۔ اس سے پوچھو کہ مین کون اور کہان ہون لوگون نے اوس سے پوچھا کہ صفوان کہان ہے۔ حیسمان نے کہا۔ وہ یہ میرے سامنے

حجر مین بیٹھا ہے اور اوسکا باپ اور بہائی جس وقت مارا گیا ہے تو مین نے اپنی آنکھون ہی دیکھا ہی۔
اس قریش کے قتل کی خبر مکہ مین پہونچنے کے نو روز بعد ابولہب بہی مکہ مین مر گیا۔
جب قریش نے اپنے عزیز و اقارب کے قتل کا حال سنا تو اونہون نے نوحہ وزاری کرنا شروع کیا۔ پھر بولے کہ اس گریہ وزاری سے تو محمد اور اوس کے اصحاب خوش ہونگے ہرگز رونا نچاہیئے۔ اور قیدیون کے فدیہ کے لیے بہی کسی کو مت بہیجو۔ کہین محمد فدیہ کی مقدار مین مبالغہ نہ کرنے لگے۔
اسود بن عبد یغوث کے تین بیٹے زمعہ عقیل حارث مارے گئے تھے۔ وہ اپنے بیٹون پر رونا چاہتا تھا۔ کہ اسی مین اوس نے ایک رونے والی عورت کی آواز سنی چونکہ اوسکی بینائی جاتی رہی تہی اپنے غلام کو بہیجکر اوس نے دریافت کرایا۔ کہ کیا مقتولون پر رونے کی اجازت ہوگئی۔ تاکہ مین زمعہ پر رؤن۔ میرا دل اوس کے غم سے جل رہا ہے۔ یہ غلام لوٹ کر خبر لایا۔ کہ وہ ایک عورت ہے جس کا اونٹ کہو گیا ہے اوس پر رو رہی ہے۔ اس پر اسود نے کہا ؎

اَتَبْکِی اَنْ یَضِلَّ لَہَا بَعِیْرٌ		وَیَمْنَعُہَا مِنَ النَّوْمِ السُّہُوْدُ
کیا یہ عورت اس پر روتی ہے۔ کہ اوس کا اونٹ کہو گیا ہے اور اوسکی بیچینی سے اوس کی نیند جاتی رہی ہے		
وَلَا تَبْکِیْ عَلٰی بَکْرٍ وَلٰکِنْ		عَلٰی بَدْرٍ تَقَاصَرَتِ الْجُدُوْدُ
اوس سے کہدو کہ اونٹ پر نہ رو۔ بلکہ بدر والون پر رو۔ جہانکہ قسمت نے بڑی کوتاہی کی ہے۔		
عَلٰی بَدْرٍ سَرَاۃِ بَنِیْ ھُصَیْصٍ		وَمَخْزُوْمٍ وَرَھْطِ اَبِی الْوَلِیْدِ
اذن بدر کے سردارون پر رو جو بنی ہصیص و بنی مخزوم اور ابوالولید کے خاندان والون سے تہے۔		

وَبَکِّی حَارِثًا اَسَدَ الْاُسُود	فَبَکِّی اِنْ بَکَیْتِ عَلٰی عَقِیْلٍ
اگر تو روتی ہے تو عقیل پر رو۔ اور حارث پر رو جو شیرون کا شیر تھا۔	
فَمَا لِاَبِیْ حُکَیْمَةَ مِنْ نَدِیْدٍ	وَبَکِّیْہِمْ وَلَا تُسَمِّیْ جَمِیْعًا
اور تو اون سب پر رو۔ فقط دل ہی مین ملال مت کر کیونکہ ابو حکیمہ (یعنی ابو جہل) کا بہی کوئی نظیر نہین ہے۔	
وَلَوْلَا یَوْمُ بَدْرٍ لَمْ یَسُوْدُوْا	اَلَا قَدْ سَادَ بَعْدَہُمْ اُنَاسٌ
دیکھو ان عزت دارون کے مرنے کے بعد لوگ سردار بن گئے ہین۔ اگر یہ بدر کا واقعہ نہ ہوتا تو یہ لوگ کیسے سردار ہوتے	

لوگون سے مراد یہان اوس کی ابو سفیان سے ہے۔

۱۷۴۔ ابو وداعہ عباس عقیل نوفل اور عتبہ کا فدیہ دیکر چہوٹنا پہر قریش نے قیدیون کے چہڑانے اور فدیہ دینے کے واسطے رسول اللہ کے پاس آدمی بہیجے۔ سب سے اوّل ابو وداعہ السہمی کا فدیہ دیا گیا۔ اوس کے بیٹے مطلب نے فدیہ دیا تہا۔ عباس نے اپنا فدیہ خود دیا تہا۔ اور عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن الحارث بن عبد المطلب کا اور اپنے حلیف عتبہ بن عمرو بن جحدم کا بہی اونہین نے دیا تھا۔ اس کا جب رسول اللہ صلعم نے اونہین حکم دیا۔ تو کہنے لگے۔ کہ میرے پاس تو مال نہین ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ مال کہان ہے جو تم نے ام الفضل کے پاس رکہا تھا۔ اور کہا تہا۔ کہ اگر مین مارا جاؤن تو اتنا فضل کا اور اتنا عبد اللہ کا اور اس قدر عبید اللہ کا ہے۔ عباس نے کہا۔ یہ بات تو میرے اور اُم الفضل کے علاوہ اور کسی کو نہین معلوم ہے۔ مین جانتا ہون کہ آپ خدا کے رسول ہین۔ پہر اپنا اور اپنے دونون بہائیون اور اپنے حلیف کا فدیہ دیا۔ عباس جب پکڑے گیے۔ تو اون کے پاس تیس اوقیہ سونا بہی نکلا تھا (جو ساڑہے تیرہ چہٹانک کے قریب ہوتا ہے) عباس نے کہا کہ اسے بہی فدیہ کے حساب مین مجرا لیا جائے مگر نبی صلعم نے

فرمایا۔ کہ یہ تو ہمین اللہ تعالی نے دیا ہے۔ یہ اوسمین مجرا نہین ہوسکتا۔

۱۷۵۔ ابوسفیان کا سعد کو پکڑ کر اپنے بیٹے عمرو کو اوس کے بدلہ مین چھڑاتا۔

انہین قیدیون مین عمرو بن ابی سفیان بھی تھا اوسے علیؑ نے گرفتار کیا تھا لوگون نے اوسکے باپ سے کہا کہ عمرو کا فدیہ دے۔ ابوسفیان نے کہا یہ نہین ہوسکتا کہ میرا آدمی بھی مارا جائے۔ اور مین فدیہ بھی دون میرا ایک بیٹا حنظلہ مارا گیا۔ اور اب دوسرے بیٹے عمرو کا فدیہ دون۔ اس لیے اوس نے فدیہ نہ دیا اور اوسے قید مین ہی چھوڑ رکھا۔ پھر جب سعد بن النعمان الانصاری عمرہ کے ارادہ سے مکہ کو آیا۔ تو ابوسفیان نے اوسے پکڑ لیا۔ قریش کا یہ قاعدہ تھا کہ وہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے سے کچھ تعرض نہین کیا کرتے تھے۔ ابوسفیان نے اوسے قید کر لیا کہ عمرو کے بدلے اوسے قید مین دے اور کہا ؎

ارهط ابن اکال اجیبوا دعاءه	تفاقد تم لا تسلموا السید الکهلا

اے کہاو کے بیٹے کے لوگو۔ تم اوسکے پکار کو سنو تم نے اوسے کھو دیا ہے لیکن تمہین چاہیے کہ اوسے چھوڑو مت۔ وہ تمہارا بڑا سردار ہے

فان بنی عمرو لئام اذلة	لئن لم یفکوا عن اسیرهم الکبلا

اگر بنی عمرو نے اپنے اسیر کو قید سے آزاد نہ کرایا تو وہ بڑے ہی لئیم اور ذلیل سمجھے جائین گے۔

اس واسطے بنی عمرو بن عوف نبی صلعم کے پاس گئے۔ اور عمرو بن ابی سفیان کو آپ سے مانگا۔ اور سعد کے عوض اوسے دیکر ابوسفیان سے سعد کو چھڑا لیا۔

۱۷۶۔ ابوالعاص شوہر بی بی زینب بنت رسول اللہ اور اون کی گرفتاری و اسلام وغیرہ

انہین قیدیون مین ابوالعاص بن الربیع بن عبدالعزی بن عبد شمس بھی تھا۔ جو رسول اللہ کی بیٹی زینب کا شوہر تھا۔ اور مکہ کے لوگون مین بڑا مالدار اور بڑے اعتبار والا اور تاجر تھا۔

اوس کی ماں ہالہ بن خویلد بی بی خدیجہ زوجہ رسول اللہ کی بہن تھی - اوس نے رسول اللہ سے کہا کہ زینب میرے بیٹے کو دیدیجئے رسول اللہ نے اوس سے نکاح کر دیا - یہ واقعہ نزول وحی سے پیشتر کا ہے - جب آپ پر وحی آنے لگی تو بی بی زینب آپ پر ایمان لے آئین - اوس وقت رسول اللہ صلعم مکہ مین تھے اور ایسے مغلوب ہو رہے تھے کہ اون کے شوہر اور زوجہ مین تفریق نہ کرا سکے -

پھر جب قریش بدر کو آئے - تو ابو العاص بھی اون کے ساتھ آیا - اور اسیر ہو گیا اسکے بعد جب قریش نے اسیرون کے چھڑانے کے واسطے آدمی بھیجے - تو بی بی زینب نے بھی اپنے شوہر ابو العاص کا فدیہ بھیجا - اور فدیہ مین وہ قلادہ بھیجا جو بی بی خدیجہ نے انہین دیا تھا (قلادہ عورتون کے گلے کی حمیل ہوتی ہے) جب رسول اللہ نے اوس قلادہ کو دیکھا - تو آپ کو بہت ہی رقت آئی اور کہا اگر آپ لوگ چاہین تو اوس اسیر کو چھوڑ دین اور جو کچھ اوس نے بھیجا ہے وہ بھی اوسے واپس کر دین - لوگون نے آپ کے فرمانے کی تعمیل کی - اور اسیر کو چھوڑ دیا - اور قلادہ بھی واپس کر دیا -

مگر رسول اللہ صلعم نے اوس سے وعدہ لے لیا - کہ وہ زینب کو مدینہ بھیجدے - پھر ابو العاص مکہ چلا گیا - اور رسول اللہ نے زید بن حارثہ اپنے مولی کو اور ایک اور شخص کو انصار مین سے مکہ روانہ کیا - کہ بی بی زینب کے ساتھ مکہ سے آئین - جب ابو العاص مکہ آیا تو زینب سے نبی صلعم کے پاس جانے کے لیے کہدیا - اونہون نے چھپے چھپے سامان کیا - اور کنانہ بن الربیع ابو العاص کے بھائی نے اونہین اونٹ پر سوار کرایا - اور اپنی توس لی - اور عین دن کے وقت نکل کر روانہ ہوا -

جب قریش نے یہ حال سنا تو وہ بھی اونکے پکڑنے کو نکلے۔ اور ذی طوی مین اونہین آپکڑا بی بی زینب حاملہ تھین۔ جب وہ لوٹین تو خوف کے سبب اون کا حمل گر گیا۔ اس پر کنانہ نے تیر سنبھالے۔ پھر کہا جو کوئی پاس آئے گا اوسے مین مار ڈالونگا ابوسفیان اوس کے پاس آیا اور کہا کنانہ تو زینب کو لیکر علانیہ چلدیا۔ لوگ جب سنین گے تو کہین گے کہ قریش بڑے ضعیف اور ذلیل ہو گئے ہین۔ ہمین زینب کی گرفتاری کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ اس عورت کو لوٹا کر لے چل۔ تاکہ یہ مشہور ہو جائے کہ ہم نے اوسے لوٹا لیا۔ پھر تو اوسی رات کو لیکر نکل۔ اور زید بن حارثہ اور اوس کے ساتھی کو اوسے حوالہ کر دے۔ چنانچہ کنانہ نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ دونو اونہین رسول اللہ کے پاس لے آئے۔ اور وہ آپ کے پاس رہنے لگین۔

پھر جب فتح مکہ کے کچھ روز پیشتر ابو العاص مکہ سے شام کو چلا۔ اور اپنے اموال اور قریش کے مال اسباب لیکر تجارت کے واسطے گھر سے نکلا۔ تو لوٹتے وقت اوسے رسول اللہ کا ایک سریہ مل گیا۔ اور اوس کے پاس جو مال تھا وہ چھین لیا۔ اور وہ بھاگ کر بچ گیا۔

پھر جب رات ہوئی تو خفیہ طور پر مدینہ مین زینب کے پاس آیا۔ اور صبح کو جب رسول اللہ نماز کے واسطے باہر تشریف لائے تو تکبیر کہی۔ اور لوگون نے بھی تکبیر کہی۔ اسی مین بی بی زینب نے عورتون کی صف سے پکار کر کہا۔ کہ مین نے ابو العاص کو پناہ دی ہے نبی صلعم نے کہا مجھ کو مطلق اس کی خبر نہین ہے۔ لیکن مسلمانون مین یہ قاعدہ ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی بھی پناہ دینے کا حق رکھتا ہے اور زینب سے کہا کہ ابو العاص سے تو خلوت نہ کرنا۔ وہ تیرے لئے حلال نہین ہے۔ اور سریہ کے لوگون سے کہا کہ اگر تم چاہو تو جو کچھ تم کو غنیمت مین اوس سے ملا ہے اوسے واپس کر دو۔ اور اگر واپس

نہ کرو تو وہ ایسی چیز ہے کہ خدا نے تمہین دی ہے۔ اور تم اوسکے زیادہ حقدار ہو۔ اونہون نے کہا یارسول اللہ ہم اوسے واپس کردینگے پہر اوس کا سب مال ذرہ ذرہ اوسے واپس کردیا۔

پہر وہ مکہ کو چلا گیا۔ اور اوس کے پاس لوگون کا جو مال تھا وہ سب واپس کردیا۔ اور اوس نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور کہا کہ مین تو وہین مسلمان ہو جاتا۔ مگر مجھے اس کا خوف ہوا۔ کہ تم لوگ خیال کروگے کہ تمہارا مال کہانے کی خاطر مین نے ایسا کیا ہے۔

پہر وہ مکہ سے مدینہ چلا آیا۔ اور نبی صلعم نے اوس کی بی بی پہلے ہی نکاح سے اوسکو دیدی۔ اور بعض کہتے ہین کہ جدید نکاح کردیا تھا۔

۱۶۶۔ عمیر کا رسول اللہ کے قتل کو مدینہ آنا اور مسلمان ہو جانا۔

پہر بدر کی لڑائی کے بعد عمیر بن وہب الجمحی اور صفوان بن امیہ نے مشورہ کیا یہ عمیر بڑا شیطان تھا۔ اور نبی صلعم کو اور آپ کے اصحاب کو بہت ایذا دیا کرتا تھا۔ اس وقت وہب کا ایک بیٹا بہی قیدیون مین تھا صفوان نے کہا بدر مین جو لوگ مارے گئے بہلا اب اون کے بعد زندگی کا کیا مزہ رہا۔ عمیر نے کہا سچ ہے۔ مجھ پر اگر قرض نہ ہوتا اور بچون کے ضایع ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا۔ تو مین محمد کے پاس جاتا اور اوسے جاکر قتل کرڈالتا۔ صفوان نے کہا تیرا قرض مین دون گا اور تیرے بچون کو مین اپنے پاس اپنے بچون کے برابر رکہونگا۔ تو جا۔ اور محمد کو مار ڈال۔

اوس نے کہا اچھا اور مدینہ کو چلدیا۔ اور نبی صلعم کے پاس حاضر ہوا۔ نبی صلعم نے حضرت عمر کو حکم دیا کہ اوسے اندر بلالین حضرت عمر نے اوس کی تلوار کا پرتلہ پکڑ لیا۔ اور جو انصار آپ کے

ساتھ تھے اون سے کہا۔ کہ اسے رسول اللہ صلعم کے پاس لیجاؤ مگر اس خبیث کی احتیاط کرتے رہنا۔ جب رسول اللہ صلعم نے اوسے دیکھا۔ تو کہا عمر اسے چھوڑ دو۔ اور عمیر سے کہا آگے آؤ۔ کیون آیا ہے۔ عرض کیا۔ مین اوس قیدی کے واسطے آیا ہون۔ فرمایا کہ سچ سچ کہو۔ عمیر نے کہا ہان یہی بات ہے اور کچھ بات نہین ہے۔ تب آپ نے فرمایا۔ کہ تو اور صفوان فلان جگہہ بیٹھے تھے۔ اور وہان ایسی ایسی صلاح کی تھی۔ عمیر نے کہا بے شک اشہد انک رسول اللہ یہ بات سوا میرے اور صفوان کے کوئی نہین جانتا۔ الحمد للہ کہ اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت کی۔

پھر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ اپنے بھائی کو دین کی باتین بتاؤ۔ اور قرآن پڑھاؤ۔ اور اوسکا اسیر چھوڑ دو۔ وہ قیدی اوس کے حوالہ کر دیا گیا۔

پھر اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ مین مسلمانون کو بہت ہی ستایا کرتا تھا۔ مجھے آپ اجازت دیجئے کہ مین مکہ جاؤن اور اللہ کی طرف لوگون کو بلاؤن۔ اور کفار کو جا کر ستاؤن۔ جیسے مین آپ کے اصحاب کو ستایا کرتا تھا۔ رسول اللہ نے اوسے اجازت دی پھر عمیر مکہ آ کر وہان رہنے لگا۔ اور اسلام کی دعوت دینے لگا۔ اوس کے سبب سے بہت لوگ مسلمان ہو گئے۔ جو کوئی اوس کا کہنا نہین مانتا اوسے بہت ستاتا تھا۔

۱۷۸۔ اسیران بدر کی نسبت حضرت عمر کی رائے کے بموجب وحی کا نازل ہونا اور مسلمان مقتولون کی تعداد۔

ایک شخص مکرز بن حفص بن الاخیف تھا۔ وہ سہیل بن عمرو کا فدیہ لے کر آیا۔ قیدیون کے باب مین رسول اللہ صلعم حضرت ابوبکر عمر اور علی سے مشورہ لیا کرتے تھے ابوبکر نے کہا۔ کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے۔ مگر حضرت عمر نے کہا۔ کہ نہین قتل کرنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلعم نے قتل کرنا منظور کیا اس وقت یہ آیت اللہ تعالی

نے نازل فرمائی مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ
تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ لَوْلَا
كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؕ فَكُلُوْا مِمَّا
غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ؕ (نبی جب تک ملک مین کے کافرون کو نہ مار ڈالے اوس کے پاس قیدیون کی
بہتیر بہاڑ رہنا مناسب نہین ہے۔ مسلمانو تم تو مال ومتاع دنیوی کے خواہان ہو۔ اور اللہ تم کو آخرت
کی نعمتین دینا چاہتا ہے۔ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ اگر خدا کے یہان سے تمہارے
اس قصور کی معافی کا حکم تحریری پہلے سے نافذ نہ ہو چکا ہوتا۔ تو جو کچھ تم نے بدر کے قیدیون سے
اون کو چہوڑ دینے کے بدلہ مین لیا ہے۔ اس قصور کی سزا مین ضرور تم پر بڑا ہی عذاب نازل
ہوتا۔ اب تو خیر جو کچھ تم کو غنیمت سے ہاتھ لگا ہے۔ اوس کو حلال طیب سمجھ کر کھالو۔)

یہ قیدی تعداد مین ستر تہے۔ اسی عقوبت کے بدلہ احد کی لڑائی مین ستر مسلمان مارے
گئے۔ اور رباعیہ رسول اللہ صلعم یعنی آگے کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ اور آپ کے
سر کی کہوپری مین چوٹ آئی۔ اور خون بہ کر چہرہ مبارک تک آیا۔ اور آپ کے اصحاب
پسپا ہوئے۔ اوس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ

(کیا تم پر جب جنگ احد مین شکست کی مصیبت آن پڑی۔ حال آنکہ تم جنگ بدر مین اس سے دونی
مصیبت اپنے دشمنون پر ڈال چکے تہے۔ تو یہی تم کہنے لگے۔ کہ یہ آفت کہان سے آ گئی۔ اے پیغمبران
لوگون سے کہو کہ یہ آفت آئی تو تمہارے اپنے کئے سے آئی)

مسلمان جو بدر مین مارے گئے۔ اون کی کل تعداد چودہ تہی۔ چہ مہاجرین مین سے
تہے۔ اور آٹھ انصار مین سے۔

۱۷۹ - وہ لوگ جو لڑائی سے لوٹائے گئے اور وہ لوگ جو لڑائی میں نہ تھے اور غنیمت سے حصہ پایا اور لڑائی کے وقت رسول اللہ صلعم نے بعض آدمیون کو چہوٹا سمجھ کر لوٹا دیا تھا اون مین تھے عبد اللہ بن عمر رافع بن خدیج براء بن عازب زید بن ثابت اُسید بن حضیر اور آٹھ آدمی ایسے تھے جو لڑائی مین نہین گئے تھے مگر رسول اللہ صلعم نے مال غنیمت مین سے اون کو حصہ دیا۔ وہ یہ تھے۔ عثمان بن عفان جنہین رسول اللہ صلعم اون کی بی بی رقیہ بنت رسول اللہ کی تیمار داری کے سبب سے چھوڑ گئے تھے طلحہ بن عبید اللہ سعید بن زید ان دو لوگو رسول اللہ نے قافلہ کی خبر لانے کو بہیجا تھا۔ ابو لبابہ جسے مدینہ پر آپ نے خلیفہ کیا تہا عاصم بن عدی جسے عالیہ پر آپ مقرر کر گئے تھے۔ حارث بن حاطب جسے آپ نے بنی عمرو بن عوف کی طرف کسی ضرورت سے واپس بہیجا تھا۔ حارث بن الصمہ جس کا بازو ادہا مین ٹوٹ گیا تہا۔ خوات بن جبیر جس کی تلوار ذوالفقار کے نیچے کا کنارہ بدر مین ٹوٹ گیا تہا۔

یہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تہی۔ اور بعض نے بیان کیا ہے عاص بن منبہ کی تھی جسے حضرت علی نے قید مین قتل کیا تھا۔ اور اوسکی تلوار لے لی تہی۔ یہ تلوار نبی صلعم کو ملی تہی۔ مگر آپ نے بعد مین حضرت علی کو دیدی تہی۔

غزوہ بنی قینقاع

۱۸۰ - یہود کی عہد شکنی اور رسول کا اون پر محاصرہ اور گرفتاری کے بعد عبد اللہ کے کہنے سے اونکا چہوٹنا۔ جب رسول اللہ بدر سے لوٹ کر آئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ فتح نصیب کی۔ تو یہودی بہت جلے۔ اور حسد کرنے لگے۔ اور بغاوت پر کمر باندہی۔ اور جو عہد و مواثیق مسلمانون سے کئے تہے وہ توڑ دیئے۔ رسول اللہ صلعم

جس وقت مدینہ ہجرت کرکے تشریف لائے تھے تو آپ نے اون سے مصالحت کرلی
تھی۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ لوگ حسد کرتے ہین۔ تو آپ نے اونہین سوق بنی قنیقاع
مین بلایا۔ اور فرمایا۔ کہ دیکھو قریش کا کیا حال ہوا۔ تمہین اوس سے نصیحت لینا چاہیئے
اور چاہیئے کہ مسلمان ہو جاؤ تم جانتے ہو کہ مین نبی مرسل ہون۔ وہ بولے کہ محمد غرور نہ کرو
جن لوگون سے کہ تمہارا مقابلہ ہوا ہے۔ وہ لوگ فنون جنگ سے واقف نہ تھے۔ تم کو
موقع مل گیا۔

غرض کہ یہی یہودی ہین جنہون نے سب سے اول نبی صلعم سے عہد شکنی کی ہے اسی
زمانہ مین جب کہ یہ لوگ دشمنی اور کفر کی حرکتین کر رہے تھے ایک مسلمان عورت سوق بنی قنیقاع
مین آئی۔ اور ایک سنار کے پاس کچھ اپنے زیور کے واسطے گئی۔ وہان یہود کا ایک شخص
آیا۔ اور اوس کے درع کو پیٹھ تک کھول دیا۔ اوسے معلوم بھی نہ تھا۔ جب وہ کھڑی ہوئی
تو اوس کا سب ستر برہنہ ہو گیا۔ اور اوسے دیکھ کر وہ سب ہنس پڑے۔ ایک مسلمان
بھی وہان موجود تھا۔ اوسے یہ حرکت دیکھکر سخت ناگوار گزرا۔ اور یہودی کو مار ڈالا۔ اور
یہودیون نے رسول اللہ صلعم سے عہد توڑ دیا۔ اور اپنے حصنون مین جا چھپے۔

اس پر رسول اللہ صلعم نے اون پر چڑہائی کی۔ اور پندرہ روز تک اون کا محاصرہ کیا۔
آخر کار وہ آپ کے حکم پر بلا شرائط قلعون سے نکلے۔ اور اون کی مشکین باندہی گئین
رسول اللہ کو منظور تہا کہ اونہین قتل کر دین۔ یہ خزرج کے حلیف تھے۔ اس واسطے
عبد اللہ بن ابی بن سلول اٹھا۔ اور آپ سے اون کی سفارش کرنے لگا۔ رسول اللہ
نے اوس کی سفارش نہ سنی۔ اس پر عبد اللہ نے اپنا ہاتھہ آپ کے گریبان مین ڈالا۔ اس
سے رسول اللہ کے چہرہ پر غصہ کے آثار دکھائی دینے لگے۔ اور فرمایا۔ کہ کمبخت ہٹ جا

عبداللہ نے کہا نہیں مین جب تک نہین چھوڑون گا کہ آپ اون پر احسان نہ کرین - یہ موالی مین اور ان مین چار سو حاسر (زنگی بی) اور تین سو دارع (زرہ پوش) ہین - اور انہون نے مجھے احمر و اسود کے مقابلہ مین مدد دی ہے - واللہ مجھے شکستون کا خوف ہے آخر مجبوراً رسول اللہ نے کہا مین نے اونہین تجھے دیا - چھوڑ دو - لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَلَعَنَهُ مَعَهُمْ (یہ کلمہ غالباً رسول اللہ کا نہین - راوی کی طرف سے ہے - رسول اللہ کی عادات کے منافی ہے) کہ ایسے الفاظ کہین -

۱۸۱ - ان یہودیون کا اخراج شام کو اور اول عید اضحیٰ

مگر رسول اللہ صلعم اور مسلمانون نے اون کا سب مال و متاع لے لیا - اون کے پاس زمین نہین تھی - وہ سناری کا کام کرتے تھے - چونکہ رسول اللہ صلعم نے اون کے چھوڑنے کے ساتھ حکم دیا تھا کہ وہ یہان سے نکل جائین اس لیے وہ اپنے وطن سے نکل گئے - جس نے ان کو جا کر نکالا - اوسکا نام عبادہ بن الصامت الانصاری تھا - وہ اونہین ذباب تک لے گیا - پھر وہ شام کے ملک مین اذرعات کو چلے گیے - اور تھوڑی ہی مدت کے بعد ہلاک ہو گئے -

اس وقت رسول اللہ مدینہ پر ابو لبابہ کو خلیفہ کر گئے تھے - اور رسول اللہ کا لوا حمزہ کے پاس تھا - اور آپ نے غنیمت مسلمانون مین تقسیم کی تھی - اور اوس مین سے ایک خمس نکال لیا تھا - ایک قول کے بموجب یہی خمس سب سے اول لیا گیا ہے -

پھر رسول اللہ صلعم لوٹ کر مدینہ آئے - اور عید اضحیٰ کے روز شہر سے باہر عیدگاہ مین جا کر مسلمانون کے ساتھ نماز پڑھی - یہی عید اضحیٰ کی نماز ہے جو سب سے اول آپ نے پڑھی ہے - یہان دو بکریان آپ نے قربانی کی تھین - بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ایک ہی بکری تھی - یہی عید اضحیٰ ہے جو سب سے اول مسلمانون مین ہوئی ہے - اور رسول اللہ

کے ساتھہ اور بہی کتنے ہی مالداروں نے قربانی کی تہی۔

یہ غزوہ شوال مین بدر کے بعد ہوا ہے۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ صفر سنہ ۳ ہجری مین ہوا ہے ایک روایت مین یہ بہی آیا ہے کہ غزوۃ الکدر کے بعد یہ غزوہ ہوا ہے۔

غزوۃ الکُدر

۱۸۲۔ رسول اللہ کا چشمہ کُدر پر جانا اور بے لڑائی لوٹنا اور غالب کا سریہ۔

بن اسحق کہتا ہے۔ کہ یہ غزوہ شوال سنہ ۲ ہجری مین ہوا ہے۔ اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ محرم سنہ ۳ ہجری کا واقعہ ہے۔ نبی صلعم نے سنا تہا کہ بنی سلیم اپنے ایک چشمہ پر جس کا نام کدر تہا جمع ہوئے ہین۔ اس لیے رسول اللہ اوس چشمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مگر وہان کچھ لڑائی نہین ہوئی (دشمن وہان سے چلدے تہے) اسوقت لوا علی بن ابی طالب کے پاس تہا۔ اور مدینہ پر آپ ابن ام کلثوم کو خلیفہ کر گئے تہے۔ اور جب آپ لوٹ کر آئے ہین۔ تو آپ کے ساتھہ اونٹ اور اون کے چرواہے بہی تہے۔ (یہ اونٹ اور چرواہے لوٹ مین آپ کو ملے تہے۔ انہین مین ایک غلام یسار نام آپ کو ملا تہا جسے آپ نے آزاد کر دیا تہا۔) بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ آپ شوال کی دسوین تاریخ واپس آئے تہے۔

پہر آپ نے اپنی واپسی کے بعد غالب بن عبداللہ اللیثی کے ساتھہ بنی سلیم اور غطفان کی طرف ایک سریہ بہیجا۔ اونہون نے اونہین جا کر قتل کیا۔ اور اونکے اونٹ لوٹ لائے۔ اس وقت مسلمانون مین کے بہی تین آدمی شہید ہوئے تہے۔ اور شوال کے نصف مین لوٹ کر آئے تہے

غزوۃ السَّوِیق

۱۸۳۔ ابوسفیان کا مدینہ پر تاخت کرنا اور بہاگ جانا

جب بدر کے واقعہ کی خبر ابوسفیان نے سنی۔

تو اوس نے قسم کہائی کہ جب تک محمد پر غزانہ کرون گا تب تک جنابت سے اپنا سر نہ دہوؤنگا (یعنی عورتون سے مباشرت نہ کرون گا) اس واسطے وہ دو سَو سوار قریش کے لیکر نکلا۔ کہ اپنی قسم پوری کرے۔ اور رات مین مدینہ کو آیا۔ اور سلام بن مشکم نضیر کے سید سے ملا۔ اور اوس سے مسلمانون کے حالات معلوم کئے۔ پہر رات مین ہی نکل گیا۔ اور چند قریش کے آدمیون کو مدینہ بہیجا۔ وہ عریض کی وادی مین آئے جو مدینہ کے پاس ہے اور اوس کے خرماستان کو جلایا۔ اور وہان ایک انصار اور اوس کے حلیف کو قتل کیا۔ اس انصاری کا نام معبد بن عمرو تہا پہر یہ لوگ لوٹ گئے۔ اور ابوسفیان نے خیال کر لیا۔ کہ اوس کی قسم پوری ہوگئی۔

ادہر صریخ نے ابوسفیان کے آدمیون کو دیکہکر کوچ کیا اور فوراً مدینہ پہونچا۔ رسول اللہ صلعم اور آپ کے اصحاب بہی فوراً دشمنون کی تنبیہ کو روانہ ہوئے۔ مگر ابوسفیان نکل گیا۔ اور اون کے ہاتہ نہ آیا۔ ابوسفیان اور اوس کے رفقا نے یہ تدبیر کی کہ سویق (یعنی ستوون) کے تہیلے پہینکنا شروع کئے۔ جو اونہون نے اپنے کہانے کے لیے اپنے ساتہ رکہہ لیے تہے یہ ہی اون کا عام کہانا تہا۔ اور وہ اونہین بوجہ کم کرنے کے واسطے پہینکتے تہے اسی واسطے اس غزوہ کا نام غزوۃ السویق ہوگیا ہے۔

جب رسول اللہ صلعم اور مسلمان اس غزوہ سے لوٹے۔ تو چونکہ لڑائی نہین ہوئی تہی اس لیے مسلمانون کو شک گزرا کہ اس مین ہمین کچہہ ثواب جہاد کا نہین ہوگا۔ اونہون نے پوچہا یا رسول اللہ کیا ہمین اس غزوہ کا ثواب ملے گا یا نہین۔ آپ نے فرمایا ملے گا۔

ابوسفیان جب مکہ مین اپنا سامان روانگی کا کر رہا تہا تو اوس وقت اوس نے یہ اشعار کہے تہے

کرّوا علی یثرب وجمعہم	فان ما جمعوا لکم نفل

پہر یہ کہ اون مسلمانون کی جماعت پر حملہ کرو کیونکہ اون مین سے ہر ایک کے پاس مال غنیمت بہت جمع ہوگیا ہے۔

انْ يَكُ يَوْمُ القَلِيبِ كَانَ لَهُمْ ۔۔۔ فَإِنَّمَا بَعْدَ لَكُمْ دُوَلُ

اگر یوم القلیب (یعنی یوم بدر) مین اون کو غلبہ رہا تو رہا اوسکے بعد اب تمہاری باری آئی ہے۔

آلَيْتُ لَا أَقْرَبُ النِّسَاءَ وَلَا ۔۔۔ يَمَسُّ رَأْسِي وَجِلْدِيَ الغُسْلُ

مین نے قسم کہائی ہے کہ اوس وقت تک نہ تو عورتون سے قربت کرون گا اور نہ اپنے سر اور بدن کو دہوون گا۔

حَتَّى تُبِيرُوا قَبَائِلَ الأَوْسِ وَالخَزْرَجِ إِنَّ الفُؤَادَ يَشْتَعِلُ

جب تک کہ اوس اور خزرج کے قبائل کو تم ہلاک نہ کر ڈالو گے جسکو دیکھہ دیکھہ کر دل مشتعل ہو رہا ہے۔

اس کا جواب کعب بن مالک نے اس طرح دیا تھا۔

يَا لَهْفَ أُمِّ المُسَبِّحِ عَلَى ۔۔۔ جَيْشِ ابْنِ حَرْبٍ بِالحَرَّةِ الفَشِلِ

ابن حرب کے لشکر کی باعث جو سست اور کاہل حرہ مین پڑا ہوا تھا اونکی ماں پر افسوس ہے جو اپنے وطن سے دور دراز فاصلہ پر تہی (حرہ بہتریلی جلی ہوئی زمین کو کہتے ہین جیسے مدینہ)

إِذْ يَطْرَحُونَ الرِّحَالَ مِنْ شِيَمِ الطَّيْرِ ۔۔۔ وَيَرْقَى فِي نَقْفَةِ الجَبَلِ

اس سبب سے کہ اوسکی لشکر کی لوگ پرندونکی عادات کی موافق سامان سفر کو پہینکتے اور ابن حرب اونٹ کی پیٹ پر جانے کیلئے اوپر چڑہتا تھا)

جَاءُوا بِجَمْعٍ لَوْ قِيسَ مَبْرَكُهُ ۔۔۔ مَا كَانَ إِلَّا كَمَفْحَصِ الدُّؤَلِ

وہ ایسی جماعت کو ساتھہ لیکر آئے تہے کہ اگر اوسکی قیام گاہ کو قیاس کیا جاے تو بنولہ دکے سے ایک جانور) کی سوراخ سے کچھہ بڑہکر نہ تہا

عَارٍ مِنَ النَّصْرِ وَالثَّرَاءِ وَمِنْ ۔۔۔ أَبْطَالِ أَهْلِ البَطْحَاءِ وَالأَسَلِ

کیونکہ وہ نصرت اور مال و دولت اور اہل بطحاء کے دلاورون اور نیزون سے بالکل خالی تھا۔

۱۸۴ - عثمان بن مظعون کی موت اور حسن بن علی کی پیدائش -

اسی سال ذی الحجہ کے مہینے مین عثمان بن مظعون مرگیا اور بقیع مین دفن ہوا اور رسول اللہ صلعم نے اوسکی قبر پر علامت کے واسطے ایک پتہر رکہا کہتے ہین کہ حسن بن علی بہی اسی سال پیدا ہوئے تھے۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے اسی سال ہجرت سے بائیسوین مہینے کے شروع مین خلوت کی تہی اگر یہ قول صحیح ہو تو اول قول یقیناً باطل ہوگا۔

سنہ ۳ ہجری

۱۸۵ - بنی ثعلبہ پر ذی القصہ تک اور بنی سلیم پر

محرم سنہ ۳ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے سنا

نجران تک آپ کی چڑھائی۔ | کہ بنی ثعلبہ بن سعد بن ذبیان اور بنی محارب بن حفص اکٹھے ہوئے ہین۔ کہ مسلمانون کو کچھہ نقصان پہونچائین اس واسطے آپ نے ساڑھے چار سو آدمی لیے اور اون کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ذی القصہ مین پہونچے تو ثعلبہ کا ایک شخص ملا رسول اللہ نے اوسے اسلام کی دعوت کی وہ مسلمان ہوگیا۔ اور کہا کہ مشرکین کو آپ کے آنے کی خبر مل گئی ہے۔ وہ پہاڑون کی چوٹیون پر جا چھپے ہین۔ اس لیے رسول اللہ لوٹ آئے اور کوئی لڑائی نہین ہوئی۔ اس غزوہ مین آپ بارہ روز باہر رہے۔

اور اسی سال کے ماہ جمادی الاولی مین آپ بنی سلیم پر نجران مین گئے۔ اس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ بنی سلیم نجران مین فرع کے نواحی مین جمع ہوئے تھے۔ جب یہ خبر رسول اللہ کو پہونچی۔ تو آپ تین سو آدمی لیکر اون کی طرف گئے۔ اور جب نجران مین پہونچے تو معلوم ہوا۔ کہ وہ متفرق و پراگندہ ہوگئے ہین۔ اس لیے آپ لوٹ آئے۔ اور لڑائی نہین ہوئی اس غزوہ مین دس روز آپ باہر رہے۔ اور مدینہ پر ابن ام مکتوم کو آپ خلیفہ کر گئے تھے۔

کعب ابن الاشرف یہودی کا قتل

۱۸۶۔ کعب بن الاشرف کی عداوت مسلمانون سے اور اوس کے قتل کے لیے قبیلہ اوس کے مسلمانون کا جانا۔ | اسی سنہ مین کعب بن الاشرف مارا گیا۔ وہ قبیلہ طی کے بنی بنہان مین سے تھا اوس کی مان بنی النضیر سے تھی۔ اوسے قریش کا بدر کے مقام پر قتل بہت برا معلوم ہوا تھا اس واسطے وہ مکہ کو گیا۔ اور رسول اللہ کے برخلاف مکہ والون کو بھڑکایا اور اصحاب بدر پر رو دیا۔ اوس کا دستور تھا کہ مسلمان عورتون کی نسبت غزلین کہا کرتا اور اس طرح اون کو ستایا کرتا تھا۔ جب وہ مدینہ کو لوٹ کر آیا تو رسول اللہ صلعم

نے فرمایا ایسا کوئی ہے کہ ابن الاشرف کا کام جا کر تمام کردے۔ محمد بن مسلمہ الانصاری نے
کہا یا رسول اللہ مین یہ کام کرون گا۔ اور اوسے قتل کرڈالون گا رسول اللہ نے کہا کہ اگر
تجھ سے ہوسکتا ہے تو تو ہیا اور اوسے مار ڈال۔ محمد نے کہا۔ یا رسول اللہ اس امر کی
تدبیر کرنے مین ہمین کچھ بیجا بات آپ کی نسبت کہنا پڑے تو اوس کا ہمین گناہ ہوگا۔
آپ نے فرمایا۔ کہ کہو جو تمہین مناسب معلوم ہو۔ تم کو اوس کی اجازت ہے کچھ گناہ نہین
تب محمد بن مسلمہ سلکان بن سلامہ بن وقش جس کی کنیت ابو نائلہ تھی حارث بن
اوس بن معاذ جو کعب کا رضاعی بھائی تھا عباد بن بشر اور ابو عبس بن جُبیر لکٹے ہوئے۔
اور ابو نائلہ کو ابن الاشرف کے پاس آگے بھیجا۔ اوس نے جا کر اوس سے گفتگو چھیڑی
پھر ابن الاشرف سے کہا مین تیرے پاس ایک ضروری کام کو آیا ہون۔ اگر تو کسی سے
نہ کہے تو مین اوسے تجھ سے کہون۔ کہا اچھا مین کسی سے نہ کہون گا۔ ابو نائلہ نے کہا
کہ اوس شخص کا (یعنی محمد صلعم کا) آنا عربون کے لیے بڑا منحوس ہے۔ اوس نے ایسے
کام کئے ہین کہ جس سے ہمارے چارون طرف کے راستے چلنے پھرنے کے بند ہوگئے
ہین۔ کھانے پینے کے واسطے کہین سے سامان نہین آتا۔ ہمارے اہل وعیال تباہ
ہورہے ہین۔ اور جانور بھی کھانے پینے کی سختی مین مبتلا ہین۔ کعب نے کہا۔ یہ تو مین نے
تجھ سے پہلے ہی کہا تھا۔ ابو نائلہ نے کہا۔ مین چاہتا ہون کہ تو ہمین کچھ غلہ مول دے
اور ہم تیرے پاس کوئی چیز رہن رکھدین گے۔ اور اوس کے ادا کرنے کا مضبوط قول قرار
کرین گے اس مین تیری مہربانی ہوگی۔ کعب نے کہا اچھا اپنے بچے میرے پاس رہن رکھدے!
ابو نائلہ نے کہا اس سے تو تو یہ چاہتا ہے کہ ہم کو فضیحت کرڈالے۔ میرے ساتھ اور بھی
آدمی ہین۔ وہ بھی مول لینا چاہتے ہین۔ آپ مہربانی کیجئے۔ اور ایک حلقہ (ہتھیار) اپنے

پاس رہن رکھہ لیجئے - وہ مال کی کفالت کے لیئے کافی ہوگا - ابونائلہ نے حلقۃ کا ذکر جسکے معنی سلاح اور ہتیار کے ہین اس لیئے کیا تہا کہ ابن اشرف ہتیارون کو دیکھہ کر کچھہ اندیشہ نہ کرے - اور جب ابونائلہ کے ہمراہیون کے پاس ہتیار ہون تو اونہین دیکھکر بُرا نہ مانے ابن الاشرف نے کہا - اچھا ہتیار ہی رکھدو وہ ہی کافی ہین -

۱۸۷- مسلمانون کا کعب کو قتل کرنا اور رسول اللہ کا یہود کو قتل کا حکم اور محیصہ و حویصہ

پھر ابونائلہ اپنے اصحاب کے پاس لوٹ آیا - اور اونہین سب حال سے اطلاع دی پھر اونہون نے ہتیار لیئے - اور ابن الاشرف کی طرف روانہ ہوئے رسول اللہ صلعم بقیع الغرقد تک اون کے ساتھہ گئے - اور اون کے حق مین دعا فرمائی - جب یہ لوگ کعب کے حصن تک پہونچے تو جاکر ابونائلہ نے اوسے آواز دی - کعب نے اوسی زمانے مین نئی دلہن سے بیاہ کیا تہا - وہ گہر سے نکل کر ابونائلہ کے پاس آیا - اور ان لوگون نے اُس سے ایک ساعت باتین کین - پھر ابن الاشرف شعب العجوز کی طرف چلا - یہ بہی ساتھہ ساتھہ چلے - اسی مین ابونائلہ نے کعب کے سر کو ہاتھ لگایا - اور اوسے سونگہا - اور کہا کہ جیسی آج مین نے خوشبو سونگہی ہے ایسی کبہی نہین سونگہی - پہر وہ اور آگے بڑہا - اور پھر ابونائلہ نے ایسے ہی کیا کہ جس سے کعب کو اطمینان ہوگیا - پہر تہوڑی دور اور آگے بڑہا - کہ یکایک ابونائلہ نے پیچھے سے اوس کے سر کے بال پکڑ لیئے - پہر کہا اس اللہ کے دشمن کو مارو - اونہون نے تلوارون کے وار اوس پر کیئے - اور اوس کا کام تمام کردیا - محمد بن سلمہ کہتا ہے کہ مجھے اپنی مغول یعنی گپتی یاد آئی - جو میری تلوار مین تہی - اوسے مین نے لیا - اوس عدو اللہ نے ایسی چیخ ماری تہی - کہ گرد اگرد کا کوئی حصن ایسا نہ رہا تھا جہان آگ نہ جلائی گئی ہو - وہ کہتا ہے کہ مین نے اپنی گپتی کو اوس کی ناف پر رکہا - اور ایسے زور سے پیٹ مین گہسیڑا کہ پیڑو کے

نیچے تک گھس گئی۔جس سے وہ دشمن خدا گر گیا۔

اسی مارو ہاڑمین ہماری ہی کوئی تلوار حارث بن اوس بن معاذ کے بھی لگ گئی۔ اور وہ زخمی ہو گیا۔ وہ کہتا ہے کہ پھر ہم بعاث کی طرف نکلے۔ مگر حارث پیچھے رہ گیا۔ اس لیے ہم نے وہان کچھ توقف کیا خون کے نکلنے سے وہ کمزور ہو گیا تھا۔ پھر جب وہ ہمارے پاس آگیا تو ہم نے اوٹھا لیا۔ اور اوسے نبی صلعم کے پاس لے کر آئے۔ اور اوس دشمن خدا کے قتل کا حال سنایا رسول اللہ نے حارث کے زخم پر لب لگا دیا۔ پھر ہم سب اپنے اپنے گھرون کو چلے گیے۔ پھر جب صبح کو ہم نکلے تو معلوم ہوا کہ کوئی یہودی ایسا نہین ہے کہ جسے اپنی جان کا اندیشہ نہ ہو گیا ہو۔

پھر وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ جس یہود کے مرد کو تم پاؤ اور قابو ہو تو اوسے قتل کر ڈالو۔ یہ سنکر محیصہ بن مسعود نے ابن سنینۃ یہودی کو پکڑا جو یہود کے بڑے تاجرون مین سے تہا۔ اور اُسے مار ڈالا۔ اوس سے وہ سودا مول لیا کرتا تھا محیصہ کے بھائی حویصہ نے جو مشرک تہا کہا۔ کہ اے عدو اللہ تو نے اوسے مار ڈالا۔ اب تک تو اوسکی دی ہوئی چیزین تیرے پیٹ مین ہضم بھی نہین ہوئی ہین۔ محیصہ نے کہا کہ اوس کے مارنے کے واسطے مجھے اوس شخص نے حکم دیا تھا کہ اگر وہ مجھے تیرے مار ڈالنے کے لیے حکم دے تو مین تجھے بھی مار ڈالون گا۔ اوس نے کہا اگر یہی بات ہے تو حویصہ بھی مسلمان ہو جائے گا۔ پھر کہا کہ تیرا دین تجھ پر ایسا غالب ہوا ہے کہ مجھے دیکھکر تعجب معلوم ہوتا ہے۔ پھر وہ بھی مسلمان ہو گیا۔

اسی سنہ مین حضرت عثمان بن عفان کا ام کلثوم بنت نبی صلعم سے نکاح ہوا۔ اس کے بعد جمادی الاخریٰ مین میان بی بی	۱۸۸۔ عثمان کا نکاح ام کلثوم سے سائب کی پیدایش اور غزوہ انمار۔

ہم بستر ہوئے۔

اسی سنہ مین سائب بن زید بخیر کی بہن کا بیٹا پیدا ہوا۔

اور واقدی نے بیان کیا ہے۔ کہ اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم غزوہ انمار کو جسے دوم بھی کہتے ہین تشریف لے گئے تھے۔ اس کی نسبت ابن اسحق کے قول کا ذکر تو ہم اوپر کر چکے ہین

۱۸۹۔ زید بن حارثہ کا اول امیر ہو کر جانا اور قردہ مین قریش کو لوٹنا۔

اسی سنہ مین غزوہ القردہ ہوا ہے۔ جسمین امیر زید بن حارثہ تھے۔ یہ اول سریہ ہے جس مین زید امیر ہو کر نکلے ہین۔ اس کا قصہ اس طرح ہے کہ بدر کے بعد قریش کو اوس راستہ سے خوف ہو گیا۔ جس سے وہ شام کو جایا کرتے تھے۔ اسواسطے اونہون نے عراق کا راستہ اختیار کر لیا تھا اس وقت اون کے کچھ لوگ جن مین صفوان بن امیہ اور ابو سفیان بھی تھے نکلے۔ ان کی بڑی تجارت چاندی کی تھی۔ اور اون کا دلیل فرات بن حبان بن بکر بن وائل تھا۔ رسول اللہ صلعم نے زید کو بھیجا۔ اور اونہون نے جا کر اونہین ایک چشمہ پر لیا جس کا نام قردہ تھا۔ اور اون کے قافلہ کا مال واسباب سب لوٹ لیا۔ مگر آدمی ہاتھ نہ آئے۔ پھر زید یہ مال غنیمت رسول اللہ کے پاس لائے۔ جو پچیس ہزار کا مال تھا۔ آپ نے اوس کے چار پانچوین حصہ مساوی تقسیم کر دئے۔ زید فرات بن حبان کو بھی قید کر لائے تھے۔ رسول اللہ صلعم نے اوسے چھوڑ دیا۔

قردہ نجد مین ایک چشمہ ہے۔ علما کا اوس کے تلفظ مین اختلاف ہے۔ کوئی تو اوسے قردہ بفائے مفتوحہ وراے ساکن بتاتے ہین۔ اسی مین زید الخیل کا انتقال ہوا ہے جسکا ذکر آیندہ آتا ہے۔ اور ابن الفرات نے اوسے کئی جگہہ قردہ بالقاف لکھا ہے ابن اسحق کہتا ہے کہ رسول اللہ نے زید بن حارثہ کو قردہ کی طرف بھیجا۔ جو نجد کے چشمون مین سے ایک چشمہ ہے۔ ابن الفرات نے اسے بھی بفتح فا و را لکھا ہے۔ اگر یہ دو نو جدا جدا مقام

ہون تو تو خیر - ورنہ ابن الفرات نے ضرور ایک جگہ غلطی کی ہوگی -

ابو رافع یہودی کا قتل

۱۵۰ - رسول اللہ کے اذن سے قبیلہ خزرج نے اوس میں کا ابو رافع کو جاکر قتل کرنا -

اسی سنہ کے مہینے جمادی الاخری مین ابو رافع سلام بن ابی الحقیق مارا گیا یہ رسول اللہ کے برخلاف کعب بن الاشرف کی مدد کیا کرتا تھا - جب کعب بن الاشرف مارا گیا جسے اوس کے لوگون نے مارا تھا تو خزرج نے کہا واللہ رسول اللہ کے سامنے اوس تو ہم سے بڑہ کر رہنا نہ چاہئیے ہین - یہ دونو قبیلہ دو سانڈ کی طرح جست کیا کرتے تھے - دیعنی اگر ایک کوئی کام کرتا تو دوسرا بھی اوس کی حرص سے کرتا تھا)

غرض خزرج نے آپس مین پوچھا - کہ رسول اللہ کا کون ایسا اور دشمن ہے جو ابن الاشرف کی طرح آپ سے دشمنی کرتا ہو - کسی نے کہا ابن الحقیق ہے جو خیبر مین رہا کرتا تھا - خزرج نے رسول اللہ صلعم سے اوس کے قتل کی اجازت مانگی - آپ نے اذن دیدیا - اس لئے خزرج مین سے عبد اللہ بن عتیک مسعود بن سنان عبد اللہ بن انیس ابو قتادہ اور خزاعی بن الاسود جو اون کا حلیف تھا نکلے - اور رسول اللہ نے اون پر عبد اللہ بن عتیک کو امیر بنایا - یہ روانہ ہوئے - اور خیبر مین پہونچے - اور ابو رافع کے مکان پر راتمین گئے اور جو دروازہ اوس کے گھر کا پایا اندر گھستے بند کرتے گئے - کوئی بھی کھلا نہ چھوڑا -

ابو رافع اوپر بالاخانہ پر رہا کرتا تھا - وہان کھٹکھٹایا - اندر سے اوس کی عورت نکلی اور پوچھا کہ تم کون ہو - کہا ہم لوگ عرب ہین اور کچھ غلہ خرید نا چاہتے ہین - عورت نے کہا - ابو رافع یہان ہے اوس کے پاس جاؤ - ہم اوس کے پاس گئے اور بالاخانہ کا دروازہ بھی بند کر دیا

دیکھین تو وہ فرش پر بیٹھا ہے۔ اونہون نے اوس کے قتل کے لیے اوس پر حملہ کیا۔ عورت چلائی۔ ایک شخص نے اونمین سے چاہا کہ اوسے مار ڈالے۔ مگر جب اوسے یاد ہوا۔ کہ رسول اللہ صلعم نے عورتون اور بچون کے قتل سے منع کیا ہے۔ تو وہ رک گیے اور ابورافع کے تلوارین مارین عبد اللہ بن انیس نے اپنی تلوار اوس کے پیٹ مین گسیڑ دی اور پار نکالدی۔ پہر وہ اوسکے پاس سے باہر نکل آئے۔ عبد اللہ بن عتیک کی نظر مین کچھ فرق تھا وہ زینہ پر سے گر پڑا۔ اور پیر مین سخت چوٹ آگئی۔ صرف ہڈی ٹوٹنے سے بچ گئی۔ اس واسطے اوسکے ہمراہیون نے اوسے اٹھالیا اور لیجاکر کسی طرف چھپ گئے۔ یہودیون نے اونہین ہر طرف ڈہونڈہا لیکن جب وہ نہ ملے تو ابورافع کے پاس لوٹ گئے۔

پہر مسلمانون نے کہا۔ کہ بہلا یہ کیونکر معلوم ہو۔ کہ ابورافع مر ہی گیا ہے۔ اس پر ایک اون مین سے لوٹا۔ اور لوگون مین ملکر ابورافع کے پاس پہونچا جس کے گرد لوگ جمع تھے۔ اور ابورافع کہہ رہا تھا۔ مین نے ابن عتیک کی آواز پہچانی ہے۔ پہر وہ جانے والا شخص کہتا ہے مین نے کہا ابن عتیک کہان ہے۔ اتنے مین اوس کی عورت چلائی۔ اور کہنے لگی وہ تو مر ہی گیا۔ وہ کہتا ہے کہ یہ آواز مجھے ایسی خوش معلوم ہوئی۔ کہ ایسی کبھی نہین سنی تھی پہر وہ اپنے ساتھیون کی طرف چلا آیا۔ اور اونہین سب حال سنایا۔ اسی مین ناعی کی آواز آئی کہ ابورافع تاجر اہل الحجاز مر گیا۔

پہر یہ لوگ وہان سے چلے۔ اور رسول اللہ صلعم کے پاس آئے۔ آپس مین اس پر جھگڑا ہوا۔ کہ کس نے اوسے قتل کیا ہے رسول اللہ نے اون سے کہا کہ اپنی اپنی تلوارین لاؤ جب تلوارین آئین تو اونہین آپ نے بغور دیکھا۔ اور عبد اللہ بن انیس کی تلوار کو دیکھکر کہا کہ اس تلوار سے وہ مارا گیا ہے۔ اسمین طعام کا اثر دکھائی دیتا ہے۔

۱۹۱- ابو رافع کے قتل کی دوسری روایت | ایک روایت اوس کے قتل کی اس طرح بھی بیان
کی جاتی ہے کہ رسول اللہ نے کچھ انصار کے آدمیون کو ابو رافع یہودی کے قتل کو بھیجا تھا
جو حجاز کی سرزمین مین رہتا تھا- اور اون پر عبداللہ بن عتیک کو امیر مقرر کیا تھا ابو رافع
رسول اللہ صلعم کو ایذا دیا کرتا تھا- جب یہ لوگ وہان پہونچے- تو آفتاب غروب ہو گیا تھا
اور لوگ اپنے اپنے گھرون مین چلے گئے تھے- عبداللہ بن عتیک نے اپنے اصحاب
سے کہا کہ یہین ٹھیرے رہو- مین جاتا ہون- اور دروازہ والون کی خوشامد کرتا ہون-
شاید وہ دروازہ کھول دین- اور مین اندر چلا جاؤن- پھر وہ گیا- اور دروازہ کے قریب پہونچا
اور وہان کپڑا اوڑھ کر بیٹھ گیا گویا قضای حاجت کے لیے بیٹھا ہے- دربان نے آواز
دی کون ہے اگر آنا چاہتا ہے تو آ مین دروازہ بند کرتا ہون-

عبداللہ اندر چلا گیا- اور اوس نے دروازہ بند کر لیا- اور کنجیان ایک کھونٹی پر لٹکا دین
وہ کہتا ہے کہ پھر مین اُٹھا اور کنجیون کو لے لیا- اور اون سے وہ دروازہ کھولا-

ابو رافع کا قاعدہ تھا کہ رات کو بالاخانون پر قصہ کہانیان سنا کرتا تھا- اور جب سونے
کو جاتا تو قصہ گو اوس کے پاس سے چلے آیا کرتے تھے- مین اوس پر چڑہا- اور جب کسی
دروازہ مین گیا اوسے مین نے اندر سے بند کر لیا- مین نے کہا کہ اگر وہ مجھے پہچان جائین گے
تو میرے پاس اوس وقت تک نہین آسکین گے کہ مین ابو رافع کو مار نہ ڈالون-

وہ کہتا ہے کہ آخر کار مین اوس کے پاس پہونچا- دیکھتا کیا ہون وہ تو ایک بڑے اندھیرے
مکان مین ہے- اور اوس کے نیچے چارون طرف اوس کے گرد ہین مجھے یہ بھی نہین معلوم
ہوتا کہ وہ کدھر ہے- مین نے کہا ابو رافع- کہا تو کون ہے- اسی مین جہان آواز آئی تھی
مین نے اوس پر جا کر تلوار چلائی- وہ بولا کہ گھر مین کوئی شخص ہے اوس نے میرے تلوار ماری

وہ کہتا ہے کہ مین نے تلوار ماری اور پھر مین نے اوسے زخمی کر دیا۔ مگر ابھی وہ قتل نہین ہوا تھا۔ اس لیے مین نے تلوار کی نوک اوس کے پیٹ پر رکھی اور گھسیٹ کر اوس کے پیٹ کے پار کر دی جس سے مین جان گیا کہ اوس کا کام اب تمام ہو گیا۔

پھر مین نے دروازہ کھولنا شروع کیے۔ اور نکلتے نکلتے زینہ تک پہونچا۔ وہان مجھے خیال ہوا۔ کہ مین زینہ تک پہونچ گیا ہون مگر مین نے پانون جو رکھا تو مین گر گیا۔ چاندنی رات تھی میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ اوسے مین نے عمامہ سے باندہ لیا اور دروازہ کے پاس بیٹھ گیا اور دل مین کہا کہ اوس وقت تک یہان سے نہ جاؤن گا۔ جب تک کہ مجھے یقین نہ ہو جائے کہ وہ مر گیا ہے۔ جب صبح کے وقت مرغ نے بانگ دی۔ تو ناعی اٹھا۔ اور کہا ابو رافع تاجر اہل حجاز مر گیا۔

اوس وقت مین اپنے اصحاب کی طرف گیا۔ اور کہا کہ اب اپنی نجات کی فکر کرو۔ اللہ تعالی نے تو ابو رافع کو قتل کرا دیا۔ پھر مین نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور سارا حال آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنا پانون پھیلا۔ مین نے پھیلایا۔ تو آپ نے اوس کا مسح کیا جس سے مین ایسا اچھا ہو گیا۔ کہ گویا مجھے کچھ دکھ ہی نہ تھا۔

بعض لوگون نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ ابو رافع ذی الحجہ ۴ھ مین مارا گیا ہے۔ واللہ اعلم

۱۹۲- رسول اللہ کا نکاح بی بی حفصہ بنت عمر بن الخطاب سے۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے بی بی حفصہ بنت عمر بن الخطاب سے۔ ماہ شعبان مین نکاح کیا۔ جو پہلے خُنَیس ابن حذافۃ السہمی کی بی بی تھین۔ وہ اسی سال مر گیا تھا۔

غزوہ احد

۱۹۳- قریش کا بدر کے انتقام کے لیے جمع ہونا

اسی سنہ کے ماہ شوال کی ۷ تاریخ اور ایک روایت

ہونا اور عورتون کو ساتھ لیکر نکلنا۔ ہے کہ ۱۵ تاریخ کو غزوہ احد کا واقعہ ہوا۔ اور اس کی وجہ بدر کی لڑائی تھی۔ کیونکہ جب مشرکین مین وہ لوگ مارے گئے جن کا اوپر ذکر ہوا تو عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ وغیرہ جن جن کے آبا اور اپنا اور بہائی وغیرہ مارے گئے تھے اوٹھے اور ابوسفیان سے اور اون لوگون سے جن کا اس قافلہ مین تجارتی مال واسباب تھا جاکر کہا۔ کہ یہ جو تمہارے پاس مال ہے اس سے ہمین محمد کے مقابلہ مین مدد دو۔ تاکہ اوس سے ہم اپنا انتقام لے لین۔ اون سب نے اسے منظور کیا۔ اور لوگ لڑائی کے لیے تیار ہوئے۔ اور چار شخصون عمرو بن العاص ہبیرہ بن ابی وہب ابن الزبعری اور ابوعزۃ الجمحی کو چارون طرف بہیجا کہ وہ تمام عربون سے مدد مانگین۔ وہ لوگ گیے اور ثقیف اور کنانہ کے بہت آدمی جمع کیے۔ اور قریش نے بہی اپنے احابیش کو اور جو قبائل کنانہ اور تہامہ کے اون کے مطیع تھے اونہین جمع کیا۔

اور جبیر بن مطعم نے اپنے غلام وحشی بن حرب کو بلایا۔ جو حبشی تہا۔ اور ایسا حربہ مارتا تہا کہ بہت ہی کم خطا کرتا تہا۔ اور کہا کہ تو بہی لوگون کے ساتھ چل۔ اگر تو نے محمد کے چچا کو میرے چچا طعیمہ بن عدی کے بدلے قتل کر دیا تو تجھے مین آزاد کر دون گا۔

جب یہ قریش چلے تو اونہون نے اپنی بیبیون کو بہی ساتھ لیا۔ تاکہ لوگ بہاگین نہین ابوسفیان ان کا سپہ سالار تھا اوس نے بھی اپنی بی بی ہند بنت عتبہ کو ساتھ لیا۔ اور اور رئیس بہی قریش کے تہے۔ اونہون نے بہی اپنی عورتون کو ساتھ لیا تھا عکرمہ بن ابی جہل نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث بن ہشام کو اور حارث بن المغیرہ نے فاطمہ بنت الولید بن المغیرہ ہمشیرہ خالد کو ساتھ لیا تھا۔ اور صفوان بن امیہ نے بریرہ یا برزہ بنت مسعود الثقفیہ ہمشیرہ

عروۃ بن مسعود کو جو اوس کے بیٹے عبد اللہ بن صفوان کی ماں تھی ساتھ لیا تھا۔ اور عمرو بن العاص نے ریطہ بنت منبہ بن الحجاج کو جو اوس کے بیٹے عبد اللہ بن عمرو کی ماں تھی اور طلحہ بن ابی طلحہ نے سلافہ بنت سعد کو جو اوس کے بیٹوں مسافع اور جلاس اور کلاب وغیرہ کی ماں تھی ساتھ لیا تھا۔ ان عورتوں کے پاس دف تھے اونہیں بجا بجا کر وہ مقتولین بدر پر روتین اور مشرکین کو اوس کے لیے لڑائی کے لیے برانگیختہ کرتی تھین۔

۱۹۴۔ ابو عامر انصاری کا مکہ والون سے جا ملنا اور قریش کا مدینہ آنا۔

اور مشرکین کے ساتھ ابو عامر الراہب الانصاری بھی تھا۔ رسول اللہ کو چھوڑ کر مکہ کو چلا گیا تھا۔ اور اوس کے پچاس غلام اور ایک روایت مین ہے کہ پندرہ غلام بھی لے گیا تھا۔ اور قریش سے کہتا تھا کہ جب محمد سے مقابلہ ہو گا تو اوس کے دو آدمی بھی ایسے نہ نکلین گے جو محمد کو چھوڑ کر اوس کے پاس نہ چلے آئین جب فریقین کا اُحد مین مقابلہ ہوا تو سب سے اول ابو عامر احابیش اور اہل مکہ کے غلامون کو لے کر نکلا۔ اور پکار کر کہا اے معشر اوس مین ابو عامر ہون۔ ادہر سے انصار نے جواب دیا۔ اے فاسق خدا تجھے غارت کرے۔ اس پر وہ قریش سے بولا۔ کہ میرے پیچھے میری قوم کے خیالات بگڑ گئے۔ پھر وہ اون سے خوب شدت کے ساتھ لڑا۔ یہان تک کہ تیر مارنے مین کوتاہی نہ کی۔ اور ہند کی یہ کیفیت تھی کہ جب وہ وحشی کی طرف ہو کر گزرتی یا وحشی اوسکی طرف ہو کر گزرتا۔ تو کہتی ابو دسمہ جو اوسکی کنیت تھی۔ کہ کسی طرح میرا دل بھی ٹھنڈا کر اور اپنا دل بھی ٹھنڈا کر۔

پھر قریش آئے اور عینین کے مقام پر ایک پہاڑ کے قریب اُترے۔ یہان قناۃ کے قریب شور زمین مین وادی کے اوس کنارہ پر اونہون نے قیام کیا جو مدینہ کے قریب ہے۔

۱۹۵۔ حمزہ وغیرہ کی رائے کے بموجب اکراہ

جب رسول اللہ صلعم نے اور مسلمانون نے

سنا کہ قریش مدینہ آئے تو رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ مین نے	کے ساتھ رسول اللہ کا مدینہ سے نکلنا

خواب مین ایک گاے دیکھی ہے۔ اوس کی تاویل تو میرے نزدیک اچھی ہے۔ اور
مین نے دیکھا ہے کہ میری تلوار کی دہار گر گئی ہے۔ اور مین نے ایک اچھی زرہ پہنی ہے
سو وہ مدینہ ہے۔ اگر تم چاہو تو مدینہ مین ہی رہو۔ باہر مت جاؤ۔ دشمن جہان ہین وہین
اونہین پڑا رہنے دو۔ اگر وہ وہان پڑے رہے تو اون کو خود نقصان پہونچے گا۔
اور اگر وہ بڑھکر ہم پر مدینہ مین آئے تو ہم اون سے یہان لڑین گے۔ یہی راے جو
رسول اللہ صلعم کی تھی عبد اللہ بن ابی بن سلول کی بہی تھی۔ وہ بہی نہین چاہتا تھا
کہ مدینہ سے نکل کر باہر جاے۔

مگر اور کتنے ہی لوگون نے جن مین سے اوس روز شہید ہوئے یہ راے دی۔ کہ مدینہ
سے نکلکر لڑنا چاہیئے (یہ راے حمزہ بن عبد المطلب اور سعد بن عبادہ وغیرہ لوگون کی تھی)
قریش اپنے مقام پر چہار شنبہ پنجشنبہ جمعہ تین روز ٹہیرے رہے۔ پہر رسول اللہ جمعہ کی نماز
پڑھ کر مدینہ سے نکلے۔ اور ہفتہ کے روز پندرہ شوال کو فریقین کا مقابلہ ہوا جب رسول اللہ صلعم
نے ہتیار پہنے۔ اور باہر نکلے تو وہ لوگ نادم ہوے جنہون نے قریش کی طرف
نکلنے کی راے دی تھی۔ اور بولے کہ ہم نے رسول اللہ کو ناراض کیا۔ ہم تو مشورہ دیتے
ہین۔ اور اوس مین پہر وحی آجاتی ہے۔ پہر اونہون نے عذر کیا۔ اور عرض کیا کہ جو آپ
کی مرضی ہو وہ کیجئے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ یہ تو کسی نبی کے لیے زیبا نہین ہے
کہ زرہ پہنے اور پہر اوسے بغیر لڑائی لڑے اُتار دے۔ اس واسطے آپ ہزار آدمیون
سے نکلے۔ اور مدینہ پر ابن ام مکتوم کو خلیفہ کیا۔

جب رسول اللہ مدینہ سے اُحد کی طرف جارہے	۱۹۶۔ عبد اللہ بن ابی کی واپسی رسول اللہ کی

ہمراہی سے اور ایک اندہا منافق تہے۔ تو راستہ سے عبد اللہ بن ابی بن سلول ایک
ثلث آدمیون کو لیکر لوٹ کہڑا ہوا۔ اور کہا کہ رسول اللہ نے میرا کہنا نہ مانا۔ اور اون ڈلڑکون
کا کہنا مانا۔ اس کے ساتھ جو لوگ گئے اور اوس کی تبعیت کی وہ منافق تہے۔ اور
اون کے دل مین نفاق اور ریب بہرا ہوا تہا عبد اللہ بن حزام بنی سلمہ کے بہائی نے اون کا
تتبع کیا۔ وہ بہی چلا گیا۔ اون لوگون کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ وہ نبی کو چہوڑ کر چلے
گئے۔ تب وہ کہنے لگے کہ اگر ہم جانتے کہ تم لڑائی لڑوگے تو ہم تمہین نہین چہوڑتے۔ غرض
جب وہ لوٹ گیے تو رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ اعداء اللہ خدا تمہین دور ہی رکہے۔ امید ہے
کہ وہ ہمین تم سے مستغنی کردے گا۔

پہر رسول اللہ صلعم کے ساتھ سات سو آدمی رہ گئے۔ اور آپ حرّۃ بنی حارثہ مین گئے۔ اور
اون کے اموال اور اونٹون کے درمیان مین پہونچے۔ وہان منافقین مین سے بہی ایک
شخص کے جس کا نام مربع بن قیظی تہا اونٹ تہے۔ اور وہ اندہا تہا جب اوس نے
رسول اللہ صلعم کی اور آپ کے ہمراہیون کی آہٹ معلوم کی۔ تو اُٹہا اور اون کے منہون پر
دہول اُڑانے لگا۔ اور کہنے لگا کہ اگر تو رسول اللہ ہے تو تجہ کو میری بلا اجازت یہ جایز نہین
ہے کہ میرے احاطہ مین داخل ہو۔ اور پہر ایک مٹہی بہر مٹی لی۔ اور کہا۔ اگر مجہے یہ معلوم
ہوتا کہ اگر مٹی پہینکون تو تیرے ہی منہ پر لگے گی تو یہ مٹی تیرے اوپر پہینکتا۔ یہ سنکر لوگ
جہپٹے کہ اوسے قتل کرڈالین۔ نبی صلعم نے کہا نہین وہ آنکہون کا اور دل کا دونون طرف
سے اندہا ہے اوسے جانے دو۔ اتنے مین سعد بن زید نے اپنی قوس اوس کے ماری
جس سے اوس کے سر مین خون نکل آیا۔

اسی مین ایک گہوڑے نے دم ہلائی جو سوار کی تلوار کے کانٹی مین جا لگی۔ اور وہ میان سے

نکل پڑی۔ رسول اللہ نے یہ دیکھکر فرمایا دیکھو اپنی تلوارون کو سنبھالو۔ مجھے نظر آتا ہے
کہ آج تمہاری تلوارین میان سے نکلین گی۔

۱۹۷۔ فریقین کا لشکر کو آراستہ کرنا اور ابو سفیان کا پیغام انصار سے

اور رسول اللہ صلعم آگے بڑہے۔ اور رفتہ رفتہ انتہائی وادی پر پہونچکر قیام کیا۔ اور اپنی پشت پہاڑ کی طرف کی اور اوسی کے پاس لشکر کو اوتارا۔

مشرکون کے تین ہزار آدمی تھے۔ جن مین سے سات سو زرہ پوش اور دو سو سوار تھے۔ اور اون کے ساتھ پندرہ بیبیان تھین اور مسلمانون کے کل سو زرہ پوش تھے۔ اور بجز دو گھوڑون کے اور کسی کے پاس گھوڑا نہ تہا۔ ایک گھوڑا تو رسول اللہ کے پاس تھا اور ایک گھوڑا ابو بردہ بن نیار کے پاس تہا۔ یہان آپ نے لشکر کا ملاحظہ کیا۔ اور جنگ آورون کو دیکھا اون مین سے زید بن ثابت ابن عمر اسید بن حضیر براء بن عازب عرابۃ بن اوس ابو سعید الخدری وغیرہ کو کم عمری کے باعث واپس کر دیا۔ اور جابر بن سمرہ رافع بن خدیج کو رہنے دیا۔

ابو سفیان نے انصار کے پاس آدمی بہیجا۔ کہ ہم تم سے لڑنے نہین آئے ہین۔ ہم اپنے ابن عم سے لڑتے ہین۔ تم لوگ بیچ مین کیون بولتے ہو۔ ہم جانین اور وہ جانے آپ الگ ہو جائیے۔ ہم فقط اوس سے لڑین گے۔ مگر انصار نے ایسا جواب دیا کہ جس سے اوس کا دل آزردہ ہو گیا۔

اور مشرکون نے اپنے لشکر کو آراستہ کیا۔ اور میمنہ پر خالد بن الولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو مقرر کیا۔ اون کا لوا بنی عبد الدار کے پاس تہا۔ ابو سفیان نے اون سے کہا۔ کہ رایات کے سبب سے فتح و شکست ہوا کرتی ہے۔ اگر تم سے ہو سکتا ہے کہ میدان جنگ سے

منہ نہ پہیرو توتم اوسے پلے رہو۔ ورنہ تم لوا ہمین دیدو۔ اس سے اوسے تحریص مقصود تہی
اونہون نے کہا۔ جب ہم دشمن کے مقابل ہون گے تو تو دیکھ لیگا کہ ہم کیا کرتے ہین ۔
ابوسفیان کی بھی یہی غرض تہی۔
رسول اللہ کی فوج کا منہ مدینہ کی طرف تھا۔ اور احد کی پہاڑ کی طرف پیٹھ تہی۔ اور تیراندازون
کو اپنی پشت کی طرف کھڑا کیا تہا۔ اِن مین پچاس آدمی تہے۔ اون پر عبداللہ بن جبیر کو امیر بنایا
تھا۔ جو خوات بن جبیر کا بہائی تھا۔ اور اوس سے کہدیا تہا۔ کہ ہمارے پیچہے سے اگر
سوار آئین تو اون کو اپنے تیرون سے روکے اور خواہ ہماری شکست ہو یا فتح مگر وہ اپنی جگہہ سے نہ ہٹے
اور رسول اللہ صلعم نے دو زرہ پہنی تہین۔ اور لوا مصعب بن عمیر کو دیا تھا۔ اور سوارون
کے مقابلے کے واسطے زبیر کو مقرر کیا تہا اور مقداد کو بہی اوس کے ساتھ دیا تہا۔

۱۹۸۔ لڑائی کا آغاز اور علی کا طلحہ کو زخمی کرکے چہوڑ دینا اور ابو دجانہ کو رسول اللہ کا تلوار دینا اور ہند کی گیت اور کفار کا پسپا ہونا۔

پہر ادہر سے حمزہ لشکر کو لیکر نکلے۔ اور خالد اور عکرمہ ادہر سے آئے زبیر اور مقداد اون کے مقابل ہوئے اور مشرکین کو ہٹا دیا۔ ادہر سے
رسول اللہ نے اور آپ کے اصحاب نے حملہ کیا اور ابوسفیان کو پیچہے ہٹا دیا۔
اس مین طلحہ بن عثمان صاحب لوا مشرکین نکلا۔ اور چلا کر آوازدی۔ یا معشر اصحاب محمد۔
تمہارا یہ خیال ہے کہ تمہاری تلوارون سے ہم جہنم مین جاتے ہین اور ہماری تلوارون سے
تم جنت مین جاتے ہو۔ اچہا بہلا اب کوئی تم مین ایسا ہے جو میری تلوار سے جنت
مین جائے۔ یا مجہے اپنی تلوار سے دوزخ مین پہونچائے۔ اگر ہے تو وہ باہر میدان مین
نکلے۔ علی بن ابی طالب اوس کے مقابلہ کو گئے۔ اور اوس کے ایک تلوار ماری کہ اوس کا
پانون کٹ گیا۔ اور وہ گر پڑا۔ اور اوس کا ستر کہل گیا۔ اور اوس نے خدا کی قسم دیکر حضرت علی

سے کہا کہ رحم کرو۔ حضرت علی نے اوسے چھوڑ دیا۔ (اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ اوسی وقت کسی اور مسلمان نے اوسے مارڈالا۔ اور) اس پر رسول اللہ نے تکبیر کہی۔ اور علی سے کہا۔ کہ تم نے کیون اوسے قتل نہ کیا۔ کہا کہ جب مجھے اوس نے اللہ کی قسم دلائی۔ کہ رحم کرو۔ اس سے مجھے شرم آگئی اور مین نے اوسے چھوڑ دیا (حضرت علی کے روبرو اون کے مبارزون نے ایک ہی مرتبہ ایسا نہین کیا ہے بلکہ بارہا قسمین دلاکر مختلف جگہون مین لوگ چھوٹ چھوٹ گئے ہین۔ اس سے اس روایت کے سچ ہونے مین بہت ہی بڑا شبہ ہے)

رسول اللہ صلعم کے ہاتھ مین ایک تلوار تھی۔ آپ نے پکار کر کہا کہ کون اس کا حقدار ہے جسے مین یہ تلوار دیدون۔ کتنے ہی آدمی کھڑے ہوئے مگر آپ نے کسی کو نہ دی۔ اسی مین ابو دجانہ کھڑا ہوا۔ اور پوچھا رسول اللہ اسکا حق کیا ہے۔ فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ اوس سے دشمنون کو اوس وقت تک مارے کہ وہ ٹیڑہی نہ ہوجائے۔ ابو دجانہ نے کہا۔ اچھا تو آپ یہ مجھے عنایت فرمایئے آپ نے وہ اوس کو دیدی یہ بڑا بہادر شخص تھا۔ اور اوس کا قاعدہ تہا کہ جب سرخ عمامہ باندہتا تہا تو لوگ جان جاتے تھے کہ وہ اب لڑیگا۔ اوس نے سرخ دوپٹہ باندہا اور تلوار لی اور اکڑتا ہوا متبختر انہ بین الصفین آیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ یہ ایسی چال ہے جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ مگر اس موقع پر یہ چال جائز ہے پھر اوس کے سامنے جو چیز آئی اوسے بھسم کرتا ہوا چلا گیا۔ اور پہاڑ کے دامن مین عورتون تک پہونچ گیا۔ اون مین ایک عورت کہتی تھی۔

نحن بنات طارق ۔ لا نمشی علی النمارق ۔ مشی القطا البوارق ۔ المسک فی المفارق
والدر فی المخانق ۔ ان تقبلوا نعانق ۔ ونفرش النمارق ۔ او تدبروا نفارق ۔ فراق غیر وامق

ہم طارق (کوکب صبح یعنی سادات قوم) کی بیٹیان ہین۔ دوستون سے کبھی منہ نہین پھیرتین۔ اور نزاکت سے

باعث ازین پوش دکے منقش اورخوبصورت کپڑون پر چلاکرتی ہین۔ اوس چال سے کہ جیسے ہنس چلتا ہے
اورحسن کے دیکہنے سے آنکہین خیرہ ہوتی ہین۔ ہمارے سرون مین مشک لگی ہوئی۔ اورگردن کے
ہارون مین موتی پڑے ہوئے ہین۔ اگرتم میدان جنگ مین آگے بڑہے توہم تم سے ہم آغوش ہونگین
اورزین پوش سے خوبصورت چیزین تمہارے واسطے بچہائینگی۔ اوراگرتم نے پیٹہ پہیری توہمارا تمہارا
فراق ہے اورفراق بہی ایساکہ جیسے ہم تم کبہی دوست ہی نہ تہے۔

اوریہ بہی وہ کہتی تہی۔

ویہا بنی عبدالدار ویہا حماۃ الدیار ضربا بکل بتار

چلنا اے بنی عبدالدار چلنا اے حامیان ملک مارنا ہرقسم کی قاطع تلوارون سے

ابودجانہ نے تلوار اُٹہائی کہ اوس عورت کو مارڈالے۔ مگرپہریہ سوچکرکہ یہ رسول اللہ صلعم کی دی
ہوئی تلوار ہے اس سے عورت کو مارنا نہ چاہیئے۔ اوسے چہوڑدیا۔ یہ عورت ہند تہی اور
اورعورتین اوس کے ساتہہ مردون کے پیچہے دف بجاتی جاتی تہین اورمردون کو لڑائی
کی تحریص وترغیب دلاتی تہین۔

لڑائی پہرخوب جوش سے ہونے لگی۔ اورحمزہ علی اورابودجانہ مسلمانون کولیکرمخالفون کی
صفون مین گہس گیے۔ جس سے اللہ تعالی نے مسلمانون کی نصرت کی اورمشرکین کو
ہزیمت ہوگئی۔ اورعورتین بہی بہاگ کرپہاڑپرچڑہ گئین۔ اورمسلمان اون کے لشکرمین
گہس کرلوٹ مین پڑگیے۔

اسی مین جب مسلمانون کے لشکرکے تیراندازون مین سے ایک نے نظرکی۔ اورچونکہ کفارہٹ
گیے تہے تواوس نے میدان خالی پایا۔ اس سے کچہ تیرانداز لوٹ کی طرف چلے۔ اورکچہ
اپنی جگہہ کہڑے رہے۔ اورکہاہم سے جورسول اللہ نے کہاہم وہی کرین گے اپنی جگہہ

کھڑے رہین گے - اس پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الآخِرَةَ (تم مین ایسے بہی لوگ ہین جو دنیا کو چاہتے ہین اور ایسے بہی لوگ ہین جو آخرت کو چاہتے ہین -) یعنی رسول اللہ صلعم کے احکام کو مانتے ہین - ابن مسعود کہتے ہین - کہ جب تک یہ آیت نازل نہین ہوئی تہی - اوس وقت تک مین یہ جانتا نہ تہا کہ رسول اللہ کے اصحاب مین سے کوئی دنیا کا بہی طالب ہے - یہ مجہے اس آیت کے نزول کے بعد ہی معلوم ہوا - کہ بعض اصحاب رسول اللہ دنیا کے بہی طالب ہین -

۱۹۹ - تیراندازون کا لوٹ مین پڑنا اور خالد کا حملہ مسلمانون پر اور مشرکون کا غلبہ اور حضرت علی کی نسبت اعتقادی روایت

جب کچھ تیر انداز اپنی جگہہ سے چلے گئے - تو خالد بن الولید نے چند تیر اندازون کو دیکھکر اون پر حملہ کیا - اور اونہین قتل کر ڈالا - اور پیچھے سے اصحاب نبی صلعم پر بہی حملہ کیا -

اُدہر جب مشرکون نے اپنے سوارون کو دیکھا تو وہ بھی جھپٹے - اور مسلمانون پر حملہ کیا - اور اونہین پیچھے ہٹا دیا اور بہت کو مار ڈالا -

مسلمانون نے مشرکین کے صاحب لوا کو قتل کر دیا تہا - اور اون کا لوا پڑا ہوا تھا کوئی اوس کے پاس نہ جاتا تہا اوسے عمرہ بنت علقمۃ الحارثیہ نے اُٹھایا اور بلند کیا جسے دیکھکر قریش اوس کے گرد جمع ہوگئے - اور پہر اوس عورت سے ایک شخص صواب نام نے لے لیا - اور اوسے لیے ہوے مارا گیا - جس نے اس لوا دار کو مارا تہا وہ علی تہے - یہ بات ابو رافع نے بیان کی ہے - وہ کہتا ہے جب نبی صلعم نے مشرکون کی ایک جماعت کو دیکھا تو علی سے کہا کہ ان پر حملہ کرو - علی نے اونہین پراگندہ کر دیا - اور بہتون کو مار ڈالا - پہر آپ نے ایک جماعت کو دیکھا اور اون سے کہا حملہ کرو - علی نے

حملہ کیا اور اونہیں قتل کر کے پراگندہ کر دیا۔ جبرئیل نے کہا یارسول اللہ یہ مواساۃ اور جوانمردی ہے۔ رسول اللہ نے کہا وہ میرا ہے مین اوس کا ہون۔ جبرئیل نے کہا مین تم دونو کا ہون اسی مین لوگون نے آواز سنی لاسیف الا ذوالفقار ولافتی الا علی (کوئی تلوار ذوالفقار تلوار کی طرح نہیں اور نہ کوئی جوان علی کی طرح ہے۔ یہ اعتقادی روایت ہے تاریخ سے اسے تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ کے ساتھ تو تمام اصحاب لڑ رہے تھے اور دشمنون کو مار رہے اور خود بھی مر رہے تھے اون مین سے ایک شخص کے لیے جبرئیل کا ایسا کہنا ترجیح بلا مرجح ہے بلکہ ہماری راے مین اس جگھہ یہ قول الحاقی ہے۔ مصنف کا نہیں معلوم ہوتا)

۲۰۰۔ رسول اللہ کا زخمی ہونا اور ابن قمئہ کا مشہور کرنا کہ مین نے محمد کو مار ڈالا۔

پھر رسول اللہ صلعم کے نیچے کے وندان مبارک شہید ہوے۔ اور لب چر گیا۔ اور رخسارہ پر اور نیز پیشانی پر جہان بالون کی جڑین ہین زخم آیا۔ آپ پر ابن قمئۃ اللیثی نے تلوار چلائی تھی اور اوسی نے آپ کو زخمی کیا تھا۔ کہتے ہین۔ کہ عبداللہ بن شہاب الزہری جد محمد بن مسلم اور عتبہ بن ابی وقاص اور ابن قمئۃ اللیثی الادرمی نے جو بنی تمیم بن غالب مین سے تھا مشورہ کیا۔ اور تمیم کو ادرم یعنی ناقص الذقن اس وجہ سے کہتے ہین کہ اوس کے ذقن مین کچھ نقصان تھا۔ اور اسی مشورہ مین ابی بن خلف الجمحی اور عبداللہ بن حمید الاسدی اسد قریش بھی شامل تھے۔ اونہون نے اس مشورہ مین رسول اللہ کے قتل کا عہد کیا تھا۔ اسی مین ابن شہاب نے تو آپ کی پیشانی مبارک کو صدمہ پہونچایا۔ اور عتبہ نے چار پتھر مارے۔ جس سے آپ کے دھنے طرف کے دانت شہید ہوگئے اور لب شق ہوگیا رہا ابن قمئۃ اللیثی اوس نے رخسارہ کو زخمی کیا۔ اور خود کے حلقۂ رخسارون کی کہال مین گہس گئے اور تلوار آپ پر اُٹھائی۔ مگر اتنے زور سے نہیں لگی۔ کہ وہ آپ کے بدن کو

کاٹے۔ تاہم رسول اللہ صلعم گر گئے۔ اور گھٹنا زخمی ہو گیا۔ ابی بن خلف نے حربہ لیکر حملہ
کیا۔ لیکن یہ حربہ رسول اللہ صلعم نے اوس سے چھین لیا۔ اور اوسی سے اوسے
مار ڈالا۔ بعض کہتے ہین۔ کہ زبیر کا حربہ لیا اوسے لیکر آپ نے اوس کو مارا تھا۔ اور کوئی
کوئی یہ بہی کہتے ہین۔ کہ حارث بن الصمہ کا حربہ تھا جس سے آپ نے اوسے مارا تھا
ایک عبداللہ بن حمیدان مین سے رہا سو اوسے ابو دجانہ الانصاری نے مار ڈالا۔
جس وقت رسول اللہ صلعم زخمی ہوے۔ اور خون آپ کے چہرہ مقدس پر بہنے لگا۔
اوس وقت آپ اوسے پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے تھے۔ کہ کیف یُفلِحُ
القَومُ خضّبوا وجہ نبیّھم بالدم یدعوھم الی اللہ (وہ قوم کیونکر فلاحیت پاسکتی ہے جس نے
اپنے ایسے نبی کے چہرہ کو جو اونہین خدا کی طرف بلاتا ہو خون سے رنگ دیا ہو۔)
رسول اللہ صلعم کی حفاظت کے واسطے انصار کے پانچ آدمی لڑتے رہے اور وہ پانچون
مارے گئے۔ ابو دجانہ نے اپنے آپ کو رسول اللہ کے لیے ڈہال بنا لیا تھا۔ اور آپ کے
اوپر جہک گیا تھا۔ اوس کی پیٹھ پر تیر پڑ رہے تھے۔ اسی وقت سعد بن ابی وقاص کے
بہی رسول اللہ کی حفاظت مین ایک تیر آکر لگا تھا۔ اور رسول اللہ صلعم اوسے تیر اوٹھا کر
دیتے اور فرماتے تھے تیرے اوپر میرے مان باپ قربان۔ یہ تیر مار۔
قتادہ بن النعمان کی آنکھہ مین زخم آگیا اور آنکھہ باہر نکل آئی تہی۔ رسول اللہ صلعم نے اوس کی
آنکھہ اپنی جگہہ پر دہنے ہاتہہ سے کردی اور وہ ایسی اچھی ہو گئی کہ پہلی آنکھ سے بہی بہتر تہی
مصعب بن عمیر صاحب لواء المسلمین بہی خوب لڑا۔ اور مارا گیا۔ اوسے ابن قمئۃ اللیثی نے
مارا تھا۔ اور یہ سمجھا تھا کہ یہی شخص نبی صلعم ہے۔ اس واسطے وہ قریش کی طرف گیا۔ اور پکار کر
کہا کہ مین نے محمد کو مار ڈالا۔ مین نے محمد کو مار ڈالا۔ اس واسطے لوگون مین شہرت اوڑ گئی جس

اور کہنے لگے کہ محمد مارے گئے محمد مارے گئے۔ پھر جب مصعب مارا گیا تو رسول اللہ صلعم نے لوا علی بن ابی طالب کو دیدیا۔

۲۰۱۔ حضرت حمزہ کی شہادت اور عبد الرحمن ابن ابی بکر سے لڑنے کو ابوبکر کی تیاری اور عاصم کا مسافع اور کلاب کو قتل کرنا۔

حمزہ بھی خوب لڑے اور لڑتے لڑتے اون کا گزر سباع بن عبد العزی الغبشانی پر ہوا۔ اوس سے انہون نے کہا۔ ادہر آ او ابن مقطعۃ البظور (بظر فرج کی نوک کو کہتے ہین۔) اوس کی مان ام انمار مکہ مین عورتون کی ختنہ کیا کرتی تہی۔ جب دونو مقابل ہوئے تو حمزہ نے اوس کے ایک تلوار ماری۔ اور مار ڈالا۔

وحشی کہتا ہی کہ مین حمزہ کو دیکھ رہا تہا۔ کہ وہ اپنی تلوار سے لوگون کے ٹکڑے ٹکڑے کئے ڈالتا تہا۔ اور جو کوئی سامنے آتا اوسے مار ڈالتا تہا۔ اور سباع بن عبد العزی کو بہی اب اوس نے مارا تہا۔ مین نے اس لیے اوس کے اوپر اپنا حربہ اٹھایا اور ایسا پہینک کر مارا کہ اوس کی ناف مین جا کر لگا۔ اور دونو ٹانگون مین ہو کر نکل گیا۔ پہر حمزہ میری طرف کو چلا۔ مگر طاقت نہ رہی گر گیا پہر مین نے اوسے چہوڑ دیا۔ جب وہ مر گیا تو مین نے اپنا حربہ نکال لیا۔ اور لشکر کی طرف چلدیا۔ رضی اللہ عن حمزہ وارضاہ۔

عاصم بن ثابت نے مسافع بن طلحہ اور اوس کے بہائی کلاب بن طلحہ کو دو تیرون سے مار ڈالا۔ ان دونو کو لوگ اون کے دم نکلنے کے پہلے اٹھا کر اون کی مان کے پاس لے گئے اونہون نے اوس سے کہا کہ عاصم نے ہمین مارا ہے۔ اوس نے قسم کہائی کہ اگر ممکن ہوا تو مین عاصم کی کہوپری مین شراب پیون گی۔

عبد الرحمن بن ابی بکر جو مشرکین کے ساتھ تہا میدان مین نکلا اور مبازرت کے لیے کسی کو طلب کیا۔ ابوبکر نے چاہا کہ اوس سے لڑنے کے واسطے وہ میدان مین نکلین۔ مگر

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اپنی تلوار میان مین کرلو۔ اور اپنی ذات سے ہمین دوسری جگہہ فائدہ پہونچاؤ۔ (در حقیقت یہ بڑا مشکل کام تہا کہ اپنے دین اور اپنے رسول کے واسطے اپنے جوان بیٹے کو قتل کرنے کے واسطے وہ تیار ہوگئے۔ وہ لوگ ان کے پیر کی خاک کے برابری بھی نہین کرسکتے۔ جنہون نے دنیا کی حکومت کے واسطے مسلمانون کو قتل کیا ہے)

۲۰۲۔ عمر اور طلحہ وغیرہ کی رسول اللہ کے مارے جانے کی خبر سنکر پریشانی اور انس کا اونہین سمجہانا

اسی مین انس بن النضر انس بن مالک کا چچا عمر اور طلحہ کے پاس پہونچا جن کے پاس اور مہاجرین بھی تھے۔ اور چپ کہڑے ہوے تھے (اور سوچ رہے تھے کہ اب کارروائی کا کون طرز اختیار کیا جاے اوس نے پوچھا کہ یہ کیون چپ کیسے کہڑے ہو۔ بولے کہ رسول اللہ صلعم مارے گئے۔ انس نے کہا جب وہ مارے گئے تو پھر اب اون کے بعد زندگی کا کیا مزہ ہے۔ جس بات کے واسطے وہ لڑکر مرے اوسی بات پر تم بھی لڑکر مرجاؤ۔ پھر دشمن کے مقابل ہوا اور لڑا۔ اور لڑکر مارا گیا۔ اوس کے جسم پر ستر زخم تلوار اور نیزہ کے لگے تھے۔ اوس کی زخمون سے یہ حالت ہوگئی تھی کہ مرنے کے بعد صورت پہچان مین نہین پڑتی۔ صرف اوس کی بہن نے اوس کے دانتون کی خوبصورتی سے اوسے پہچانا تھا۔

یہ بھی کہتے ہین۔ کہ جس وقت مشہور ہوا کہ رسول اللہ صلعم مارے گئے تو اوس وقت کچھ مسلمانون نے کہا۔ کوئی ایسا ہے جو عبداللہ بن ابی بن سلول کو جاکر بلالائے۔ تاکہ وہ ابوسفیان سے ہمارے لئے امن اوس سے پہلے حاصل کرادے کہ ہم کو وہ قتل کرڈالین انس نے اون سے کہا کہ اگر محمد مارے گئے تو مارے جانے دو۔ محمد کا رب تو نہین مارا گیا۔ جس کے لیے محمد لڑتے تھے اوسی بات کے لیے تم بھی لڑو۔ اے اللہ مین تو وہ بات نہین کہتا جو بات یہ لوگ کہتے ہین۔ ان کی باتون سے مین بری ہون۔ پھر لڑا اور لڑکر مارا گیا

سب سے اول رسول اللہ کو کعب بن مالک نے پہچانا۔ وہ کہتا ہے کہ مین نے آپکو جب دیکھا کہ آپ زندہ وسلامت ہین تو مین نے خوب چلاکر آواز دی۔ کہ مسلمانو تم کو بشارت ہو۔ رسول اللہ صلعم یہان زندہ موجود ہین۔ کسی نے اونہین قتل نہین کیا ہے۔ رسول اللہ نے اوس کی طرف اشارہ کیا کہ خاموش خاموش (کہین کفار نہ جان جائین۔) غرض جب مسلمانون نے آپ کو پہچان لیا۔ تو شعب احد کی طرف چلے۔ اس وقت آپ کے ساتھ علی ابوبکر عمر طلحہ زبیر اور حارث بن الصمہ وغیرہ تھے۔

۲۰۳۔ رسول اللہ کا ابی کو اپنے ہاتھ سے مارنا اور رسول اللہ کا خون تھمنا اور مالک کا طلحہ کے تیر مارنا۔

جب رسول اللہ صلعم شعب کی طرف کو چڑھے تو وہان آپ کو ابی بن خلف ملا اور بولا۔ محمد اگر تو بچ گیا تو مین نہین بچون گا۔ یہ سنکر رسول اللہ صلعم اوس کی طرف پھرے۔ اور اوس کی گردن مین ایک حربہ مارا۔ ابی آپ سے مکہ مین کہا کرتا تھا کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہے۔ مین ہر روز اوسے جوار کا ایک فرق (جو تیرہ سیر وزن کا ایک پیمانہ ہوتا ہے) کھلایا کرتا ہون کہ وہ موٹا ہو جائے۔ اور اوس پر مین چڑھکر تجھے مارون۔ رسول اللہ اوس سے فرماتے تھے انشاءاللہ مین ہی تجھے ایک دن مارون گا۔ اس لیے جب وہ قریش کے پاس لوٹکر گیا تو بولا کہ محمد نے مجھے قتل کردیا۔ حالانکہ جو زخم اوس کے لگا تھا وہ بہت بڑا زخم نہ تھا۔ وہ زخم کو دیکھکر بولے کہ اس کا کچھ اندیشہ نہین۔ اوس نے کہا نہین یہ زخم مجھے مار ڈالے گا۔ محمد نے مجھ سے کہا ہے کہ مین تجھے مار ڈالون گا۔ واللہ اگر وہ میرے اوپر تھوک ہی دیتا تب بھی تو مین مرجاتا۔ چنانچہ وہ دشمن خدا سرف مقام پر مر گیا۔

رسول اللہ صلعم احد کی لڑائی مین خوب ہی لڑے۔ اور اس قدر تیر مارے کہ آپ کے

تیر سب ختم ہو گئے۔ اور آپ کی قوس کا چلہ ٹوٹ گیا۔ اور وتر کے بھی ٹکڑے ہو گئے۔
جب رسول اللہ صلعم زخمی ہو گئے۔ تو علی آپ کے واسطے مہراس کنوے سے اپنی ڈھال
مین پانی لاتے اور خون کو دہوتے تھے مگر خون نہین تھمتا تھا۔ اس مین بی بی فاطمہ
آئین اور باپ کو چپٹ کر رونے لگین۔ اور بوریہ کا ایک ٹکڑا جلا کر اوس کی راکھہ زخم پر لگائی
تب خون کا نکلنا منقطع ہوا۔
مالک بن زہیر الجشمی نے اور بعض کہتے ہین کہ حبان بن العرقہ نے رسول اللہ کے ایک
تیر مارا اور طلحہ نے اوسے اپنے ہاتھہ پر لیا جو اوس کی چھنگلیا مین جا کر لگا۔ تیر کے لگنے سے
اوس نے حس کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر وہ باسم اللہ کہتا تو وہ جنت مین داخل ہوجاتا
اور لوگ اوسے جنت مین جاتے ہوئے آنکھون سے دیکھتے ہوتے۔ کہتے ہین۔
کہ اس سے اوس کا ہاتھہ انگشت سبابہ اور وسطیٰ کے سوا شل ہو گیا تھا۔ مگر اول قول
زیادہ صحیح ہے۔

۴۷۰- عمر کا ابو سفیان کو پسپا کرنا اور طلحہ کو جنت کی بشارت اور مسلمان بھاگنے والون کو تنبیہ

ابو سفیان مشرکون کی ایک جماعت کو لیکر پہاڑ پر چڑہا۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ مناسب
نہین ہے کہ وہ ہم سے بلند ہو جاتے۔ اسواسطے حضرت عمر مہاجرین کی ایک جماعت
کو لیکر اودہر گئے۔ اور اونہین لڑ کر اتار دیا۔ رسول اللہ ایک چٹان پر چڑہنا چاہتے تھے
مگر آپ کو دو زرہون کے بوجھ سے اس قدر طاقت نہ تھی کہ خود بلا مدد چڑہ جاتے اس لیے
طلحہ وہان بیٹھہ گئے۔ اور آپ اوس پر پانون رکھکر چڑہ گیے۔ اور فرمایا طلحہ کو جنت واجب ہو گئی
اور کچھ لوگ مسلمانون کے جن مین عثمان بن عفان وغیرہ بھی تھے پیچھے ہٹتے ہٹتے اعوص
مقام تک چلے گئے تھے۔ وہان وہ لوگ تین روز رہے۔ پھر نبی صلعم کے پاس آئے

تو آپ نے اونھین دیکھکر فرمایا کہ تم لوگ بہت ہی لپنے جوڑے گیے (چونکہ یہ لوگ نہ تو جبن کے سبب سے پیچھے ہٹ گئے تھے۔ اور نہ کوئی دین اسلام سے بددلی تھی اس لیے ان پر کوئی خطا قائم نہین کرسکتے۔ یہ اتفاقات جنگ مین ایسے وقت مین کٹ کر مر جانا بھی بڑی غلطی اور نادانی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو الفاظ رسول اللہ نے فرمائے اوس مین کوئی ملامت کے الفاظ نہین ہین۔ بلکہ صرف تنبیہ منظور ہے)

۲۰۵۔ حنظلہ اور ابوسفیان اور ابن شعوب کا حنظلہ کو قتل کرنا۔

اور حنظلہ ابن ابی عامر غسیل الملائکہ اور ابوسفیان بن حرب کا مقابلہ ہوگیا۔ اور حنظلہ اوس پر اتنا غالب ہوگیا کہ اوس کے اوپر چڑھ گیا۔ مگر جب شداد بن الاسود نے جسے ابن شعوب بھی کہتے ہین ان دونو کو دیکھا تو ابوسفیان نے اوسے بلایا۔ اور اوس نے آکر حنظلہ کے ایک ایسی تلوار ماری کہ اوسے قتل کر ڈالا۔ اس پر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اوسے ملائکہ نہلائین گے۔ لوگون نے اس کی وجہ اوس کے گھر کے لوگون سے دریافت کی۔ اور اوس کی بی بی سے پوچھا۔ تو اوس نے کہا کہ وہ گھر سے نکلا تو جنب تھا۔ اسی مین لڑائی کی منادی کی آواز اوس کو سنائی دی۔ اور وہ ویسے ہی چلا گیا۔ اسی واسطے رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ اوسے ملائکہ نے نہلایا ہے۔ ابوسفیان اپنے صبر و استقامت اور حنظلہ کے قتل مین ابن شعوب کی امداد کی نسبت کہتا ہے۔

ولو شئت نجتنی کمیت طمرۃ	ولم احمل النعماء لابن شعوب

اگر مین چاہتا تو اوسوقت کمیت خوبصورت گھوڑی مجھ کو بچا سکتی تھی۔ اور اگر مین اوسپر چلدیتا تو مجھے ابن شعوب کا بار احسان اوٹھانا نہ پڑتا

فما زال مھری مزجر الکلب منھم	لدن غدوۃ حتی دنت لغروب

صبح سے لیکر اوسوقت تک کہ دن غروب کے قریب آگیا اون سے میرا بچھیرا اتنی ہی دور رہا جتنی دور کتے کو ڈانٹ کر کر دیتے ہین

أُقَاتِلُهُمْ وَأَدَّعِي يَالَ غَالِبٍ ۔۔۔ وَأَدْفَعُهُمْ عَنِّي بِرُكْنٍ صَلِيبٍ

اوس وقت مین دنسے لڑتا اور پکارتا جاتا تہا یا آل غالب یا آل غالب ۔ اور سفیبوط ڈنڈے یا ہمت قوی سے اونہین سامنے سے ہٹاتا جاتا تہا

فَبَكِّي وَلَا تَرْعِي مَقَالَةَ عَاذِلٍ ۔۔۔ وَلَا تَسْأَمِي مِنْ عَبْرَةٍ وَنَحِيبِ

(اے میری عورت ہند بنت عتبہ تو رو اور ملامت کرنیوالونکی گفتگو کی رعایت نکر اور نہ رونے مین جو آنسو نکلین اوس سے تو کچھ آزردہ خاطر ہو

أَبَاكِ وَإِخْوَانًا لَنَا قَدْ تَتَابَعُوا ۔۔۔ وَحَقَّ لَهُمْ مِنْ عَبْرَةٍ بِنَصِيبِ

تیرا باپ اور ہمارے بہائی یکے بعد دیگرے اس جہان سے چلتے بنے ۔ اونکا حق ہے کہ اون پر آنسو بہائے جائین۔

وَسَلِّي الَّذِي قَدْ كَانَ فِي النَّفْسِ أَنَّنِي ۔۔۔ قَتَلْتُ مِنَ النَّجَّارِ كُلَّ نَجِيبِ

اور دل مین جو تیرے خیالات گزر رہے ہین اونکی نسبت تو دلکی تسلی کر دے میننے بنی نجار کے سب نجیبون کو قتل کر دیا۔

وَمِنْ هَاشِمٍ قَرْنًا نَجِيبًا وَمُصْعَبًا ۔۔۔ وَكَانَ لَدَى الْهَيْجَاءِ غَيْرَ هَيُوبِ

اور بنی ہاشم مین سے بہی ایک سردار نجیب النسل اور سانڈ کو مار ڈالا ۔ جو لڑائی کے وقت بڑا بیباک اور نڈر تھا

وَلَوْ أَنَّنِي لَمْ أَشْفِ مِنْهُمْ قَرُونَتِي ۔۔۔ لَكَانَتْ شَجِي فِي الْقَلْبِ ذَاتَ نُدُوبِ

اگر مین اون دکے قتل، سے اپنا دل ٹھنڈا نہ کر لیتا ۔ تو یہ غم میرے دل مین ہمیشہ زخم کرتا رہتا

اس کا جواب حسان نے اس طرح دیا ہے۔

ذَكَرْتَ الْقُرُومَ الصِّيدَ مِنْ آلِ هَاشِمٍ ۔۔۔ وَلَسْتَ لِزُورٍ قُلْتَهُ بِمُصِيبِ

آل ہاشم کے تو نے شکاری سردارون کا ذکر کیا ہے ۔ مگر اوسمین تو نے جو جھوٹ بکا اوسمین تو راہ صواب پر نہین ہے

أَتَعْجَبُ أَنْ أَقْصَدْتَ حَمْزَةَ مِنْهُمُ ۔۔۔ عِشَاءً وَقَدْ سَمَّيْتَهُ بِنَجِيبِ

کیا تجہے اس سے تعجب آتا ہے کہ تو نے حمزہ کو اون مین سے شام کے اندہیرے پڑتے وقت مار ڈالا ۔ جسے تو نجیب النسل بیان کرتا ہے

أَلَمْ يَقْتُلُوا عَمْرًا وَعُتْبَةَ وَابْنَهُ ۔۔۔ وَشَيْبَةَ وَالْحَجَّاجَ وَابْنَ حَبِيبِ

لیکن دوسری بات کو تو چھوڑ جاتا ہے ۔ کیا تیرے دشمنون نے عمرو اور عتبہ اور اوسکے بیٹے اور شیبہ اور حجاج اور ابن حبیب کو نہین مار ڈالا

غداة دعا العاصي عليًّا فراعه		بضربة عضبٍ بلّه بخضيب

اور صبح کے وقت جو عاصی نے علی کو میدان جنگ مین بولایا تہا۔ اور اوس وقت اونہون نے اوسی ایک ضرب قاطع سے جو خون مین رنگ دیا تہا تو اوس سے وہ گیا حیران

۲۰۶۔ ہند کا حمزہ کا کلیجہ چبانا اور ابوسفیان کی گفتگو عمر سے اور ناک کان کاٹنے کا عذر۔ اور ہند اور اوس کے ساتھ والیان مقتولون پر آگر جہکین اور اون کے ناک کان کاٹنے لگین۔ ہند نے مردون کے کان اور ناک لیے ہین۔ اور اون سے اپنی خلخالین اور ہار بنائے۔ اور جو اپنی خلخالین اور ہار تہے وہ نکالکر وحشی کو دیدیئے۔ اور حمزہ کا کلیجہ چیرا۔ اور اوسے منہ مین چبایا۔ مگر اوس کو نگل نہ سکی اس لیے تہوک دیا۔ (اگرچہ یہ ایک بہت ہی بُری حرکت تہی۔ مگر جب اس کے ساتہہ یہ بہی ذہن مین جما لیا جائے کہ ہند کا بیٹا حنظلہ حمزہ کے بہتیجے کے ہاتہ سے مارا گیا تہا تو اوس بُرائی کا وزن بہت ہلکا ہوجاتا ہے) پہر ابوسفیان نے ایک اونچے مقام پر چڑہ کر مسلمانون کو دیکہا۔ اور آواز دیکر پوچہا کیا تم لوگون مین محمد ہے۔ یہ الفاظ تین مرتبہ کہے۔ مگر آپ نے فرمایا کہ اوس کا جواب مت دو۔ پہر ابوسفیان نے تین مرتبہ کہا۔ کیا تم مین ابو قحافہ ہے۔ پہر تین مرتبہ کہا کیا تم مین عمر بن الخطاب ہے۔ پہر جب ادہر سے جواب نہ دیا گیا تو وہ اپنے لوگون کی طرف ملتفت ہوکر بولا۔ کیا یہ لوگ مارے گیے۔ اس مین حضرت عمر بول اُٹہے۔ تو جہوٹ کہتا ہے اے عدو اللہ۔ ان سب کو اللہ تعالی نے تیری تخریب کے لیے باقی رکہا ہے پہر ابوسفیان نے کہا اُعلُ ہبل اُعلُ ہبل (ہبل کا بول بالا ہبل کا بول بالا) رسول اللہ نے فرمایا کہو اللہ اعلی و اجل۔ ابوسفیان نے کہا۔ ان لنا عزی ولا عزی لکم (ہمارا عزی ہے اور تمہارا عزی نہین ہے) رسول اللہ نے فرمایا کہو اللہ مولانا ولا مولی لکم (اللہ ہمارا مولی اور مالک ہے اور تمہارا کوئی مولی نہین ہے) پہر ابوسفیان نے کہا عمر مین تجہے قسم دیکر پوچہتا ہون کہ ہم نے محمد کو مارڈالا ہے حضرت عمر

نے کہا ہرگز نہین وہ زندہ ہین اور تیری باتین سن رہے ہین۔ ابوسفیان نے کہا تو ابن قمئہ سے سچا ہے۔

پھر کہا آج تو ہم نے بدر کا بدلہ لیا۔ لڑائی کے ہمیشہ انقلاب ہوا کرتے ہین کبھی ادھر کا پلہ بھاری ہوتا ہے اور کبھی اُدھر کا۔ پھر کہا تم لوگ اپنے مقتولون مین دیکھوگے کہ بعض لاشون کے ناک کان کٹے ہون گے۔ واللہ یہ کام میری رضامندی سے نہین ہوا اور نہ اسکے کرنے والون پر مین نے اپنی ناراضی ظاہر کی۔ نہ مین نے اوس کا حکم دیا اور نہ منع کیا۔

جلیس بن زبان سید الاحابیش کہین پھر رہا تھا۔ اوس نے ابوسفیان کو دیکھا۔ کہ وہ حمزہ کے منہ پر نیزہ کی نوک مار رہا ہے۔ اور کہتا ہے عاق بیٹے مزہ چکھا۔ جلیس نے بنی کنانہ سے کہا۔ دیکھو یہ قریش کا سید ہے اور اپنے ابن عم سے کیا کر رہا ہے۔ ابوسفیان نے کہا یہ مجھ سے غلطی ہوئی کسی سے کہنا نہین۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوسفیان انتقام کے جوش مین دشمن کی لاش سے بھی اس قدر گستاخی کو ناجائز سمجھتا تھا۔ یہ اوسکی کمال شرافت پر دلالت کرتا ہے۔ بلکہ ہمارے نزدیک تو حضرت عمر اور ابوسفیان کی گفتگو کے بعد اس روایت کے صحت مین ہی شک ہے)۔

۲۰۷۔ حفانہ کا ام ایمن کے تیر مارنا اور سعد کا حفانہ سے بدلہ لینا اور قریش کا مکہ لوٹنا۔

رسول اللہ کی حاضنہ ام ایمن اور اور عورتین انصار کے مردون کو پانی لا لا کر پلاتی تھین حفانہ بن العرقہ نے ام ایمن کے ایک تیر مارا جو اوس کے دامن مین آکر لگا اسے دیکھکر حفانہ ہنس پڑا نبی صلعم نے سعد بن ابی وقاص کو ایک تیر دیا۔ اور کہا حفانہ کے مارو۔ سعد نے جب تیر مارا تو اوس کے جا کر لگا اس سے رسول اللہ ہنس پڑے۔ اور فرمایا کہ اے سعد تو نے ام ایمن کا بدلہ لیا۔ خدا تیری دعا قبول کرے اور تیرا تیر نشانہ پر لگائے)

پہر ابوسفیان اور اوس کے ہمراہی لوٹ گیے۔ اور ابوسفیان کہہ گیا۔ کہ آیندہ سال پہر ہم
لڑائی کے لیے آئین گے۔ رسول اللہ کے حکم سے مسلمانون نے کہہ دیا اچھا ہم بہی تیار ہین۔
پہر رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کو بہیجا۔ کہ ان کے پیچھے جاؤ اور دیکھو۔ اگر یہ لوگ گہوڑون
کو باندہ لین اور اونٹون پر سوار ہون تو جان لو کہ وہ مکہ جاتے ہین۔ اور اگر گہوڑون پر سوار ہون
تو جاننا کہ اون کا ارادہ مدینہ کا ہے۔ اگر اوتہون نے ایسا کیا تو ہم بہی کچھ کمی نہین کرنے کے
اون سے خوب مقابلہ کرین گے۔ علی کہتے ہین مین گیا۔ اور اون کے پیچھے جا کر دیکھا
تو وہ اونٹون پر سوار ہوئے اور گہوڑون کو ساتہہ ساتہہ باندہ لیا۔ اور مکہ کی طرف چلدئے
مین راستہ سے بچ بچ کر آتا۔ کہ جہان تک ہوسکے کوئی مجہے دیکھے نہین۔ رسول اللہ صلعم
نے مجھ سے کہدیا تہا کہ کوئی دیکھے نہین دہپر آکے رسول اللہ صلعم سے سارا حال کہدیا کہ وہ مکہ گیے

۲۰۸۔ سعد بن ربیع کی شہادت اور اپنی قوم کو وصیت

رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ مقتولون
کو جا کر دیکھے۔ اوس نے سعد بن ربیع الانصاری کو دیکھا کہ اوسمین فقط ایک رمق جان باقی
ہے۔ سعد نے اوس سے کہا۔ کہ میرا اسلام رسول اللہ صلعم سے کہنا اور کہنا کہ خدا تعالی
آپ کو وہ بہتر سے بہتر جزا دے جو اوس نے اپنے کسی نبی کو اوس کی امت کے سبب سے
دی ہو۔ اور میری قوم کو بہی سلام کہنا۔ اور اون سے کہنا کہ اگر تم مین ایک شخص بہی زندہ
رہے اور رسول اللہ کو تمہارے ہوتے ہوے کوئی ایذا پہونچ جائے تو یاد رکہو کہ خدا تعالی
کے سامنے تمہارے لیے کوئی عذر نہ ہوگا۔ یہ کہا۔ اور کہنے کے بعد مر گیا۔

۲۰۹۔ حمزہ کی شہادت اور ناک کان کاٹنا اور رسول اللہ کا اور بی بی صفیہ کا رنج۔

اور حمزہ اوس وادی کے بطن مین ملے۔ اون کے
پیٹ مین سے کلیجہ نکال لیا اور کان ناک کاٹ
ڈالے گئے تہے۔ جب رسول اللہ صلعم نے دیکھا تو فرمایا۔ کہ اگر صفیہ اس سے آزردہ نہ ہوتی

اور میرے بعد یہی طریقہ سنت نہ ہوجاتا۔ تو مین حمزہ کو یہین چھوڑ دیتا کہ اونہین زمین کے درندہ اور آسمان کے پرندے کہا جاتے۔ اگر اللہ تعالی اسنے مجھے قریش پر غلبہ دیا تو اون کے تیس آدمی کی ناک کان کاٹون گا۔ اور مسلمانون نے بھی کہا کہ ہم اون کے ایسے ناک کان کاٹین گے کہ عربون مین کسی نے کبھی ایسے نہ کاٹے ہون گے مگر اس بات مین اللہ تعالی نے ایک آیت نازل فرمائی۔ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهٖ ط وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ط وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ط

(اور اے مسلمانو۔ دین کی بحث مین مخالفین کے ساتھ سختی بھی کرو تو اوتنی ہی سختی کرو جتنی تمہارے ساتھہ کی گئی ہے۔ اور اگر مخلوق کی ایذا پر صبر کرو۔ تو بہرحال صبر کرنے والون کے حق مین صبر بہتر ہے۔ اور تم مخالفون کی ایذاؤن پر صبر کرو۔ اور اے پیغمبر خدا کی توفیق بدون تم صبر کر بھی نہین سکتے ہو۔ اور ان مخالفون کے حال پر افسوس نہ کرو۔ اور یہ لوگ جو تمہاری مخالفت مین تدبیرین کیا کرتے ہین ان سے تنگ دل نہ ہو کیونکہ جو لوگ پرہیزگاری کرتے ہین اور جو لوگون کے ساتھہ حسن سلوک سے پیش آتے ہین۔ اللہ اون کا ساتھی ہے) اسواسطے رسول اللہ نے اونہین معاف کر دیا۔ اور صبر فرمایا۔ اور اپنے اصحاب کو ناک کان کاٹنے کی ممانعت کر دی۔

پھر بی بی صفیہ بنت عبد المطلب آئین۔ رسول اللہ نے اون کے آنے کی خبر سنکر اون کے بیٹے زبیر سے کہدیا کہ اونہین لوٹا دے تا کہ وہ اپنے بھائی حمزہ کی صورت اس طرح کی نہ دیکھین۔ زبیر نے راستہ مین جا کر اون سے کہا کہ نبی صلعم ایسا فرماتے ہین صفیہ نے کہا مجھے معلوم ہے حمزہ کے ناک کان کاٹے گئے ہین۔ یہ بات اللہ کے

راستہ مین کوئی بڑی بات نہین ہے اس سے اگرچہ دل کو صدمہ ہوتا ہے مگر خدا ہمین
اس کا ثواب دیگا - مین صبر کرتی ہون - زبیر نے جا کر نبی صلعم سے کہا تو آپ نے
فرمایا کہ اچھا آنے دو - پہر وہ آئین اور اون پر نماز پڑہی اور انا اللہ وانا الیہ راجعون کہا
پہر رسول اللہ صلعم کے حکم سے اونہین دفن کردیا گیا -

۲۱۰ - قزمان کی موت کفر کی حالت مین اور مخیریق یہودی کا مسلمانون کی طرف سے مارا جانا

مسلمانون مین ایک شخص تھا جس کا نام قزمان تھا - رسول اللہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ اہل النار
سے ہے - وہ احد کے روز خوب اچھی طرح سے مسلمانون کی جانب سے لڑا -
اور سات آٹھ مشرکین کو قتل کیا - پہر زخمی ہوگیا - لوگ اوسے اٹھا کر اوس کے گھر لے
گیے وہان اوس سے مسلمانون نے کہا تجھے جنت کی بشارت ہو قزمان - کہا کیون
مین تو اسلام کے لیے نہین لڑا - بلکہ اپنی قوم کی حمایت کے واسطے لڑا ہون - پہر اوس
پر زخم کی طرف سے بڑی تکلیف ہوئی - اس واسطے اوس نے تیر لیا اور اپنی انتڑیان
اوس سے کاٹ ڈالین - اوس سے خون نکل نکل کر مر گیا - جب رسول اللہ کو اوسکی
خبر پہونچی تو فرمایا اشہد انی رسول اللہ -

اور جو لوگ مسلمانون کی طرف سے مارے گئے اونہین مین ایک شخص مخیریق
یہودی بہی تھا - اوس نے لڑائی کے دن یہودیون سے کہا - اے یہود یہ دن تمہارے
لیے ہی تمکو معلوم ہی کہ محمدؐ کی نصرت و تائید تم پر ضروری ہے یہودیون نے کہا آج تو سبت کا دن
ہے - اوس نے کہا سبت اس کام مین کوئی چیز نہین ہے - اور اپنی تلوار اور دوسرے
تمام ہتیار زیب بدن کرکے آیا - اور کہا اگر مین مرجاؤن تو میرا مال محمدؐ کا مال ہے جو چاہے
وہ کرے - پہر میدان جنگ مین آیا - اور آکر مارا گیا رسول اللہ نے اوس کی نسبت

فرمایا کہ مخیریق نہایت عمدہ یہودی تھا۔

۲۱۱۔ الیمان مسلمان کا قتل مسلمانون کے ہاتھ سے۔ الیمان حذیفہ کا باپ بھی مارا گیا۔ اوسے اتفاقاً مسلمانون ہی نے مار ڈالا رسول اللہ صلعم نے اوسے اور ثابت بن قیس بن وقش کو عورتون کے ساتھہ بھیجا تھا۔ یہ دونو بوڑہے تھے۔ اون مین سے ایک نے دوسرے سے کہا ہم کس کا انتظار کرین۔ ہم اپنی تلوارین لیکر رسول اللہ کے پاس کیون نہ جائین وہان شاید اللہ تعالیٰ ہمین شہادت نصیب کر دے۔ چنانچہ وہ نکلے۔ اور لڑائی کے وقت لوگون کی بہیڑ مین گہس گیے اون کو مسلمانون کی علامت جو اونہون نے مقرر کرکہی تہی معلوم نہ تہی۔ اس لیے ثابت تو مشرکون کے ہاتھ سے مارا گیا اور الیمان پر مسلمانون کی ہی تلوارین برسین اور بے جانے اوسے مار ڈالا حذیفہ نے کہا یہ میرا باپ ہے میرا باپ ہے مگر اوس کا کام اتنے مین ہو ہی چکا۔ مسلمان بولے ہمین معلوم نہ تھا۔ حذیفہ نے کہا تو اللہ تعالیٰ تم قاتلون کو مغفرت عطا فرمائے رسول اللہ صلعم نے چاہا۔ کہ اوس کی دیت حذیفہ کو دین۔ مگر حذیفہ نے دیت بھی مسلمانون کو معاف کر دی۔

۲۱۲۔ شہدا کا قبر دن مین دفن کیا جانا بعض مسلمانون نے اپنے مقتول اُٹھائے اور مدینہ کو لے چلے۔ رسول اللہ نے فرمایا جہان وہ مارے گیے ہین اونہین اوسی جگہہ دفن کر دیا جائے۔ اور حکم دیا کہ دو دو تین تین ایک ہی قبر مین دفن کرین۔ اور جو اون مین زیادہ قرآن جانتا ہو اوسے قبلہ کی طرف رکہین۔

نبی صلعم نے اون پر نماز پڑہی۔ جب کوئی شہید آتا تو حمزہ کو اوس کے ساتھہ شریک کر لیا کرتے۔ اور دو دو پر نماز پڑہتے تہے اور ایک قول ہے کہ نو نو آدمی آپ لیتے تہے

اور اون مین حمزہ کو دسوان کرتے اور اون پر نماز پڑہتے تہے۔ حمزہ کو قبر مین علی ابوبکر عمر اور زبیر نے آتارا تہا۔ اور رسول اللہ صلعم اون کی قبر پر بیٹھے تہے۔

اور رسول اللہ نے یہ بہی حکم دیا تہا۔ کہ عمرو بن الجموح اور عبداللہ بن حزام دونو ایک ہی قبر مین دفن کئے جائین۔ اور فرمایا کہ یہ دونو دنیا مین سچے دلی دوست تہے۔

۲۱۴ - رسول اللہ کی واپسی مدینہ کو اور مقتولین پر وارثون کا نوحہ اور زاری۔

پہر جب شہدا دفن ہو گئے۔ تو رسول اللہ صلعم میدان جنگ سے واپس ہوئے۔ یہان آپ سے حمنہ بنت جحش ملی۔ لوگون نے اوسے اوس کے بہائی عبداللہ کے قتل کی خبر سنائی اوس نے سنکر استرجاع پڑہا۔ پہر کسی نے اوس سے کہا تیرا بہائی حمزہ بہی مارا گیا۔ اوس کے واسطے اوس نے استغفار کیا پہر ایک نے کہا تیرا شوہر مصعب بن عمیر بہی مارا گیا۔ اسے سنکر وہ بلبلا گئی اور چلا پڑی۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ عورت کو اپنے مرد کا بڑا اخیال ہوتا ہے۔

جب مدینہ مین آپ تشریف لائے تو آپ کا گزر انصار کے ایک گھر پر ہوا۔ وہان آپ نے نوحہ و بکا کی آواز سنی۔ اوس سے آپ بہی رونے لگے اور آنکھون مین آنسو بہر آئے اور فرمایا کہ حمزہ پر کوئی بہی رونے والا نہین ہے۔ یہ سنکر سعد بن معاذ بنی عبدالاشہل کے گھر کو گیا۔ اور اون کی عورتون سے کہا کہ وہ جائین اور حمزہ پر جا کر روئین (رونے کی ممانعت چلا کر غالباً اس کے بعد ہوئی ہے۔ یا یہ روایت محبان اہل بیت کی ہوگی)

رسول اللہ انصار کی ایک عورت کی طرف ہو کر گزرے۔ جب اوس سے لوگون نے کہا کہ اوس کا باپ اور شوہر دونو مارے گئے تو کہا رسول اللہ کیسے ہین۔ لوگون نے کہا بحمد اللہ وہ تو تیرے دل کی خواہش کے موافق زندہ و سلامت ہین۔ کہا مجہے

اونہیں دکہاؤ۔ جب اوس نے آپ کو دیکھا تو کہا کیسی ہی مصیبت کیون نہ پڑے اگر آپ ہین تو وہ کچھ بہی نہین ہے۔

اور رسول اللہ مدینہ کو اوسی لڑائی کے دن سیبت کے روز ہی لوٹ آئے تہے۔

غزوۂ حمراء الاسد

۲۱۴۔ رسول اللہ کا حمراء الاسد تک جانا جب اتوار کی صبح ہوئی تو رسول اللہ کے موذن نے غزوہ کے لیے لوگون کو پکارا۔ اور آپ نے فرمایا کوئی اور لوگ نہین بلکہ وہ ہی لوگ جو کل ہمارے ساتھ تہے ہمارے ساتھ چلین۔ یہ اس لیے آپ نکلے تہے کہ کفار سمجھین مسلمانون مین قوت ہے۔ اس واسطے آپ کے ساتھ زخمی بہی چلے جو مشکل سے چل سکتے تہے چلتے چلتے حمراء الاسد تک یہ لوگ پہونچے۔ جو مدینہ سے سات میل پر ہے۔ پہر آپ وہان دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ تین روز مقیم رہے۔

۲۱۵۔ ابو سفیان کا مدینہ پر تاخت کا ارادہ اور معبد کا اوسے روک دینا اور رسول اللہ کی واپسی مدینہ کو۔ معبد الخزاعی اس مقام پر رسول اللہ سے ملا۔ خزاعہ کے مسلمان اور مشرک سب کے سب تہامہ مین رسول اللہ کے لیے نصیحت کے تہیلے تہے۔ معبد مشرک تہا۔ اوس نے رسول اللہ سے کہا۔ کہ جو نقصان آپ کو پہونچا ہم کو بہت ہی برا معلوم ہوا ہے۔ پہر نبی صلعم کے پاس سے نکل کر چلا گیا۔ اور روحا کے مقام پر ابو سفیان اور اوس کے ساتہیون سے ملا۔ جنہون نے مصمم ارادہ کر لیا تہا کہ لوٹ کر مدینہ آئین اور اپنے زعم مین مسلمانون کا استیصال کر ڈالین۔

جب ابو سفیان نے معبد کو دیکہا۔ تو پوچہا۔ کہو کچھ خبرین۔ معبد نے کہا محمدؐ اپنے

اصحاب کو لیکر نکلے ہین۔ اور اون کے ساتھ ایک ایسی دلیر جماعت ہے کہ مین نے
کبھی ایسی دیکھی ہی نہین۔ اور وہ لوگ بھی اون کے ساتہہ ندامت کر کے مل گئے ہین
جو اون سے پہلے الگ ہو گئے تھے۔ دیکھ تو شاید یہان سے کوچ بھی نہ کرے
کہ گھوڑون کی پیشانیان تجھے نظر آجائینگی۔

ابوسفیان نے اوس سے کہا۔ کہ ہم نے رجعت کا ارادہ کیا ہے اور چاہتے ہین
کہ اون کا جا کر استیصال کر دین اور جو باقی رہے ہین اونہین میٹا دین۔ معبد نے کہا
میری رائے نہین ہے کہ تو جائے۔ اور اوسے منع کر کے لوٹا دیا۔ یہین کہین راستہ
مین ابوسفیان کو عبدالقیس کے کچھ شتر سوار ملے۔ ابوسفیان نے اون سے کہا کہ
محمد سے تم میرا ایک پیغام کہدینا۔ اور اس کے بدلہ مین تمہین عکاظ مین زبیت (یعنی
انجیر) سے یہ اونٹ بہروا دون گا۔ اونہون نے کہا اچھا۔ تب ابوسفیان نے اون سے
کہا۔ کہ اوسؐ سے کہدو۔ کہ قریش کا ارادہ ہے کہ وہ محمدؐ کو اور اوس کے اصحاب کو آکر
بیخ و بن سے غارت کر ڈالین۔ یہ شتر سوار رسول اللہ سے حمراء الاسد مین ملے۔ اور
آپ کو یہ خبر سنادی۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل ط
پھر رسول اللہ مدینہ کو لوٹ آئے۔

۲۱۶۔ معاویہ بن المغیرہ اور عمرو بن عبید اللہ کی گرفتاری اور قتل۔ جب رسول اللہ صلعم مدینہ کو واپس آتے تھے تو اوس وقت راستہ مین معاویہ بن المغیرہ بن ابی العاص
اور ابوعزہ عمرو بن عبید اللہ الجمجی آپ کے ہاتہہ آگئے۔ یہ دو تو حمراء الاسد مین مشرکین سے
پیچھے رہ گئے تھے جس وقت مشرکین نے وہان سے کوچ کیا ہے تو یہ لوگ سو رہے
تھے۔ وہ اونہین سوتا ہی چہوڑ کر چلدے تھے۔

ان مین سے ابوعزہ تو بدر کی لڑائی مین بہی گرفتار ہوا تھا - اور رسول اللہ نے اوسے بغیر فدیہ لیے چھوڑ دیا تہا - اوس نے عرض کیا تہا کہ مین بڑا عیالدار اور غریب ہون رسول اللہ نے اوس سے عہد لے لیا تہا کہ وہ آپ سے نہ تو لڑیگا اور نہ آپ کی لڑائی مین کسی کی مدد کریگا - مگر وہ خلاف عہد و پیمان مشرکین کے ساتھ احد کی لڑائی مین آیا - اور اونہین مسلمانون کے برخلاف بہڑکایا جب وہ رسول اللہ کے سامنے آیا تو کہا محمد مجھ پر احسان کر آپ نے فرمایا - لایلدغ المومن من جحر مرتین (مومن ایک ہی سوراخ سے اپنا ہاتھ دو مرتبہ نہین کٹواتا) پہر آپ کے حکم سے اوس کو قتل کر دیا گیا -

رہا معاویہ بن المغیرہ بن ابی العاص بن امیہ - یہ وہ شخص تہا جس نے حمزہ کے ناک کان کاٹے تہے - اور اور لوگ جو ناک کان کاٹتے تہے اون کے ساتھ یہ بہی ناک کان کاٹتا پہرتا تہا - یہ راستہ بہول گیا تہا - جب صبح ہوئی تو عثمان بن عفان کے گہر آیا دیکہتے ہی عثمان نے کہا - تو نے مجھے بہی ہلاک کیا اور اپ بہی ہلاک ہوا - یہ کہان تو نکل آیا کہا تو میرا نہایت قریب کا رشتہ دار ہے مین تیرے پاس آیا ہون کہ تو مجھے پناہ دے عثمان نے اوسے اپنے گہر مین رکھ لیا - اور رسول اللہ کے پاس چلے کہ اوسکی شفاعت کرین - جب رسول اللہ نے سنا کہ معاویہ مدینہ مین ہے تو فرمایا کہ اوسے ہلاک کرین لوگ دوڑے اور عثمان کے مکان سے نکالا - اور نبی صلعم کے پاس لے گئے عثمان نے قسم کہائی کہ جس نے آپ کو سچا نبی کر کے بہیجا ہے مین اسی کے واسطے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا تہا - کہ اوس کے لیے امن مانگون - اسے آپ مجھے بخش دیجئے آپ نے اوسے حضرت عثمان کو دیدیا - اور کہدیا کہ اگر تین روز سے زیادہ یہان کہین رہیگا تو مین تجھے قتل کر ڈالونگا - حضرت عثمان نے اوس کا سامان سفر درست

گیا۔ اور کہا یہان سے چلا جا۔ اور رسول اللہ صلعم حمراء الاسد کو گئے۔ اور معاویہ وہان ٹھیرا رہا کہ نبی صلعم کے اخبار معلوم کرے۔ جب چوتھا روز ہوا تو آپ نے فرمایا۔ کہ معاویہ یہان کہین قریب مین ہے دور نہین گیا۔ اوس کی تلاش کرو لوگون نے ڈھونڈھا۔ تو زید بن حارثہ اور عمار کو مل گیا۔ اونہون نے اوسے حماۃ مین جا پکڑا۔ اور دونو نے اوسے مار ڈالا یہ معاویہ عبد الملک بن مروان کا نانا تھا۔

۲۱۷۔ حسن اور حسین کی پیدائش وحمل اور جمیلہ زوجہ حنظلہ

کہتے ہین کہ اسی ۳ہجری مین حسن بن علی نصف ماہ رمضان مین پیدا ہوئے تھے۔ اور بی بی فاطمہ پھر حاملہ ہوگئی تھین۔ حسن کی ولادت اور حسین کے حمل مین پچاس دن کا فرق تھا اسی سنہ مین جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی بن سلول زوجہ حنظلہ بن ابی سفیان غسیل الملائکہ بھی ماہ شوال مین حاملہ ہوئی تھین۔

۴ ہجری

غزوۃ الرجیع

۲۱۸۔ بنی عضل اور قارہ کے پاس سے مسلمانون کا جانا اور اون کا غدر

اس ۴ہجری کے ماہ صفر مین غزوۃ الرجیع کا واقعہ ہوا اوس کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ بنی عضل اور قارہ نبی صلعم کے پاس آئے تھے۔ اور کہا تھا کہ ہم لوگون مین اسلام آگیا ہے۔ آپ کچھ ایسے آدمی ہمارے یہان بھیجئے۔ کہ وہ ہم کو دین سکھائین قرآن پڑھائین۔ رسول اللہ صلعم نے اون کے ساتھ چھ آدمی بھیجدے۔ اور اون پر عاصم بن ثابت کو اور ایک قول مین ہے

ہے کہ مرثد بن ابی مرثد کو امیر مقرر کیا۔

جب یہ لوگ یہان سے روانہ ہوکر ہداۃ مین پہونچے۔ تو بنی عضل اور قارہ نے غدر کیا اور ہذیل کے ایک حی کو جسے بنی لحیان کہتے تھے پکارا۔ اونہون نے سو آدمی اون کی مدد کو بھیجدئے۔ اور مسلمانون نے ایک پہاڑ مین پناہ لی۔ مگر اونہون نے مسلمانون سے کہا۔ کہ اپنے آپ کو ہمارے حوالہ کردو۔ اور اون سے عہد و پیمان کیا۔ عاصم نے کہا واللہ مین تو کافر کا اعتبار نہین کرتا اور اوس کے عہد کو نہین مانتا اور دعا مانگی۔ کہ اللہ تعالیٰ تو اس کی اپنے نبی کو خبر کردے۔ اور پھر وہ اور مرثد بن ابی مرثد اور خالد بن البکیر اون سے لڑے اور مارے گئے۔ اور ابن الدثنہ اور خبیب بن عدی اور ایک اور شخص نے (جس کا نام عبداللہ بن طارق تھا) اپنے آپ کو اون کے حوالہ کردیا۔ حوالہ کرتے ہی اونہون نے اونہین باندہ لیا۔ اس پر اوس تیسرے شخص نے کہا کہ یہ تو پہلے ہی اونہون نے غدر کیا۔ مین تو ان کی اطاعت نہین کرتا۔ اسواسطے اوسے اونہون نے مار ڈالا۔ اور خبیب اور (زید) ابن الدثنہ کو وہ لوگ لے گئے اور مکہ مین جاکر بیچ ڈالا۔

۲۱۹۔ خبیب کو بنی الحارث کا خریدنا اور اوسکا قتل اور دو رکعت نماز۔

ان مین سے خبیب کو تو بنی الحارث بن عامر بن نوفل نے لے لیا۔ اس خبیب نے حارث کو احد کی لڑائی مین مارا تھا۔ اسی لیے اونہون نے اوسے لے لیا تھا کہ قتل کردین۔ ایک روز خبیب نے حارث کی بیٹیون مین کسی سے استرہ مانگ لیا۔ کہ وہ اپنے قتل کی تیاری کے واسطے موئے زہار صاف کرے۔ اون کے یہان کا کوئی ننہا بچا گھٹنون چلتے چلتے خبیب کے پاس چلا گیا۔ اور اوس کی ران پر جا بیٹھا

اور استرہ خبیب کے ہاتھ مین تہا - عورت یہ دیکھتے ہی چیخ مار کر چلا پڑی - خبیب نے کہا تو ڈرتی ہے کہ مین اوسے مار ڈالون گا - ہم لوگ غدر نہین کیا کرتے - خبیب کے بعد یہ عورت کہا کرتی تہی کہ مین نے کوئی اسیر خبیب سے بہتر نہین دیکھا - اوس وقت مکہ مین پہل کا نام نشان بہی نہ تھا - مگر خبیب کے پاس انگور کے خوشہ ہوتے اور وہ کہاتا ہوتا تھا - اللہ تعالی اوسے اپنے پاس سے رزق پہونچاتا تہا - غرض جب حرم سے خبیب کو قتل کے لیے لے چلے - تو کہا ذرا مجھے لوٹا دو کہ مین دو رکعت نماز پڑہ لون اس لیے اونہون نے اوسے اس قدر مہلت دی - کہ اوس نے دو رکعتین پڑہین - چنانچہ اُسی وقت سے یہ سنت مقرر ہو گئی ہے کہ جو پکڑ کر مارا جائے وہ دو رکعت پڑہ لیا کرے - پہر خبیب نے کہا - کہ اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ موت سے گہبرا گیا تو مین اور بہی نماز پڑھتا - اوس نے یہ ابیات کہی ہین -

ولست اُبالی حین اُقتل مُسلماً	علی اَیِّ شِقٍّ کان فی اللہ مَصرعی
اگر مین مسلمان مارا جاؤن تو کسی طرح بہی اللہ کے راستہ مین میرا قتل ہو مجھے اوسکی کچھ بہی پروا نہین ہے	
وذلک فی ذات الالٰہ وان یشأ	یُبارک علی اوصال شِلوٍ مُمزَّعٖ
اور یہ میرا قتل تو اللہ کے لئے ہے اگر وہ چاہے تو میرے بدن کے متفرق ٹکڑون مین بہی برکت دیسکتا ہے	

اور یہ بہی کہا "اے اللہ تو اون کو شمار کر اور اون سب کو قتل کر دے" پہر اوسے اون لوگون نے قتل کے بعد صلیب پر چڑہا دیا -

۲۲۰ - عاصم اور ابن الدثنہ کا قتل اور رسول اللہ سے اصحاب نبی کی محبت

رہا عاصم بن ثابت - سو اوسے اونہون نے چاہا کہ سلافہ بنت سعد کے ہاتھ بیچ ڈالین - سلافہ نے نذر مانی تہی کہ اوس کی کہوپری مین شراب پیون گی - کیونکہ عاصم نے اوس کے دونو

بیٹون کو احد مین قتل کیا تہا - مگر شہد کی مکہیان آئین اور اونہون نے اوس کی کہوپری
مین چہتا بنالیا - اس لیے اونہون نے کہوپری کو چہوڑ دیا کہ رات مین لے لین گے
مگر اسی مین اللہ تعالیٰ نے سیلاب بہیجا - اور عاصم کی لاش اوسمین بہہ گئی - عاصم
نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تہا کہ کبہی مشرک کو نہ چہوٴنگا - اور نہ کسی مشرک کو اپنا بدن
چہواوٴن گا - اس لیے اللہ تعالیٰ نے جیسے اوس کی زندگانی مین اوسے مشرک
سے بچایا اوسی طرح اوس کے مرنے کے بعد بہی اوسے مشرکون سے بچایا -

اب زید بن الدثنہ کا حال سنئے - صفوان بن امیہ نے اوسے اپنے غلام نسطاس
کے ساتھ تنعیم کو بہیجا - کہ وہان اوسے قتل کردے - اور اوس کے دونو بیٹون
کا عوض لے - نسطاس نے ابن الدثنہ سے پوچہا - کیا تو اوس سے خوش ہوگا
کہ محمدؐ ہمین تیرے بجاے مل جائے اور ہم اوسے قتل کر ڈالین اور تو اپنے گہر والون
مین چلا جاے - اوس نے کہا مین ہرگز یہ پسند نہین کرتا کہ محمدؐ جہان ہین وہان
اون کے ایک کانٹا بہی لگے - اور مین اپنے گہر مین بیٹہون - اس پر ابوسفیان نے
کہا کہ مین نے کسی شخص کو کسی سے ایسی محبت کرتے نہین دیکہا جیسی محمدؐ کے
اصحاب محمدؐ سے کرتے ہین - پہر ابن الدثنہ کو نسطاس نے قتل کر دیا -

رسول اللہ کا عمرو بن امیہ کو ابوسفیان کے قتل کے لیے بہیجنا

۲۲۱ - عمرو بن امیہ کا ابوسفیان کے قتل کو جانا اور ظاہر ہو جانے پر بہاگنا -

جب عاصم اور اوس کے ہمراہی مارے گئے تو رسول اللہ نے عمرو بن امیہ الضمری کو ایک اور
انصاری ساتہہ کرکے بہیجا - کہ ابوسفیان بن حرب کو جاکر مار ڈالین - عمرو کہتا ہے کہ مین

گھر سے جب نکلا تو میرے ساتھ ایک اونٹ تھا۔ اور جو شخص میرے ساتھ ہوا تھا وہ بیمار تھا۔ اوسے مین نے اپنے اونٹ پر چڑھا لیا تھا۔ رفتہ رفتہ اس طرح ہم بطن یاجج مین پہونچے۔ اور وہان ہم نے اپنے اونٹ کو گھاٹی مین دہنگنا لگا کر چھوڑ دیا۔ اور اپنے ساتھی سے کہا کہ چلو ابو سفیان کے پاس چلین۔ اور اوسے مار ڈالین۔ اگر کوئی خطرہ پیدا ہو جاے تو تو اونٹ کے پاس آنا اور اوس پر سوار ہوکر رسول اللہ کے پاس چلے جانا اور جاکر آپ کو تمام باتون کی خبر کر دینا۔ اور میرا کچھ خیال نہ کرنا مین اس ملک کے راستون سے خوب واقف ہون اپنا بندوبست خود کر لون گا۔

یہ باتین کرکے ہم مکہ مین گیسے۔ میرے ہاتھ مین ایک خنجر تھا۔ کہ اگر کوئی انسان مجھے روکے تو اوسے اوس سے مار ڈالون۔ میرے رفیق نے کہا چلو طواف تو کر لین اور دو رکعت نماز تو پڑھ لین۔ مین نے اوس سے کہا کہ مکہ والے اپنے گھرون کے آگے صحنون مین بیٹھے ہین۔ اور مجھے وہ خوب جانتے ہین۔ یہی باتین کرتے ہوئے ہم رفتہ رفتہ بیت مین پہونچے۔ اور طواف بھی کیا اور نماز بھی پڑھی۔ پھر ہم وہان سے نکل کر باہر آئے۔ اور ایک طرف ہوکر گزرے وہان کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے کسی نے مجھے پہچان لیا۔ اور چلا کر بولا۔ کہ یہ عمرو بن امیہ ہے۔ یہ سنتے ہی مکہ والے ہماری طرف دوڑے۔ اور بولے کہ وہ یہان کچھ شرارت کرنے کے لیے آیا ہوگا ورنہ اوس کا یہان کیا کام۔ کیونکہ وہ زمانہ جاہلیت مین بڑا خونریز شیطان مشہور تھا عمرو کہتا ہے کہ مین نے اپنے ہمراہی سے کہا۔ چلو اب اپنی جان بچاؤ۔ مجھے اسی بات کا اندیشہ تھا۔ اب ابو سفیان کا قتل تو ممکن نہین۔ تو اپنی جان بچا پھر ہم نکلکر بھاگی اور پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اور ایک غار مین جا چھپے۔ وہان رات گزاری۔ کہ ہماری تلاش

موقوف ہو جائے تو کچھ نکلنے کا بندوبست کرین۔

۲۲۲۔ عمرو کا عثمان بن مالک کو مارنا اور مدینہ پہونچنا اور خبیب کی لاش اور قریش کے جاسوس

عمرو کہتا ہے کہ ہم ابھی اوسی غار مین ہی تھے کہ عثمان بن مالک التیمی وہان ایک اپنے گھوڑے کے واسطے آیا اور غار کے دروازے پر آکر کھڑا ہوا۔ مین اوسے دیکھکر باہر نکلا۔ اور ایک خنجر اوس کے مارا جس سے اوس نے ایسی چیخ ماری کہ مکہ والون نے اوسے سن لیا۔ اور اوس کی طرف دوڑتے آئے۔ مین پہر اوسی جگہ جہان چھپا تہا جا گسا لوگون نے اوسے آکر دیکھا تو اوس مین ایک رمق جان باقی تھی۔ پوچھا کہ تجھے کس نے مارا۔ کہا عمرو بن امیہ نے اور اسی مین مر گیا۔ یہ نہ بتا سکا کہ مین کہان چھپا ہوا ہون پہر لوگ اوس کے قتل کی باتون مین لگ گئے۔ اور مجھے بہول گئے۔ اور اوسے اٹھا کر لے گئے۔ ہم دو روز تک غار مین رہے۔ جب سکون ہو گیا تو ہم نکلکر تنعیم کو چلے۔ دہان دیکھتا کیا ہون کہ خبیب لکڑی پر مصلوب ہے۔ اور اوس پر نگران مقرر ہین مین اوس لکڑی پر چڑہا۔ اور خبیب کی لاش کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لے چلا۔ کوئی چالیس قدم نہین چلا تہا کہ لوگون نے مجھے دیکھ لیا۔ اس واسطے مین نے اوسے ڈالدیا۔ اور بہاگ چلا۔ وہ میرے پیچھے بہت ہی دوڑے۔ مگر مین نے ایسا راستہ لیا کہ وہ مجھے نہ پکڑ سکے۔ اور عاجز ہو کر لوٹ گئے اودہر میرا ہمراہی جب بہاگا تو اونٹ کے پاس گیا۔ اور چڑہکر نبی صلعم کے پاس پہونچا۔ اور سارا حال جا کر بیان کر دیا۔ خبیب کا حال اس کے بعد پہر معلوم نہین اوسے پہر کسی نے نہین دیکھا۔ خدا جانے زمین کہا گئی یا کہان گیا۔

عمرو کہتا ہے۔ کہ مین بہاگتے بہاگتے ضجنان کے ایک غار مین پہونچا۔ میرے پاس

میرے قوس اور تیر تھے۔ مین اوس غار مین ہی تہا۔ کہ بنی الدئل کا ایک شخص جو آنکھون کا اعور اور قد کا بڑا طویل تہا بکریان ہنکالتا ہوا وہان آیا۔ اور بولا کہ تو کون ہے۔ مین نے کہا کہ مین بنی الدئل سے ہون۔ اس پر وہ لیٹ گیا۔ اور گیت گانے لگا اور بولا۔

ولست بمسلم ما دمت حیا	ولست ادین دین المسلمینا

جب تک میری زندگی ہے مین تو مسلمان نہین ہوتا مسلمانون کے دین کو مین کبھی اختیار نہ کرونگا

پہر جب وہ سو گیا تو مین نے اوسے مار ڈالا۔

پہر مین وہان سے بھی چلدیا۔ دیکھتا کیا ہون کہ دو شخص ہین جنہین قریش نے رسول اللہ صلعم کے حالات کے تجسس مین بہیجا ہے اون مین سے ایک کے تو مین نے تیر مارا اور قتل کر دیا اور دوسرے کو قید کر لیا۔ پہر مین نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آپ کو سارا حال سنایا۔ اس سے رسول اللہ ہنس پڑے اور مجھے دعاے خیر دی۔

۲۲۳۔ رسول اللہ کا نکاح بی بی زینب سے اسی سنہ ۴ھ مین رسول اللہ صلعم نے زینب بنت خزیمہ ام المساکین سے جو بنی ہلال سے تہین ماہ رمضان مین نکاح کیا۔ یہ پہلے طفیل بن الحارث کے نکاح مین تھین اور اوس نے طلاق دیدی تہی۔ اس سال حج کے ارکان مشرکون کے ہی ولایت مین ہوئے۔

واقعۂ بیر معونہ

۲۲۴۔ ابو براء کا رسول اللہ پاس آنا اور مسلمانون کا بیر معونہ پر جاکر عامر کے ہاتھ سے مارا جانا۔ اسی سنہ ۴ھ کے ماہ صفر مین کچھ مسلمان بیر معونہ پر مارے گیے اس کا واقعہ اس طرح ہوا تہا کہ ابو براء عامر بن جعفر ملاعب الاسنہ جو بنی عامر بن صعصعہ کا سید تھا مدینہ کو آیا تہا اور رسول اللہ صلعم کے واسطے ہدیہ لایا تہا۔ رسول اللہ نے اوس کے ہدیہ قبول نہین

کئے۔ اور فرمایا۔ کہ ابو براء مین مشرک کا ہدیہ نہین لیتا ہون۔ پھر اوس سے مسلمان ہونے کو کہا۔ اس سے نہ تو اوس نے ناراضی ظاہر کی۔ اور نہ مسلمان ہوا۔ بلکہ یہ کہا کہ یہ بات تو اچھی ہے۔ اگر آپ اپنے آدمیون کو نجد کو بھیجین اور وہان اسلام کی دعوت کرین تو مجھے امید ہے کہ وہ لوگ مسلمان ہو جائینگے۔ رسول اللہ نے کہا مجھے نجد والون کی طرف سے اندیشہ ہے کہ کہین وہ دہوکا نہ کرین۔ ابو براء نے کہا۔ مین اون کا ذمہ دار ہون۔ اس واسطے رسول اللہ نے ستر آدمی نجد کو بھیجے۔ جن مین منذر بن عمرو الانصاری حارث بن الصمہ حرام بن ملحان عامر بن فہیرہ وغیرہ تھے ایک روایت مین ہے کہ چالیس ہی تھے۔ یہ سب لوگ یہان سے گئے۔ اور بیر معونہ پر جا کر ٹھیرے۔ جو بنی عامر کے علاقہ اور حرہ بنی سلیم مین تھا۔

جب یہ لوگ وہان جا کر ٹھیرے تو اونہون نے حرام بن ملحان کو نبی صلعم کی تحریر کے ساتھ عامر بن الطفیل کے پاس بھیجا جب حرام وہان گیا تو عامر نے اوس تحریر کو نہ دیکھا اور حرام کو پکڑ کر قتل کر ڈالا۔ جب اوس کے برچھا مارا تو اوس نے کہا اللہ اکبر برب کعبہ میرا کام ہو گیا۔

پھر عامر بن الطفیل نے بنی عامر کو پکارا کہ مسلمانون کے مقابلہ مین مدد کرین۔ مگر وہ نہ آئے اور بولے۔ کہ ابو براء نے اون کو پناہ دی ہے۔ ہم اوس کا ذمہ نہین توڑینگے۔ تب عامر نے بنی سلیم کے عصیہ رعل ذکوان بطون کو آواز دی وہ اوس کی مدد کو نکلے۔ اور مسلمانون کو آکر گھیر لیا۔ مسلمان بھی اون سے لڑے اور لڑ کر کل مارے گئے۔

۲۲۵۔ کعب اور عمرو کا بچنا اور عمرو کا بنی عامر کے دو آدمیونکو مار ڈالنا اور حسان کا سعد اور زبیر کا عامر کو قتل کرنا

صرف ایک شخص کعب بن زید الانصاری بچ گیا۔ جب وہ مار کر ہٹے تو اوس مین ایک رمق

جان باقی تھی - پھروہ مدت تک زندہ رہا - اورخندق کی لڑائی مین مارا گیا - سواے اوسکے
دو شخص اوربھی بچ گئے جواون کے مویشی چرانے کو گئے تھے - ایک کا نام توعمرو بن امیہ
تھا اور ایک اور کوئی انصاری تھا (جس کا نام حارث بن الصمہ تھا) انہون نے چراگاہ
مین سے دیکھا کہ لشکر پر پرندے اُڑ رہے ہین - توآپس مین کہا - کہ کوئی حادثہ گزرا ہے - وہ
دیکھنے کو آئے تو یہان کیا دیکھتے ہین کہ تمام لوگ جنہین زندہ چھوڑ گئے تھے مقتول پڑے
ہین اور گھوڑے کھڑے ہین - عمرو نے کہا - چلو رسول اللہ صلعم کے پاس بھاگ چلین اور
جاکر آپکو خبر کردین - مگر انصاری نے کہا - کہ جب منذر بن عمرو سا شخص مارا گیا - اور جہان
وہ پڑا ہوا ہے وہان سے تو مین جانا پسند نہین کرتا - پھر وہ دشمنون سے لڑا اور لڑکر مارا
گیا - اور اونہون نے عمرو بن امیہ کو اسیر کرلیا لیکن جب عامر کو معلوم ہوا - کہ وہ بنی سعد
سے ہے تو اوس نے اوسے چھوڑ دیا -
پھر عمرو وہان سے چلا - اور چلتے چلتے قرقرہ مین پہونچا - وہان بنی عامر کے اوس سے
دو شخص ملے - اور اس کے پاس ٹھیرے - اِن سے اور رسول اللہ صلعم سے
عقد موافقت ہو چکا تھا - مگر عمرو کو یہ بات معلوم نہ تھی - وہ سمجھتا تھا کہ یہ بھی ہمارے
دشمن ہین - اس لیے عمرو نے اونہین مار ڈالا - پھر آکر نبی صلعم سے سب حال
بیان کیا - آپ نے فرمایا کہ تو نے جواون دو نو کو مار ڈالا ان کی مین دیت دون گا
پھر فرمایا کہ یہ سب خوبی ابو براکی ہے - اور رسول اللہ کو اس سے بڑا رنج ہوا -
ان مسلمان مقتولون مین عامر بن فہیرہ بھی تھا جس کی نسبت عامر بن الطفیل کہتا تھا کہ کون
شخص تھا کہ جب مارا گیا تو آسمان زمین کے درمیان اوسے فرشتون نے اُٹھایا تھا
لوگون نے کہا وہ عامر بن فہیرہ تھا -

حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہے ہیں جن میں وہ ابو براء کو عامر بن الطفیل سے انتقام لینے کی تحریص دلاتا ہے ۵

بنی اُمِّ البنین الم یرعکم	وانتم من ذوائب اهل نجد

اے بنی ام البنین تمہیں کیا اس سے کچھ تعجب اور اندیشہ نہیں ہوا۔ حالانکہ تم نجد والوں میں شرفا میں سے ہو

تهكم عامر بابي براء	ليخفره وما خطأ كعمد

کہ عامر نے ابو براء کے ساتھ ایسے بدسلوکی کی۔ کہ جس سے اوسکا عہد ٹوٹ گیا اور یہ اونہوں نے جان کر کیا حالانکہ خطا اور جان بوجھکر کرنے میں

اوس کی اور بھی ابیات ہیں۔ پھر کعب بن مالک نے بھی کہا ۵

لقد طارت شعاعا كل وجه	خفارة ما اجار ابو براء

جس امر کا ابو براء نے اجارہ لیا تھا وہ ٹوٹ پھوٹ کر چاروں طرف کو تتر بتر ہو گیا۔ کسی نے اوسکی رتی بھر پروانہ کی

اس کی اور بھی بیتیں ہیں۔ جب یہ اشعار ربیعہ بن ابی براء کے پاس پہونچے تو اوس نے عامر بن الطفیل پر حملہ کیا۔ اور اوس کے برچھا مارا۔ جس سے کہ وہ گھوڑے پر سے نیچے گر گیا۔ اور کہا کہ اگر میں مر جاؤں تو میرے خون کا عوض میرا چچا لیوے۔

اس واقعہ بیر معونہ کی نسبت اللہ تعالی کے یہاں سے یہ آیت قرآنی نازل ہوئی بلغوا قومنا عنا انا قد لقينا ربنا فرضي عنا ورضينا عنه (ہماری قوم کو ہماری خبر کردو۔ کہ ہم اپنے رب سے جا ملے اور وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اوس سے راضی ہوئے) مگر یہ آیت تلاوت سے منسوخ ہو گئی ہے۔

بنی النضیر کی جلاوطنی

۲۲۶۔ عامریوں کی دیت کی نسبت آپ کا بنی النضیر | اس کا سبب یہ ہوا تھا کہ عامر بن الطفیل نے

نبی صلعم کے پاس آدمی بہیجا اور جو دو شخص کے پاس گفتگو کو جانا اور اون کا دغا کا ارادہ
عامری عمرو بن امیہ نے قتل کردے تہے اون کی دیت مانگی۔ اس واسطے رسول اللہ صلعم نے کچہ لوگ لیے۔ جن مین ابوبکر عمر اور علی بہی تہے۔ اور بنی النضیر کے پاس اس معاملہ مین مدد لینے اور گفتگو کرنے کے واسطے آپ تشریف لے گئے (کیونکہ بنی النضیر اور بنی عامر حلیف تہے) بنی النضیر نے کہا اچہا ہم آپ کی مدد کرین گے۔ اور جیسا آپ چاہتے ہین اوسی طرح فیصلہ کرا دین گے۔ پہر وہ لوگ گوشون مین اکہٹے ہوئے اور رسول اللہ کے قتل کا مشورہ کرنے لگے۔ آپ ایک دیوار کے پاس بیٹہے ہوئے تہے۔ اوہون نے کہا کوئی شخص ایسا ہو جو اس مکان پر چڑہے اور ایک بڑا پتہر اوس پر سے محمد پر لڑہکا دے۔ اور اوسے مار ڈالے۔ تا کہ اوس کی طرف سے ہمارا کہٹکا مٹ جاے۔ عمرو بن حجاش نے کہا اچہا مین جاتا ہون۔ مگر سلّام بن مشکم نے منع کیا۔ اور کہا کہ وہ جانتا ہے۔ مگر اوہون نے اوس کا کہنا نہ مانا۔ اور عمرو بن حجاش مکان پر چڑہا۔ اسی مین رسول اللہ کے پاس آسمان سے خبر آئی کہ ان لوگون کا ایسا ایسا ارادہ ہے۔ آپ فوراً اُٹہہ کہڑے ہوئے اور اپنے اصحاب سے کہا کہ ٹہیرو مین آتا ہون۔ اور لوٹ کر مدینہ کو چلدئے۔ جب آپ کی واپسی مین دیر ہوئی تو آپ کے اصحاب آپ کی تلاش مین نکلے اور آپ کے پاس مدینہ پہ چلے آئے۔

۲۲۷۔ رسول اللہ کا بنی النضیر پر محاصرہ اور عبد اللہ بن ابی کا نفاق اور بنی النضیر کا خیبر اور شام کو نکلنا

پہر رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے بنی النضیر کا حال بیان کیا۔ اور مسلمانون کو اون کی لڑائی کے لئے حکم دیا۔ اور اون کو جا کر گہیرا۔ وہ اپنے قلعون مین جا کر متحصن ہو گئے۔ آپ نے اون کے نخل کٹوائے اور جلا دئے۔

عبداللہ بن ابی اور اوس کے ساتھ والون نے بنی النضیر سے کہلا بھیجا کہ تم جمے رہو اور اپنی حفاظت کرو۔ ہم تمہارے ساتھ ہین۔ اگر وہ تم کو قتل کرینگے تو ہم تمہارے ساتھ ہو کر اون سے لڑین گے۔ اور اگر تم لوگ اون پر جاؤ گے تو بھی ہم تمہارے ساتھ ہو کر اون پر چڑہائی کرین گے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اون کے دلون مین رعب ڈالدیا۔ اور اونہون نے نبی صلعم سے درخواست کی کہ اون کو جلا وطنی کی اجازت دیدین اور اونہین قتل نہ کرین۔ صرف اتنی عنایت کرین کہ جس قدر اونٹون مین وہ اپنا مال واسباب سوائے ہتیارون کے لیجائین اوس کی اجازت بھی دی جائے۔ رسول اللہ نے اسے منظور کرلیا۔ اس لیے اون مین سے کچھ تو خیبر کو چلے گیے اور کچھ شام کو نکل گئے۔ جو لوگ خیبر کو گیے تھے اون مین کنانہ بن الربیع اور حیی بن اخطب بھی تھے۔ اور اونہین ام عمرو عروۃ بن الورد کی عورت بھی تھی جسے اونہون نے اوس سے مول لے لیا تھا اور جو غفاریہ تھے۔

پھر بنی النضیر کے اموال حضرت کے خاص قبضہ مین آئے۔ اور جس طرح چاہا آپ نے اونہین تقسیم کردیا۔ مہاجرین اولین کو آپ نے اونہین بانٹ دیا۔ اور انصار کو اون مین سے کچھ نہ دیا۔ صرف سہیل بن حنیف اور ابودجانہ کو کچھ دیا تھا جنہون نے اپنے فقر کا حال آپ سے بیان کیا تھا۔

بنی النضیر مین سے کوئی مسلمان نہ ہوا۔ صرف یامین بن عمیر بن کعب جو عمرو بن حجاش کا ابن عم تھا اور ابوسعید بن وہب دو شخص مسلمان ہوئے تھے۔ ان کے اموال بھی انہین کو دیدئے گیے۔ اس وقت مدینہ پر آپ ابن ام مکتوم کو خلیفہ کر گئے تھے۔ اور رایت علی بن ابی طالب کے پاس تھا۔

غزوہ ذات الرقاع

۲۲۸-رسول اللہ کا غطفان پر جانا اور صلوۃ خوف اور بنی محارب کے ایک شخص کا آپ پر تلوار اٹھانا

اس نضیر کے واقعہ کے بعد رسول اللہ صلعم دو مہینے ربیع الاول اور ربیع الآخر مین مدینہ مین ہی تشریف فرما رہے - پھر نجد پر غزا کے لئے نکلے - اور غطفان کے بنی محارب اور بنی ثعلبہ کا ارادہ کیا - اور جا کر نخلہ مین قیام کیا - اسی غزوہ کو غزوۃ الرقاع کہتے ہین - (رقاع جمع رقعہ کے ہے رقعہ کے معنی پیوند کے ہین) کیونکہ یہ واقعہ ایک پہاڑ کے پاس ہوا تھا - جس کا رنگ سیاہ سپید سرخ تھا - (اور ان رنگون کے سبب سے اوس مین پیوند معلوم ہوتے تھے) مدینہ پر اس وقت آپ عثمان بن عفان کو خلیفہ کر گئے تھے - اس موقع پر رسول اللہ کا اگرچہ مشرکین سے سامنا ہوا مگر قتال نہین ہوا -

اور لوگون کو آپس مین ایک دوسرے سے خوف ہوا - اس واسطے صلوۃ خوف پڑھنے کا حکم آیا - راویون نے صلوۃ خوف مین بہت کچھ اختلاف کیا ہے - جس کا بیان کتب فقہ مین خوب دیا ہوا ہے -

بنی محارب کا ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا - اور آپ سے آپ کی تلوار دیکھنے کو مانگی - رسول اللہ نے اوسے دیدی - لیتے ہی اوس نے تلوار ہلائی - اور بولا محمد کیا مجھ سے نہین ڈرتے تم کہا نہین - پھر اوس نے کہا محمد مجھ سے نہین ڈرتے میرے ہاتھ مین تلوار ہے کہا نہین اللہ تجھ سے مجھے بچائے گا - پھر اوس نے تلوار رسول اللہ کو دیدی -

۲۲۹-بنی محارب کی ایک عورت کے شوہر کا انصاری پہرہ دار کو تیر مارنا اور اوسکا نماز مین مشغول رہنا -

اسی وقت مسلمانون نے بنی محارب کی ایک عورت پکڑ لی تھی - اوس وقت اوس کا شوہر

مکان پر نہ تھا۔ جب وہ گھر کو آیا اور حال معلوم ہوا۔ تو اوس نے قسم کھائی کہ اصحاب
نبی صلعم مین سے کسی کا جب تک خون نہ کرون کا تب تک دوسرا کام نہ کرون کا
یہ کہا اور رسول اللہ کے پیچھے پیچھے نکلا۔ رسول اللہ نے آکر ایک مقام پر قیام کیا
اور کہا کہ آج ہماری کون حفاظت کریگا۔ یہ سنکر ایک شخص مہاجرین سے اور ایک
شخص انصار مین سے اٹھا۔ اور بولے یا رسول اللہ ہم حراست کرینگے۔ اور جہان
رسول اللہ صلعم قیام پذیر تھے۔ وہان کھاٹی کے منھ پر جا کر پہرہ پر کھڑے ہو گیے۔ اول
شب مین مہاجری تو سو گیا اور انصاری پہرہ دینے لگا۔ اور اسی پہرہ کے وقت نماز پڑہنا
شروع کی ادہر سے اوس عورت کا شوہر آیا۔ اور اوسے دیکھکر جانا کہ یہ مسلمانون کا پہرہ
والا اور نگران ہے۔ پہر اوس کے ایک تیر مارا جو اوس کے بدن مین جا کر لگا۔ انصاری
نے اوسے نکالکر پہینک دیا۔ اور جیسے نماز پڑہتا تھا نماز پڑہتا رہا۔ پہر اوس نے ایک
اور تیر مارا۔ وہ بہی اوس کے آکر لگا۔ اوسے بہی اوس نے نکال کر پہینک دیا۔ اور نماز
حسب دستور پڑہنے لگا پہر اوس نے تیسرے بار ایک اور تیر مارا۔ جو اوس کے آکر لگا
اور اوس نے اوسے بہی نکالکر پہینک دیا۔ پہر رکوع مین گیا۔ اور سجدہ کیا۔ پہر اپنے
رفیق کو بیدار کیا اور سارا حال بتایا۔ اور وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔ جب اوس عورت کے مرد نے
دیکھا تو جان گیا کہ ان دونو کو اوس کا حال معلوم ہو گیا۔

مہاجری کو جب معلوم ہوا۔ کہ اوس انصاری کے تین تیر لگے ہین تو اوس نے کہا سبحان اللہ
تو نے مجھے بیدار کیون نہ کیا۔ پہلے ہی تیر پر مجھے جگانا چاہیئے تہا۔ کہا مین ایک سورت پڑہ
رہا تہا۔ اوسے مین نہ چاہتا تھا کہ بغیر ختم کئے چھوڑون۔ جب متواتر مجھ پر تیر آکر پڑے۔ تو مین نے
تجھے اس واسطے جگایا۔ کہ اگر مین مارا گیا تو رسول اللہ نے جو سرحد کی حفاظت میرے سپرد

کی بیہودہ جاتی رہیگی - اگر یہ خوف مجھے نہ ہوتا تو اگرچہ میری جان جاتی رہتی مگر مین سورت کو بغیر ختم کئے نہ چھوڑتا

بعض کہتے ہین کہ یہ غزوہ محرم سنہ ۴ ہجری مین ہوا ہے -

غزوہ بدر الثانیہ

۲۳۰ - رسول اللہ کا بدر کو جانا اور ام سلمہ سے نکاح اور زید کا توریت پڑہنا اور عبداللہ بن عثمان کا انتقال اور حسین بن علی کی پیدایش -

اس غزوہ کو غزوہ السویق بہی کہتے ہین - اسی سنہ ۴ ہجری کے ماہ شعبان مین رسول اللہ صلعم بدر کو گیے - جیسا کہ ابوسفیان بن حرب نے وعدہ کیا تہا آپ جاکر وہان فروکش ہوئے - اور آٹھ روز تک ٹھیر کر ابوسفیان کا انتظار کرتے رہے ابوسفیان بہی مکہ والون کو لیکر نکلا - اور مرۃ الظہران تک اور ایک قول مین ہے کہ عسفان تک آیا - پہر وہ اور اوس کے ساتھ قریش سب لوٹ گئے - اسواسطے مکہ والون نے اس غزوہ کا نام غزوۃ السویق (ستوؤن کا غزوہ) رکہدیا اور کہنے لگے کہ ہم لوگ ستو پینے کو نکلے تھے اور ستو پیکر لوٹ آئے -

اس وقت رسول اللہ صلعم مدینہ پر عبداللہ بن رواحہ کو خلیفہ کر گئے تہے -

اسی سنہ ۴ مین رسول اللہ صلعم نے بی بی ام سلمہ سے نکاح کیا تہا

اور اسی سنہ مین آپ نے زید بن حارثہ کو حکم دیا تہا کہ وہ یہود کی کتاب پڑہے -

اور اسی سنہ کے ماہ جمادی الاولی مین عبداللہ بن عثمان بن عفان مرگیے - جن کی ماں رقیہ بنت رسول اللہ صلعم تہین - رسول اللہ نے اون پر نماز پڑہی - اونکی عمر اسوقت چھ سال کی تہی -

ایک روایت مین ہے کہ حسین بن علی بن ابی طالب اسی سال پیدا ہوئے تہے -

اور حج کا انتظام اس سال بہی مشرکون کے ہی ہاتھ مین رہا - فقط